سینہ بسینہ منتقل ہونے والے منتروں کے سربستہ رازوں کا انکشاف
محبوب و مطلوب کو مسخر و دیوانہ بنانے اور موہ لینے کی صدری گر

چھو منتر

عامل حکیم غلام سرور شباب ماہرِ علومِ مخفیہ

جسیم بکڈپو پرائیوٹ لیمیٹیڈ دہلی ۶

سینہ بسینہ منتقل ہونیوالے منتروں کے سربستہ رازوں کا انکشاف
محبوب و مطلوب کو مسخر و دیوانہ کرنے اور موہ لینے کے صدی گر

مصنف

عامل حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی

مصنف ردِ سحر حصہ اول ردِ سحر حصہ دوئم چھو منتر آسیبی قوتوں سے نجات

فیضان القرآن حصہ اول

JASEEM BOOK DEPOT Pvt.Ltd.
401, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006
Ph. : (Off.) 23253201, Mob:.9810737865

نام کتاب ـــــــــــــ چھو منتر
مصنف ـــــــــــــ عامل حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی

اُن کے نام ——————

• جو "ناکام محبت" ہیں اور سعیِ بسیار شاہدِ مراد سے ہمکنار نہ ہو سکے۔

اُن کے نام ——————

• جو "محرومِ محبت" ہیں۔ عرصہ تک دشتِ تمنا میں بھٹکتے پھرنے کے باوجود "گوشۂ چشمِ التفاتِ یار" اپنی طرف مبذول نہ کرا سکے

اور اُن کے نام ——————

• جو "مجبورِ محبت" ہیں جنہیں ہر چند قربِ حضوری تو حاصل ہے لیکن

ع ہر قرب کے پردے میں پوشیدہ ہے اِک دوری

●

نیاز کیش
غلامِ سرورِ شباب عفی عنہ

اظہارِ تشکر

میں اپنے تمام مشفق و مہربان احباب او تلامذہ کا صمیم قلب سے سپاس گزار ہوں جنہوں نے " ادارہ فیضانِ روحانیہ پاکستان" کی باقاعدہ ممبر شپ اختیار کی اور روحانی علوم کی اشاعت میں میرے ساتھ شامل ہوئے۔

تلامذہ معاونین

۱	جناب طاہر اقبال	لاہور
۲	جناب محمد اشرف	کویت
۳	جناب ڈاکٹر عبدالرشید مغل	سیالکوٹ
۴	جناب طالب حسین	اٹک
۵	جناب محمد رمضان	حویلی لکھا
۶	جناب صوفی عبدالرزاق	حویلی لکھا
۷	جناب محمد طفیل بٹ	لاہور
۸	جناب ماسٹر محمد اکرم	سانگھڑ
۹	جناب حافظ عبدالقادر	حیدرآباد
۱۰	جناب حکیم سائیں نور محمد	کھوڑ شہر

حسنِ ترتیب

نمبر شمار	مضامین	صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اکبر

پیش گفت

پرانے زمانے میں منتروں کا علم بہت لوگوں کو حاصل تھا۔ رشی۔ منی اور جوگیوں کی زبان پر ویدوں کے منتر ہمیشہ رہتے تھے۔ ان کے ذریعے وہ ضرورت پر پانی برسا سکتے تھے۔ دشمنوں کو شکست دے سکتے تھے۔ منتروں کے سمجھنے کی کنجی اب جاتی رہی۔ جب تک پوری طرح کسی بات کا علم نہ ہو۔ کوئی چیز کیوں کر مفید ہو سکتی ہے۔

منتروں کے ذریعے راجہ شالو نے شیوجی کو خوش کر کے گام گامی نامی بوان حاصل کیا تھا۔ منتروں کے طفیل ہی ارجن نے اندر سے بڑے بڑے استر ستر حاصل کیے تھے۔ منتروں کی طاقت سے ہی شرنگی رشی نے پانی برسانے کی روحانیت حاصل کی تھی۔ غرض منتروں کا اثر بڑا زبردست تھا۔

مہاکوی کالی داس کے بارے میں ایک مشہور کہاوت ہے۔ کہ وہ پہلے جاہل مطلق تھے۔ ان کی زبان پر کسی مہاتما نے ایک منتر لکھ دیا تھا۔ اس کے اثر سے ان کا یہ حال ہو گیا تھا کہ وہ ایک زبردست شاعر اور پنڈت ہو گئے۔

شری ہرش کوی کے متعلق لکھا ہے کہ ایک مہاتما نے ان کو گنگا کے کنارے چنتامنی نامی منتر لکھ دیا تھا۔ اس منتر کا یہ اثر ہوا کہ شاستر ارتھ میں بڑے بڑے پنڈت ان سے ہار گئے۔ زبان پر سرسوتی ماتا بس گئی۔ برجستہ اشعار کہنے لگے۔ ان

سکے علاوہ خلقت کی نگاہوں سے پوشیدہ ہونے اور کوسوں میل کا سفر پلک میں طے کرنے کے منتر بھی ہیں۔

منتروں کا علم اب ختم ہوتا جا رہا ہے۔ کیوں کہ اس کے سمجھنے والے اب کم ہو رہے ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ لوگوں کے پاس منتروں کا علم نہیں ہے بلکہ اس کے جاننے والے بہت کم ہیں۔ اب بھی کئی لوگ منتروں سے اپنے امور میں مدد لینے کے خواہشمند پائے جاتے ہیں۔ اور کئی لوگ منتروں سے کام لیتے بھی ہیں۔ میرے نزدیک علم کوئی بھی بُرا نہیں ہے۔ یہ کرنے والے کی نیت پر منحصر ہے کہ وہ ایسے علوم پر عبور حاصل کر کے تخریبی کام کرتا ہے یا تعمیری۔

ہر عمل کے دو رُخ ہوتے ہیں۔ ایک اچھائی کا ایک برائی کا۔ اب یہ عامل یعنی عمل کرنے والے کی مرضی ہے کہ وہ اس سے اچھائی کے کام کرے یا برائی کے۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھ لیں کہ کوئی علم بُرا نہیں ہے اس کا ناجائز استعمال ہی اسے بُرا کر دیتا ہے۔

علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے۔

عمل رَا بر تن زنی یارے بود

علم رَا بر دل زنی یارے بود

جن لوگوں کے پاس کوئی منتر ہے وہ اسے اپنے گناہوں کی طرح چھپائے پھرتے ہیں کہ مبادا دوسروں کو علم ہو جائے۔ ویسے بھی منتر کی بندش ہر کہ ومہ کے بس میں نہیں ہے۔ صدیوں کے بعد کوئی آدمی قدرت منتخب کر کے یہ تعلیم اور اصولِ علم ودیعت کرتی ہے۔ جو انہیں قائم کرتا ہے۔ پھر یہ منتر اس زبان میں، جب تک وہ زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے منتر موثر رہتا ہے۔ قدیم مصریوں اور یونانیوں کے قائم کردہ منتر آج بھی اسی طرح موثر بہ عمل ہیں جیسے صدیوں قبل۔

ضروری نہیں ہے کہ منتر ہم وزن اور ہم قافیہ الفاظ پر مشتمل ہو۔ بعض اوقات یہ بندش قائم کرنے والے پر منحصر ہے کہ وہ جو مناسب سمجھتا ہے۔ الفاظ کو نگینے کی طرح اس میں جڑ دیتا ہے۔ اس کی مثال کچھ یوں ہے۔ کہ اگر آپ ہیر وارث شاہ کا کوئی شعر اپنی جانب سے الفاظ میں ردوبدل کر کے پڑھیں گے تو وہ اتنا اثر انگیز اور بامعنیٰ محسوس نہ ہوگا۔ جیسا کہ اصل شعر کی عبارت۔ بلکہ اسی طرح منتر میں جہاں اپنی مرضی سے ردوبدل کریں گے تو مفہوم اور اثر بالکل غیر موثر ہو کر رہ جائے گا۔

یہ بات مسلمہ حقیقت ہے کہ منتروں میں عجیب وغریب تاثیر ہے۔ اس زمانہ میں بھی لوگوں کو منتر یاد ہیں جو ان کے ذریعے سے مختلف بیماریوں کا علاج کرتے ہیں سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹے کا علاج اب تک منتروں سے ہی کیا جاتا ہے۔ جسمانی دردوں کے علاج معالجہ کے علاوہ تخریبی طور پر گائے' بھینسوں کے دودھ اور مکھن کی بندش۔ کاروبار کی بندش۔ مشینری کی بندش کے علاوہ مقابلہ کے وقت مخالف ٹیم یا شخص یا جگہ کی بندش کر کے اپنی مرضی کے مطابق وہاں مقابلہ جیتتے ہیں۔ مختلف کاموں میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے مختلف منتر ہیں۔ جن کو منتروں کا علم ہے وہ انہی سے اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں۔

اس کتاب میں حاضری' مطلوب اور حب کے آزمودہ اور مجرب منتر تحریر کیے گئے ہیں۔ ان منتروں سے ہر شخص فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ حب کے متلاشیوں کے لیے ایک انمول تحفہ ہے۔ اعمالِ حب کے اظہار میں راقم السطور نے کہاں تک دریا دلی سے کام لیا ہے۔ فیصلہ آپ پر چھوڑا جاتا ہے۔

کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں قدیم ترین منتروں کی بے شمار کتب کا عمیق مطالعہ کرنے، بے شمار قلمی بیاضوں سے استفادہ کرنے اور منتروں کا علم جاننے والے احباب سے طویل ملاقاتوں کے بعد یہ مختصر کتاب

چھو منتر " مرتب کی گئی ہے۔
اپنی جائز ضروریات میں کسی بھی منتر سے کام لیں۔
ناجائز امور میں اس کتاب کے منتروں سے کام لینے والے افراد کے گناہ سے راقم السطور بری الذمہ ہے۔

خاکپائے درویشاں و اولیاء اللہ
عامل حکیم غلام سرور شاب عفی عنہ
حویلی لکھا
ضلع اوکاڑہ

تقریظ

منتروں کا علم بہت قدیم علم ہے۔ منتر میں ایک خاص ردھم ہوتا ہے جو اس کی قوت کا مظہر ہوتا ہے۔ اس میں ذرا سا بھی فرق پڑ جائے تو منتر بالکل کام نہیں کرتا۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی شاعر کے شعر کا وزن کم کر کے ہم شعر پڑھیں تو اس کا سارا مزہ کرکرا ہو جاتا ہے۔

ہر شخص نہ تو اس کے اصول وضوابط سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی اپنے طور پر کوئی نیا منتر تیار کر سکتا ہے۔ قدرت صدیوں بعد ایسا شخص پیدا کرتی ہے۔ جو اسے تیار کرتا ہے ــــــــــ پھر جب منتر کی زبان پڑھنے والا دنیا میں کوئی بھی شخص زندہ ہو اس سے کام لے گا۔

صدیوں پہلے فراعنہ مصر کے درباری ساحروں نے جو منتر مرتب کیے تھے۔ آج بھی اُن سے وہی کام لیا جا سکتا ہے جو وہ ساحر اس سے لیتے تھے۔ بشرطیکہ وہ منتر آپ پڑھ سکتے ہوں۔

عامل حکیم غلام سرور شباب کی زیرِ نظر کتاب "چھومنتر" عملیاتی دنیا میں ایک اچھوتی کاوش ہے۔ جسے جب ایسے نازک اور اہم پہلو کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ مبتدی حضرات کے لیے ایک مشفق استاد اور عامل حضرات ایک گائیڈ کے طور پر اس سے مدد لے سکیں گے۔ میں ان الفاظ پر اپنی تحریر ختم کرتا ہوں

ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

عامل شاہد الیاس سلیمی، منجم وجفار
۲ دسمبر ۱۹۹۷ء چک ۲۸۳ ای بی تحصیل بورے والا ضلع وہاڑی

فاضلِ مشرقیات، بابائے طلسمات

حضرت علامہ محمد رفیق زاہد صاحب رقمطراز ہیں

منتروں کا پُراسرار علم اتنا ہی قدیم ہے جتنا خود حضرت انسان۔ علمائے متقدمین کے ملفوظات و مخطوطات کا مطالعہ کریں تو آپ کے سامنے عجیب و غریب منتر و افسون اور طلسمات آئیں گے۔ علوم مخفیات و طلسمات کی تاریخ اور ان کے حقائق و دقائق کا مطالعہ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عصر قدیم میں منتروں کا علم بہت سے آدمیوں کو حاصل تھا۔ منتروں کے متعلق بہت سے تواریخی نوشتے آج بھی شام، مصر، ایران و عراق کے عجائب گھروں میں ملتے ہیں۔ راقم السطور نے اپنی سیاحت کے دوران بچشم خود جامعہ ازہر مصر کے مخفی علوم کے شعبہ میں ایسے پُراسرار علوم و فنون کے نوشتوں کا مطالعہ کیا ہے۔

عزیزی حکیم غلام سرور شباب کی تصنیف "چھو منتر" کے مسودہ کا راقم الحروف نے عمیق مطالعہ کیا ہے۔ فاضل مصنف نے حب و حاضری مطلوب اور تسخیر معشوق و موہ لینے کے منتروں کے اسرار و عجائبات کو کمال جانفشانی و محنت کے ساتھ روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے۔ اعمالِ حب کے سلسلہ میں موصوف کی یہ کدو کاوش اور یہ تلاش و جستجو ناقابل فراموش ہے۔ "چھو منتر" ارباب علم و فن اور شائقین حضرات دونوں کے لیے نادر تحفہ ہے۔

دعاگو

محمد رفیق زاہد

شالامار ٹاؤن۔ لاہور

۲۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء

چھو منتر ایک نظر میں

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک روشن اور دوسرا تاریک۔ کسی چیز کا صرف اس کے تاریک پہلو کی وجہ سے ترک کردینا اس کے ساتھ بڑی زیادتی ہوتی ہے۔ بلکہ کسی بھی چیز سے بھرپور فائدہ پانے کے لیے اس کے دونوں پہلوؤں پر نظر رکھنی چاہیے۔ آج شرک و بدعت کے فتوؤں کی وجہ سے منتروں کا علم مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ یہ اس علم کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔

آج بھی ہمارے ملک میں کئی ایک ایسی ہستیاں موجود ہیں جن کے پاس منتروں کا بہترین علم موجود ہے۔ منتروں کے علم کا شمار دنیا کے چند قدیم ترین علوم میں ہوتا ہے۔

تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ "حب و تسخیر۔ شفایابی" اور دیگر بہت سے امور میں اس علم سے مدد لی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں کوئی نہ کوئی تاثیر ضرور رکھی ہے لیکن کس چیز میں کس قدر اثر ہے اور اس سے کیسے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہ بات ایک واقف کار ہی جان سکتا ہے۔ "چھو منتر" کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ بظاہر معمولی چیزوں میں عجیب و غریب تاثیریں اور غضب کی طاقت بھری ہے۔ جن کے استعمال سے لوگوں کو تسخیر کرنا، اپنا ہم خیال بنانا، سنگ دل کو تسخیر کرنا وغیرہ بالکل معمولی باتیں ہیں۔

برادر عزیز عامل حکیم غلام سرور شباب ماہر علوم مخفی آف حویلی لکھا نے اپنے تجربات کی روشنی میں ناکام عشاق حضرات کے لیے "چھو منتر" کی صورت میں ایک بیش قیمت تحفہ پیش کیا ہے۔ جو طالبانِ ذوق کی تشنگی کو بڑی حد تک پورا کر دے گی۔

دعا ہے کہ خداوند قدوس فاضل مصنف کی اس بہترین کاوش کو شہرت دوام عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا گو۔
میاں عبدالرزاق ندیم سالک
ماہر علوم روحانی
حاصل پور۔ ضلع بہاول پور

۳، فروری ۱۹۹۸ء

الحاج عارف الدین لطفی چشتی نظامی

تحریر فرماتے ہیں

دوسروں پر حکمرانی کرنے، کسی کو اپنا مطیع و مسخر کرنا، اپنے پیاروں کو موہ لینے، مطلوب کو اپنی محبت میں بے قرار کرنے کی خواہش ہر فرد کے دل میں مچلتی رہتی ہے۔ اس خواہش کی تکمیل کے لیے عاشقانِ صادق نے کیا کیا جتن نہ کیے۔ شہزادہ قیس مجنوں بنے۔ فرہاد نے پہاڑوں سے نہر کھود ڈالی۔ سوہنی دریا کی بے رحم موجوں کے سپرد ہوئی۔ وصالِ صنم کی خاطر محبت کے متوالوں نے کیا کچھ نہ کیا۔

پاکیزہ جذبوں کا نام محبت ہے
روحوں کے سنگم کا نام پیار ہے

زیرِ نظر کتاب "چھو منتر" عامل حکیم غلام سرور شباب کی تیسری تصنیف ہے۔

چھو منتر — پیار بھرے دلوں کے لیے انمول و نادر تحفہ ہے۔

چھو منتر — ہجر و فراق میں تڑپنے والوں کے لیے وصالِ صنم کا سندیسہ ہے۔

چھو منتر — پیار و محبت کی ادھوری خواہشات کی تکمیل کے لیے خضرِ راہ ہے۔

فاضل مصنف نے "چھو منتر" میں اعمالِ حُب کو جس وضاحت سے تحریر فرمایا ہے، مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ کہ موصوف کی کاوش قابلِ تحسین ہے۔

عارف الدین لطفی
روحانی خیر العلوم۔ آستانہ چشتیہ نظامیہ
بلال گنج۔ لاہور
۶ فروری ۱۹۹۸ء

افکارِ عمرؔ

مرہم زخم جگر ہے چھو منتر — علاج دیدۂ تر ہے چھو منتر
زخم صدیوں کے بھر دے لمحوں میں — واہ کیا چارہ گر ہے چھو منتر
کوئی خطہ ہو نسل و مذہب ہو — ہر جگہ کارگر ہے چھو منتر
اس کے مداح مشرق و مغرب — صرفِ جن و بشر ہے چھو منتر
قریہ قریہ اسی کے چرچے ہیں — کُو بکو جلوہ گر ہے چھو منتر
اب نہ تقدیر کا کرو ماتم — لو دوائے ہجر ہے چھو منتر
ابھی محبوب ہوگا قدموں میں — اجی دینا کدھر ہے چھو منتر
آیئے جھومیں گائیں مل کے چلیں — پیار کی راہگذر ہے چھو منتر
برملا جلب قلب ہے اس میں — اطلاعاً جفر ہے چھو منتر
ٹوٹے دل کو یہ جوڑ دے پل میں — دستِ آئینہ گر ہے چھو منتر
اہلِ یوناں کی عظمتوں کا امیں — راز و سرِّ صدر ہے چھو منتر
چین و فارس افریقہ عرب و عجم — کے ساحروں کا سحر ہے چھو منتر
ہند و بنگلہ مصر ہے چھو منتر — ستیہ نام ایشور ہے چھو منتر
گیان گیتا گرنتھ شبدا شلوک — پربھو پرمیشور ہے چھو منتر
شب ہجرت حضور کے ہاتھوں — بیدُ اللہ کنکر ہے چھو منتر
انتخاب شباب کیا کہیے — عاشقوں کی نذر ہے چھو منتر
ہم تو سمجھے ہیں بس خدا کے سوا — ساری دنیا عمرؔ ہے چھو منتر

محمد عمر حیات پیرزادہ
سجادہ نشین بابا پیر گورایہ۔ موضع امروکا۔ ضلع بہاولنگر

قوتِ خیال

علمِ خیال کیا ہے؟ خیال ایک طاقت ہے۔ ایسی طاقت کہ اس کے محیط کا پتہ چلانا بے حد مشکل ہے۔ یعنی علمِ خیال کا کوئی حد و حساب نہیں ہے انسان علمِ خیال کی اتھاہ گہرائیوں کو سمجھنے کی کوشش صدیوں سے کر رہا ہے مگر جن علماء نے قوتِ خیال کو سمجھ لیا، انہوں نے بہت سے علوم کی بنیاد رکھی۔ اگر یہ کہا جائے کہ تمام روحانی علوم میں قوتِ خیال ہی کلید ہے تو بے جا نہ ہو گا۔

میں کہتا ہوں کہ قوتِ خیال تمام دنیاوی طاقتوں سے زبردست طاقت ہے۔ یہ خیال ہے جس سے آدمی جوانمرد بن جاتا ہے اور یہ بھی خیال ہی ہے جس سے حد درجہ کا بزدل اور خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اچھے خیالات کا مالک ہو۔ بُرے خیالات سے نہ صرف اس کی ذات کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ تمام عالم میں اس کے بُرے اثرات پھیل کر نقصان کا موجب ہیں۔ ہر ایک کام میں کامیابی کا زینہ قوتِ خیال ہی تو ہے۔ اگر ایک شخص کے خیالات نہایت ہی مستحکم ہیں۔ تو وہ ضرور کامیابی حاصل کر لیتا ہے خیالات سے آدمی اپنے آپ کو بدل سکتا ہے۔ آج ہی ایک بدکار آدمی اگر اپنے آپ میں اچھے خیالات پیدا کرنے شروع کر دے تو قلیل عرصہ میں ہی اس کو بُرے خیالات سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور وہ نیک ہو جائے گا۔

انسان جس طرح سوچتا ہے ویسا ہی بن جاتا ہے۔ اگر بلند پایہ کے خیالات

جمع کرتا ہے تو معزز ہو جاتا ہے۔ اگر کمینہ پن میں پڑ جاتا ہے تو کمینہ بن جاتا ہے۔ جب تک آدمی کامیاب ہونے کی کوشش نہ کرے گا۔ اس کو ناکام لوگوں کے خیالات ملتے رہیں گے۔ مگر جب دلی شوق اور طلب صادق سے کامیاب بننے کی کوشش کرے گا تو دنیا خود بخود اس کے لیے راہ بنانے کو مجبور ہوگی۔

قوتِ خیالی کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ تحریر کر رہا ہوں۔ فوراً تجربہ کر کے دیکھیں آپ سو فیصد کامیاب ہوں گے۔ میں نے اس قانون سے ہزار ہا سحری آسیبی اور نفسیاتی مریضوں کا کامیاب علاج کیا ہے۔ ہر چیز کے دو رُخ ہوتے ہیں۔ ایک مثبت دوسرا منفی۔ منفی رُخ کا کرشمہ یہ ہے کہ ایک شخص کو آپ باتوں ہی باتوں میں کہہ دیں۔ کیا بات ہے؟ آپ روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ پہلے تو وہ معمولی خیال کرے گا۔ دوسرے دن کہہ دیں۔ بھئی اپنا علاج کراؤ۔ آپ کمزور ہو رہے ہیں۔ اس دفعہ اس پر زیادہ اثر ہوگا۔ وہ اپنی صورت بھی آئینہ میں دیکھے گا۔ کیوں کہ اس کا خیال منفی ہوگا کہ میں کچھ کمزور ہو گیا ہوں۔ اس کو آئینہ میں ویسا ہی اپنے آپ کو معلوم ہوگا۔ پھر تیسرے دن آپ کہہ دیں۔ چلو ہم آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے چلیں۔ تاکہ آپ کا علاج ہو سکے۔ آپ کی حالت بہت خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اس پر وہ دوسروں سے بھی کہے گا۔ کہ معلوم نہیں، میں کمزور ہو رہا ہوں۔ چنانچہ اس طرح وہ دس پندرہ روز میں بیمار پڑ جائے گا۔ اور اگر آپ اب بھی اس کو یہی خیال دلاتے رہیں گے تو اس کی حالت ابتر ہو جائے گی۔

مثبت رُخ کا کرشمہ دیکھنا چاہو تو پھر اپنے خیالات بدل دو۔ روز کہتے جائیں۔ اب کل کی نسبت آپ کی حالت اچھی ہے۔ بس پھر کیا۔ دس پندرہ یوم میں ہی وہ تندرست ہو جائے گا۔

کہاں تک بیان کیا جائے ۔خیال سے ہی دنیا قائم ہے ۔خیال ایک زبردست طاقت ہے ۔کس طرح عشاق باصدق صرف خیال سے اپنے محبوبان کو حاضر کرلیا کرتے ہیں ۔ ویسے تو ہزاروں اشعار مروج ہیں جن کے مصرعے اس قسم کے ہوتے ہیں ۔

خود بخود آجائیں گے وہ آہوں کا اثر ہونے تو دو
کچے دھاگے سے بندھی آئے گی سرکار میری

دیکھنا یہ ہے کہ خیالات میں وہ طاقت کیسے پیدا کی جائے کہ " کچے دھاگے سے بندھی آئے ......؟

سنو ! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ دوسروں کو اپنے بس میں کرنے کیلیے مضبوطی اور استقلال کے ساتھ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا بہت ضروری ہے اس لیے آپ کو ایک شخص کی طرف بڑی دیر تک اس طرح دیکھنے کا طریقہ سیکھنا چاہیے اور وہ طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ

سفید کاغذ پر ایک دائرہ لگائیں اور تمام دائرہ کو سیاہ چمکیلی روشنائی سے بھر دیں ۔پھر اس دائرہ میں بغیر آنکھ جھپکائے دیکھیں اور اس عمل کو بار بار کریں یہاں تک کہ آپ کو دس پندرہ منٹ تک ٹکٹکی لگا کر دیکھنے کی مشق ہو جائے ۔ واضح رہے کہ ٹکٹکی لگا کر دیکھنے کے دوران آنکھوں سے طاقت مندی کا اظہار ہو رہا ہو ۔اس طرح جب ٹکٹکی لگا کر دیکھنے کی عادت ہو جائے تو اس کو اپنے کاروبار میں لانا شروع کریں ۔جس قدر زیادہ مرتبہ ممکن ہو ۔اس عمل کو استعمال میں لائیں ۔

مثلاً آپ کسی جلسہ یا محفل میں کسی ایک اور شخص کے پیچھے بیٹھے ہوں اور چاہتے ہوں کہ وہ شخص اپنا سر پیچھے ہٹا لے ۔تاکہ آپ بھی سامنے کا منظر دیکھ سکیں ۔تو اس کی جانب اس ارادے سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں کہ آپ کے ایسا کرنے سے وہ شخص

اپنا سر سامنے سے ہٹالے۔ شروع شروع میں تو آپ کو زیادہ کامیابی نہ ہوگی۔ لیکن کئی بار کی مشق کرنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کو کس قدر امید افزا نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔

ٹھہری تیری نظر تو دنیا ٹھہر گئی
تیری نظارگی کے واسطے یکسر سنور گئی
تیری نظر پہ منحصر بہارِ چمن بھی ہے
بھکی تیری نظر تو دنیا بکھر گئی

تصوّر

آپ جانتے ہیں کہ تصور کس چیز کا نام ہے۔ اس سے مراد وہ طاقت ہے۔ جس کے ذریعے سے دنیائے خیالات میں تصویریں بنائی جاتی رہیں۔ دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے کے لیے تصور بھی ایک ضروری وسیلہ ہے۔

جب تصور سے اسے نزدیک کر لیتا ہوں میں
گوہر مقصود سے دامن کو بھر لیتا ہوں میں "

طالبان و عاملانِ روحانی علوم کے لیے تصور بھی بڑا ضروری امر ہے۔ تصور کی دو اقسام ہیں۔ ایک تصور بیرونی ہوتا ہے اور ایک اندرونی۔ جو تصور آنکھوں میں ہوتا ہے اسے بیرونی اور جو دل میں ہوتا ہے اسے اندرونی کہا جاتا ہے۔ مگر جب تک بیرونی تصور نہ ہو اندرونی نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ جب تک ہم کسی چیز کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ نہیں کر لیتے، تب تک اس کی شکل دل میں نہیں لا سکتے۔ ہاں بعض اوقات شنیدہ باتوں کا ضرور خیال ہو جاتا ہے۔ لیکن بغیر دیکھے تصور دل،

میں نہیں لایا جا سکتا۔ اگر وہ تصور سچا اور دل شوق سے کیا گیا ہو تو ظاہری آنکھوں سے نکل کر باطنی آنکھوں میں سما جاتا ہے۔ اور وہاں ایک قسم کی روشنی پیدا کر دیتا ہے۔ اس نورانی روشنی میں ہم اپنے محبوب و مطلوب کو مجسم دیکھتے ہیں۔ اور اس کی حرکات و سکنات پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ عشق میں کیا ہوتا ہے؟ صرف یہی کہ صرف ایک دل رُبا کی صورت ظاہری تصور میں جب آتی ہے تو ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جی چاہتا ہے کہ اسے ہر وقت پیش نظر رکھوں۔ چونکہ بیرونی تصور دلی شوق اور لگن کے ساتھ کیا جاتا ہے اس لیے فوراً باطنی آنکھوں میں سما جاتا ہے۔ اور محبوب کی من موہنی صورت آئینۂ دل میں سما جاتی ہے۔

دل میں رہتی ہے میرے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

تصور کی طاقت کو بڑھانے بلکہ اس کی آزمائش کرنے کا ایک قاعدہ مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے تاکہ آپ فائدہ اٹھائیں۔

رات کو جب سونے کے لیے چارپائی پر لیٹو تو آنکھیں بند کر لو۔ اور دل میں اپنے خاندان کے کسی مرد یا عورت کا تصور جماؤ اور یہ خیال کرو کہ یہ شخص مذکور ہو بہو تمام کپڑے پہنے میرے سرہانے کھڑا ہے۔ اور اس کے جسم کا نقشہ اچھی طرح دل میں بٹھانے کی کوشش کرو۔ گویا بالکل ہو بہو وہی ہے جس کا تصور آپ نے کیا ہوا ہے اسی طرح روزانہ یہ تصور کرتے رہیں۔ اور یہ بھی تصور کریں کہ مطلوبہ شخص مجھے اب بلائے گا۔ واقعی وہ شخص آپ کے سرہانے کھڑا ہو کر آواز دے گا۔ لیکن جن لوگوں کا تصور دلی نہ ہوگا اور پورا پورا خیال نہ ہوگا۔ ان کو اول تو کامیابی ہی ناممکن ہے اگر ہوئی بھی تو بڑی دیر بعد ہوگی۔ پس تصور کرنے سے قبل شخص مذکور کی شکل و صورت کپڑے وغیرہ خوب اچھی طرح ظاہری آنکھوں سے دیکھو۔ جب پوری طرح ملاحظہ

کیا جائے تو آنکھیں بند کر کے دیکھو۔ کہ آیا اس کا تمام جسم آپ کو نظر آ رہا ہے۔ اگر اب بھی تمام جسم نظر نہیں آتا، تو پھر دیکھو اور آنکھیں بند کر کے تصور کرو۔ جب اس کی شکل و صورت اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ تو پھر یہ مشق شروع کریں اور پورا پورا یقین رکھیں کہ شخص مذکور واقعی کھڑا ہے اور مجھ کو آواز دے رہا ہے۔ چند ہی یوم میں کامیابی ہو جائے گی۔ اسی طرح سے ہر مرد، عورت اپنے محبوب کو بھی اپنے پاس بلا سکتے ہیں۔ محبوب بے قرار ہو کر چلا آتا ہے۔ جب ایک دفعہ آدمی اس میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ تو پھر وہ بچھڑوں کو ملا سکتا ہے۔ دو دوستوں میں نفاق ڈال سکتا ہے۔ اور کسی غیر مانوس شخص سے اپنی بات منوا سکتا ہے۔

نہیں راہبر کی پرواہ صدقے تصور کے
جو آنکھیں بند کیں جھٹ تیرے کوچے میں جا پہنچے

انسان میں یہ تصور کی طاقت دانستہ طور پر عالم نادانستگی میں اپنا کام کرتی ہے۔ اس کی مثال ایک کنجوس آدمی کی زندگی سے مل سکتی ہے۔ وہ خود کو اپنی ضروریات زندگی، مثلاً سامان خوراک لباس وغیرہ کی خریداری کے۔ لیے بالکل غریب تصور کرتا ہے۔ حالانکہ اس کے پاس اس قدر دولت موجود ہے جس سے وہ یہ سب چیزیں خرید سکتا ہے۔ مگر وہ پیسہ خرچ نہ کرے گا اور بھوکا رہ جائے گا۔ کیونکہ اس کے دل میں تو یہ تصور ہے کہ وہ اپنی جمع کی ہوئی دولت خرچ کرے گا تو اس کے پاس ایک پیسہ بھی نہ رہے گا اور اس کی مفلسی جان لیوا ہو جائے گی۔ مگر اس کو یہ خیال نہیں ہے کہ جس حالت سے وہ ڈر رہا ہے۔ وہ خود اس میں گرفتار ہے۔ اور محض اس کی تصوراتی دنیا ہی کا اثر ہے کہ وہ زندگی کے لطف سے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

دوسری طرف انسان کو دیکھیے۔ جو اپنی قسمت سے پیدا کی ہوئی فارغ البالی

کے مزے لوٹ رہا ہے ۔ دیکھیے کس طرح کامیابی بتدریج اس میں خود اعتمادی کے جوہر پیدا کر دیتی ہے اور آخر کار مسلسل تصور سے وہ ان چیزوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے ۔ جن کے لیے اس کے دل میں خواہش موجود تھی ۔

آپ کے عادات و خصائل بنانے میں تصوّر کا بہت بڑا ہاتھ ہے ۔ کیوں کہ یہ عالم کا ایک زبردست عنصر یعنی جزر ہے ۔ لیکن اس کو بھی ترکیب سے باقاعدہ پیدا کرنا اور قابو میں رکھنا چاہیے ۔ تصوّر سے آپ کو یکسوئی خیالات کی طاقت حاصل ہو گی ۔ یکسوئی کی طاقت حاصل کرنے کے لیے آپ کو اس چیز کا تصوّر کرنا چاہیے ۔ جس کے تصوّر سے آپ کا دل خوش اور ساکت رہتا ہے ۔ جب یہ محسوس ہونے لگے کہ آپ کا دل اس میں بلا دقت ایک مدّت معینہ تک مشغول رہ سکتا ہے ۔ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یکسوئی مطلوبہ حاصل ہونے لگی ہے ۔

قوتِ ارادی

حضرت انسان کی پوشیدہ قلبی طاقتوں کے کامل عروج کا نام قوتِ ارادی ہے ۔ یہ وہ طاقت ہے جس کے ماتحت دل کے سب کام ہوتے ہیں ۔ یوں کہنا چاہیے کہ یہ کشورِ دل کی حکمران ہے ۔ انسانوں کی نگہداشت اور قوموں پر حکومت ایک زبردست ارادے ہی کے ذریعے سے ہوتی ہے ۔ کثیر التعداد اشخاص کا یہ خیال ہے کہ سخت مزاجی ، ضدی ہونا یا اس قسم کی اور باتیں زبردست قوتِ ارادی کی علامات ہیں ۔ کیوں کہ مزاج کا بے قابو ہی ظاہر کر سکتا ہے کہ اس

کو قابو کرنے کے لیے قوتِ ارادی کی ترتیب نہیں کی گئی ہے۔ اگر خود کو اپنی ذات پر قابو حاصل نہیں ہے تو آپ دوسروں کو بھی اپنے قابو میں نہیں کر سکتے۔

تمام تر روحانی علوم میں خصوصاً اور دنیاوی کاروبار میں عموماً قوتِ ارادی کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ جس شخص میں قوتِ ارادی نہیں وہ کوئی کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا۔ اور نہ ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ ضعیف قوتِ ارادی والا شخص بالکل اس ہلکی لکڑی کے مشابہ ہے۔ جو کسی سمندر میں تیر رہی ہو۔ اگر شمال کی طرف سے ہوا کا جھونکا آتا ہے تو لکڑی کو جنوب کی طرف بہا لے جاتا ہے۔ گویا وہ ہواؤں کے زیرِ اثر ہے۔ خود اس میں یہ طاقت نہیں کہ وہ جس طرف کو چاہے جا سکے۔

اسی طرح ایک کمزور قوتِ ارادی والا شخص بھی زمانے کا محتاج رہتا ہے خود اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی کچھ کر سکتا ہے۔ وہ ہمیشہ دوسروں کا محتاج رہتا ہے۔ اگر ایک شخص نے ایک صلاح دی تو بے سوچے سمجھے اس کے پیچھے لگ لیا۔ اگر دوسرے شخص نے کچھ اور کہہ دیا۔ تو اس کی تقلید شروع کر دی۔ پس ایسا شخص ہمیشہ دکھ اٹھاتے ہیں۔ اور زندگی میں نہایت بے سروسامانی کی حالت میں رہتے ہیں۔ وہ شخص جو آج ایک کام کر رہا ہے اور کل اس کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف رجوع کرتا ہے، کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ انگریزی میں ایک مثل ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔

" ڈانواں ڈول۔ مٹی خراب "

ایسے اشخاص کی قوتِ ارادی بہت کمزور ہوتی ہے اور وہ کچھ بھی اپنی رائے قائم نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح وہ تمام عمر خستہ حال پریشان طبیعت اور دوسروں کے محتاج رہتے ہیں۔

قوّتِ ارادی کیا ہے

قوتِ ارادی کا مطلب ہے۔ ارادے کی طاقت۔ انسان کی قوتِ ارادی میں ایک نہایت لطیف اور غیر مرئی اثر پنہاں ہے۔ جو الفاظ کی مخصوص بندشوں کے ساتھ مل کر انسان کے قلوب کو متحرک کرنے میں قوی الاثر ہے کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپ بھی یہ طاقت کیوں نہ حاصل کریں۔ آپ اپنی کلی طاقتوں کی نشو و نما کرنے سے اس طاقت کو حاصل کر سکتے ہیں اور یہ کوئی مشکل کام بھی نہیں ہے۔ یعنی جس کام کے سرانجام دینے کا آپ ارادہ کرتے ہیں اسے سرانجام دے کر ہی چھوڑنا چاہیے۔

ہر ایک کام کے شروع میں کئی ایک تکلیفات رونما ہوا کرتی ہیں۔ لیکن کامیاب وہی کرتا ہے جو ان تکلیفات کو برداشت کرتا جائے۔ جب تکلیف برداشت کرنے کی طاقت ہو جاتی ہے تو قوتِ ارادی خود بخود بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ہمیشہ ہر ایک کام کا فیصلہ خود ہی کرنا چاہیے۔ اپنے آپ کو دوسروں کے حوالے کبھی نہ کرو۔ اس طرح اور بھی قوتِ ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ پھر جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ تو ہمہ تن اس میں مصروف ہو جاؤ۔ خواہ کتنی مشکلات پیش آئیں۔ کبھی ہمت نہ ہارو۔ اور استقلال کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ کامیابی یقینی ہے۔

زبردست قوتِ ارادی کے سامنے سخت پتھر بھی موم ہو کر بہہ جاتے ہیں دیکھیے تاریخی واقعہ، فرہاد نے کس طرح پہاڑوں کے پہاڑ تن تنہا کاٹ کر رکھ دیئے تھے اور اُف تک نہ کی۔ کسی کام کے شروع کرنے سے پہلے اس کے سرانجام دینے کا دلی سچا شوق ہونا چاہیے۔ اور جو کام کرنے کے قابل ہو۔ اُسے

اچھی طرح کرنا چاہیے۔ بس پھر کوئی وجہ نہیں کہ آپ کامیاب نہ ہوں۔

تصور کی دنیا ہے سب سے نرالی
جہاں چاہا تصویر تیری بنالی

جاننا چاہیے کہ قوتِ ارادی یکسوئی قلب اور استقلال سے بڑھتی ہے اور یکسوئی اور استقلال بڑھتے ہیں تصور سے۔ اور تصور بڑھتا ہے اجتماعِ خیالات سے۔ اور اجتماعِ خیالات بڑھتے ہیں دلی شوق سے۔ پس جب تک کسی کام کے سرانجام دینے کا دلی شوق نہ ہو۔ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور جب شوق ہو گا۔ اس کام کے متعلق خیالات۔ جمع ہوتے جائیں گے۔ اور پھر تصور بڑھتا جائے گا۔ اور اس طرح قوتِ ارادی کی مضبوطی تک نوبت پہنچ جائے گی۔

یکسوئی قلب کا یہ مطلب ہے کہ دل کو ایک طرف لگا لینا۔ دل اپنی مرضی کا مالک نہیں۔ یہ اپنے مشیروں کا محتاج ہے۔ جو اس کو ایک کام کی طرف رجوع نہیں ہونے دیتے۔ خیالات دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو صرف دماغ سے نکل کر دل میں پہنچتے ہیں۔ یعنی اندرونی خیالات اور دوسرے بیرونی۔ جو حواس خمسہ یعنی دیکھنے، سننے سونگھنے، چکھنے اور ٹٹولنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

مثلاً بیٹھے بیٹھے میرے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے آج لاہور جانا چاہیے۔ یہ خیال مجھے کسی بیرونی طریقے سے پیدا نہیں ہوا۔ یعنی مجھے کسی نے نہیں کہا کہ جاؤ۔ پس ایسے خیالات اندرونی ہیں۔ اگر کوئی مجھے کہتا۔ تو یہ بیرونی ہوتا۔ اسی طرح اگر میں کسی چیز کو سونگھتا ہوں تو میرے دل میں اس کی خوشبو یا بدبو کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسری طاقتیں مثلاً دیکھنا چکھنا ٹٹولنا کا حال سمجھیے۔ یہ بیرونی خیالات ہوں گے۔

ایسی حالت میں دل کو ایک طرف لگانا نہایت مشکل امر ہوتا ہے۔ اسی واسطے عاملان کے لیے علیحدگی بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔ تاکہ کم از کم دوران عمل بیرونی خیالات نہ ستائیں۔ اور جب عامل عمل شروع کر دیتا ہے تو آہستہ آہستہ اندرونی خیالات بھی ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور قوتِ ارادی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ زبردست قوت ارادی کا حامل صرف ایک نظر سے ہی ظالم سے ظالم شخص کو مطیع کر سکتا ہے۔ اڑتے ہوئے پرندوں کو اپنے پاس بلا سکتا ہے۔ ہرے درختوں کو خشک اور خشک درختوں کو ہرا کر سکتا ہے۔ بھلے چنگے آدمی کو بیمار اور بیمار کو تندرست کر سکتا ہے۔ دنیا میں مشکل سے مشکل کام میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

تجویز اور منتر

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ خیال تصور اور ارادے میں کتنی طاقت ہے ہماری آئندہ کامیابی اور خوش دلی کا دار و مدار ہماری دنیائے خیالات پر ہے۔ جیسا کہ معمول کے علم یا اس کی رضامندی کے بغیر نیک اور بد دونوں قسم کے کاموں کے لیے منتر سے کام لیا جا سکتا ہے۔ منتر کیا ہے؟ آئیے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔"

تعریفِ منتر

منتر کسے کہتے ہیں ایسے الفاظ کی بندش کو جو تاثیر ظاہر کرے۔ یہ ہندی لفظ ہے۔ دراصل الفاظ کی بندش ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ ردھم (RYTHEM) اس سے پیدا ہوتا ہے۔ شعر بھی الفاظ کی بندش ہے۔ ایک خیال جب شعر کی بندش میں

آتا ہے تو اس میں ایک خاص لطف اور زور پیدا ہو جاتا ہے۔ وہی قوت ہوتی ہے آپ سب نے سن رکھا ہوگا اور اکثر احباب کے تجربے میں ہوگا کہ کس طرح ایک اچھا گائیک دوران ریاض کسی مخصوص سُر سے شیشہ یا دوسری کانچ کی اشیاء کو توڑ ڈالتا ہے۔ اچھے گائیک گاتے گاتے گلاس کے ارتعاشی میدان تک پہنچ جاتے ہیں اور گلاس ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتا ہے۔ بعینہ وہ لوگ جو افسون، منتر اور عزیمتیں باندھتے ہیں یا باندھنے کا علم رکھتے ہیں۔ وہ اپنی زبان میں ایک خاص نکتہ خیال کو مدنظر رکھ کر الفاظ باندھتے ہیں۔ ان الفاظ کا ردھم جب افسون اور منتر کا قالب اختیار کرتا ہے تو اس میں ایسا زور پیدا ہو جاتا ہے تو منتر وہی نتیجہ پیدا کرتے ہیں جس کی ان میں خواہش بیان کی جاتی ہے۔ مثلاً اگر افسون اور منتر مرض کے متعلقہ ہے تو مرض کا اثر فی الفور دور ہو جاتا ہے

بعض جگہ آپ الفاظ بے معنیٰ اور بے ربط پائیں گے۔ مگر منتر کے ردھم کو قائم رکھنے کے لیے وہ ضروری ہوتے ہیں۔ ان میں ایک آدھ لفظ اِدھر اُدھر یا غلط ہو جائے تو اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ یعنی منتر کا سحری اثر اسی صورت میں ممکن ہے۔ جب عمل میں گڑبڑ نہ ہو۔ منتر صحیح ہوں۔ ان میں خرابی پیدا ہو جائے تو مطلوبہ نتیجہ حاصل نہ ہوگا۔ منتر یعنی الفاظ کی بندش دنیا کی ہر زبان میں کی جاسکتی ہے۔ منتر کے الفاظ کی درست ادائیگی ضروری ہے جس طرح شعر وزن سے گر کر ناموزونیت واضح کر دیتا ہے اور اس کو گرفت میں لایا جاسکتا ہے۔

اسی طرح جو لوگ الفاظ کی مخفی قوتوں کا علم جانتے ہیں ان کو ہی منتر اور افسون کے الفاظ کی بندش کی قوت کا علم ہوتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ دلی خیالات کے اظہار بذریعہ الفاظ کہ جس سے مطلوب کے دل پر اثر پڑتا ہے۔ پس ان تاثیر ظاہر کرنے والے الفاظ کو منتر کہتے ہیں۔

تجویز

یہ تو آپ معلوم کر چکے ہیں کہ منتر وہی نتیجہ پیدا کرتے ہیں جس کی ان میں خواہش بیان کی جاتی ہے۔ اس لیے جیسا آپ کا مقصد ہو گا۔ اسی طرح کے منتر سے کام لیا جائے گا۔ یعنی ایسے منتر جو آپ کے دلی جذبات و خیالات اور خواہش کی عکاسی کرتے ہوں۔ انہیں تجویز کریں۔ ضرور کامیابی ہو گی۔

منتر کی طاقت اور سریع الاثری کا راز

منتر کی طاقت اس کے بار بار پڑھنے سے بڑھتی ہے۔ مثلاً آپ ایک شخص سے کوئی بات ایک مرتبہ کہیں تو اس پر کچھ اثر نہ ہو گا لیکن اگر بار بار زوردار الفاظ میں وہی بات کہی جائے تو آخر کار وہ اس کے دل پر ضرور نقش ہو جائے گی۔ یعنی منتر کو بار بار کامل تصور اور مضبوط قوت ارادی سے پڑھا جائے تو خیالات کی غیر مرئی لہریں مطلوبہ شخص کے دل و دماغ اور تن بدن میں آتش عشق پیدا کر دیتی ہیں۔ یا جن خیالات کا اظہار منتر میں سمویا ہوتا ہے۔ اس کے اثرات بعینہٖ فریق ثانی پر ہوتے ہیں۔ بالفاظ دیگر منتر۔ آپ کے تصوراتی برقی گھوڑے پر آپ کے جملہ خیالات کو سوار کر کے آپ کی قوت ارادی کے کوڑے مارتا ہوا فریق ثانی کے دل و دماغ اور تن بدن میں پہنچاتا ہے۔ جس کی وجہ سے فریق ثانی ویسا ہی کرنے پر اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو جاتا ہے جیسا اظہار آپ منتر میں کرتے ہیں۔

مخفی علوم کے نقطۂ نظر سے اس کی وضاحت کچھ اس طرح ہے کہ منتر اور افسون

سے کے تحت مخفی قوتیں آپ کے مضبوط ارادے کے مطابق آپ کے جملہ خیالات جو آپ اپنے تصور میں لاتے ہیں۔ مطلوبہ شخص کے دل و دماغ میں پہنچا دیتی ہیں۔ اور وہ ان مخفی قوتوں کے زیر اثر ہو کر ویسا ہی کرتا ہے جیسا آپ چاہتے ہیں۔

کامیابی کا سربستہ راز

اکثر لوگوں سے عملیات کی بے اثری کا سنتا رہتا ہوں۔ اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں عمل پڑھا مگر ناکامی ہوئی۔ فلاں منتر کو پڑھا مقصد حاصل نہ ہوا۔ جب تفصیل پوچھی جاتی ہے تو نہ صرف عمل کی عبارت میں غلطیاں ہوتی ہیں بلکہ پڑھنے کا طریقہ بھی درست نہیں ہوتا۔ بعض لوگ عمل شروع کر لیتے ہیں اور چند یوم کے بعد ادھورا چھوڑ دیتے ہیں اور مایوس ہو جاتے ہیں جب کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ایسے لوگ ہمیشہ اپنے مقصد میں ناکام رہتے ہیں۔ جو شخص اپنے وجود اور ذات پر مکمل اختیار نہیں رکھتا وہ جلد یا بدیر دوسروں کا محکوم بن جاتا ہے۔ مایوسی اور خوف تمام انسانی برائیوں کی جڑ ہیں۔ آرزو اور امید نہ ہو تو عمل کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔ اور عمل نہ ہو تو زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ روحانی علوم میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے دیگر لوازمات و شرائط کے علاوہ قوتِ خیال، تصور اور قوت ارادی مضبوط ہونی چاہیے۔ حصولِ کامیابی کے لیے اس مثلث کو مدنظر رکھیں۔

قوتِ خیال — کامل تصور

قوتِ ارادی

میرے حلقے کے اکثر احباب جو مجھ سے ماورائی علوم میں استفادہ کرتے ہیں ان کا یہ سوال ہوتا ہے کہ ہم کیسے کسی عمل میں سو فی صد کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی سوالات روزانہ کی ڈاک میں اکثر خواتین و حضرات پوچھتے ہیں۔ منتر کے ذریعے ہمیں اپنے دلی خیالات و جذبات کا اظہار اپنے مطلوبہ شخص کے دل و دماغ پر مخفی طریقے سے مسلط کرنا ہوتا ہے۔ آئیے آج ہم آپ سب کو "چھو منتر کے ذریعے اس صدری راز سے آگاہ کرتے ہیں۔

حصولِ کامیابی کا صدری راز

اپنے خیالات کا اظہار فریق ثانی کے دل و دماغ پر مخفی طور پر کیسے مسلط کیا جائے۔ یہ راز ذرا وضاحت کے ساتھ بمشکل بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور ایک باقاعدہ ظاہر کی ہوئی تجویز (منتر) سن کر بھی آپ کو یہ نہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی معمولی بات ہے یا نہیں۔ بایں ہمہ اس میں ایک ایسی صفت موجود ہے جس کے ذریعے سے اس شخص پر آپ کا مطلوبہ اثر پڑ سکتا ہے جس کو آپ اپنے قابو میں لانا چاہتے ہیں۔ ذیل کی مشق سے آپ کو یہ راز معلوم ہو جائے گا۔

مشق

ایک کمرے میں جائیں اور اس کا دروازہ اندر سے بند کر لیجیے تاکہ آپ کو کوئی دوسرا نہ دیکھ سکے۔ اب نہایت اور مسلسل اور آہستہ آہستہ گہری سانس لینے اور پھر اس کو باہر خارج کر دینے کا متواتر عمل پانچ منٹ تک کیجیے۔ اور یہ تصور باندھیے کہ کوئی شخص جس کو آپ جانتے ہیں آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے

اور اس فرضی شخص سے مخاطب ہو کر زوردار اور پر اعتماد لہجے میں گفتگو کیجیے۔ یعنی جو آپ کہنا چاہتے ہیں کہیے۔

یا ایک آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس میں اپنے عکس سے خطاب کیجیے۔ لیکن جو کچھ آپ ظاہر کرنا چاہتے ہیں اس کو اس طریقہ سے ادا کیجیے کہ الفاظ براہ راست سینہ سے نکل کر باہر آئیں۔ اس دوران میں آپ کی حرکات جسمانی بھی نہایت موثر ہونی چاہییں۔ جو کام آپ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کو یہ سمجھ کر کہیے اور کیجیے کہ آپ کا مخاطب واقعی آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور آپ اس سے گفتگو کر رہے ہیں۔ یہی عملی ریاضت کا طریقہ کہ عملی ریاضت کسی خیال میں مستغرق ہو جانے کی اس حالت کو کہتے ہیں جس میں جسم اور دل یعنی آپ کی مکمل شخصیت اس چیز میں محو ہو جائے جس کا تصور کیا جاتا ہے۔ ایک مادہ پرست انسان کی سمجھ میں یہ بات مشکل سے آتی ہے۔ کہ ایک گوشہ میں بیٹھ کر خیال مراقبہ اور یکسوئی کے ذریعے سے اپنے دلی خیالات کو غیر مرئی لہروں کی شکل میں دوسرے فرد کے دل و دماغ پر کیسے مسلط کر دیا جاتا ہے۔

آپ میں سے اکثر احباب نے ایسے عمل (منتر) پڑھے یا سنے ہوں گے جن میں یہ شرط ہوتی ہے کہ عمل کی ریاضت کسی ایسی جگہ کی جائے جہاں کتے کی آواز نہ آئے۔ یا جہاں گدھے کی آواز نہ آئے۔ عمل آبادی سے دور کیا جائے۔ کیا کریں ؟ آبادیاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ جنگلوں کا نام تک باقی نہیں رہا۔ نہروں کے کنارے آبادیاں ہیں۔ سڑکوں کے قریب آبادیاں ہیں۔ ایسے اعمال کس جگہ بیٹھ کر کریں۔

اور اکثر علمائے فن نے اپنے اعمال میں یہ شرط لگائی ہے کہ عمل ہر صورت آبادی سے باہر کیا جائے۔ آبادی سے دور جنگل میں یا قبرستان میں ہی کیا جائے۔

ایسی جگہ کی شرط قدیم علمائے فن نے صرف اور صرف اس وجہ سے رکھی ہے کہ طالب کے ذہن میں بیرونی خیالات نہ آئیں۔ کوئی دوسرا عمل میں مداخلت نہ کرے۔ الگ تھلگ بیٹھ کر عمل پڑھنے سے عامل کو یکسوئی حاصل ہوتی ہے اور وہ کامل تصور سے اپنے خیالات کا اظہار کر لیتا ہے۔ یکسوئی کی طاقت حاصل کرنے کی خاطر ہی بزرگوں نے جنگلوں اور ویرانوں کو اپنا مسکن بنایا تھا۔ اسی وجہ سے ہی قدیم علمائے طالب کے لیے گوشہ نشینی کی شرط لگائی ہے۔

سب کا مقصد یہ ہے کہ کسی بھی ایسی جگہ جہاں کسی قسم کا شور وغل نہ ہو۔ کوئی مداخلت کرنے والا نہ ہو۔ وہاں بیٹھ کر کامل تصور اور مضبوط قوتِ ارادی سے متعلقہ عمل کی عبارت کو بار بار پڑھا جائے یعنی اس کی مقرر کردہ تعداد کے مطابق عبارتِ عمل کو بار بار زبان سے ادا کرنے میں عامل کے خیالات کرۂ باد میں غیر مرئی صورت میں پھیل جاتے ہیں۔ پڑھنے والے کے ارادے کی طاقت لہروں کے نشریاتی تسلسل کو برقرار رکھتی ہے اور عبارت عمل کی مخفی قوت جو اس کے ردھم سے پیدا ہوتی ہے کوڑے کا کام کرتی ہے اور ان خیالات کو مطلوبہ فرد کے دل ودماغ پر مسلط کر دیتی ہے تو پڑھنے والا اس شخص سے اپنے مقصد پورے کرا لیتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ شخص پڑھنے والے کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا بلکہ اس کے ہر حکم کو پورا کرنا اپنا فرض عین سمجھتا ہے اور اس کا بے دام غلام بن جاتا ہے۔

یہاں صرف چند اعمال مطلوب ومحبوب کو مسخر کرنے کے بغیر منتروں کے درج کرتا ہوں۔ ان اعمال میں کامیابی کا انحصار آپ کے پختہ تصور مضبوط قوت ارادی اور کامل یکسوئی پر ہے۔

ان اعمال سے وہ لوگ فائدہ حاصل نہ کر سکیں گے جن کا ارادہ کمزور

ہوگا۔ جن کا تصور ناپختہ ہوگا اور جن میں یکسوئی پیدا کرنے کی ہمت نہ ہوگی۔ ان اعمال سے مقصود حاصل کرنے کے لیے آپ میں بلا کی یکسوئی ہونی چاہیے۔ اور ایسا تصور ہو کر آنکھیں بند کریں تو مطلوب سامنے ہو اور پتھر سے زیادہ مضبوط ارادہ ہو تو ہر عمل کا اثر یقینی اور کلی ظاہر ہوگا۔ ان شاءاللہ۔

کرشمۂ تصور و خیال

کیا یہ ممکن ہے کہ سورج گرمی کی بجائے ٹھنڈک دینے لگے۔ چاند اپنی خنکی کو چھوڑ کر تپش اختیار کرے۔ پانی اپنی روانی کو چھوڑ دے۔ پہاڑ اپنی اپنی جگہ کو چھوڑ کر میدانوں میں بھاگنے لگیں۔ فرض کریں یہ سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا کہ ذیل کا عمل اثر سے خالی جائے۔

طریقہ یہ ہے کہ

رائج الوقت کسی مستند تقویم سے چاند گرہن کا وقت، دن اور تاریخ معلوم کریں۔ گرہن سے قبل اپنے مطلوب کی تصویر حاصل کریں۔ اگر تصویر نہ مل سکے تو پھر اپنے تصور سے مطلوب کی خیالی تصویر تیار کریں۔

جس تاریخ کو چاند گرہن ہو۔ کوئی غذا نہ کھائیں سوائے دودھ اور زود ہضم پھلوں کے۔ اپنے خیالات کو یکسو اور پاکیزہ رکھیں اور دنیاوی تفکرات کو لوح دل سے محو کریں۔ گرہن سے ایک گھنٹہ قبل غسل کر کے صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر کسی الگ جگہ جہاں بالکل ایکانت ہو اور جہاں خیالات کو منتشر کرنے والی

اور کوئی چیز نہ ہو۔ آسن لگا کر بیٹھ جائیں۔ اپنے سامنے صاف پانی سے بھرا ہوا ایک ٹب رکھیں۔ اتنا قریب ہو کہ بوقت ضرورت اس میں جھانک کر دیکھا جا سکے۔ اب ایک لکڑی کی چوکی پر طشتری میں الائچی، پان یا کوئی میٹھی چیز جسے آپ آسانی سے محبوب کو کھلا سکیں، رکھیں۔ جب چاند گرہن میں چلا جائے تو محبوب کی تصویر جس پر پلاسٹک کور کروایا گیا ہو پانی کے ٹب میں ڈال دیں۔ واضح رہے کہ پانی میں حرکت نہ ہو۔ اور آپ ٹب میں جھانک کر تصویر کو دیکھیں تو واضح طور پہ آپ کو نظر آئے۔ ٹب اس طرح رکھیں کہ چاند کی شعاعیں اس میں پڑیں۔

اگر اصلی تصویر نہ ہو تو پھر ٹب میں خالی تصویر محبوب حاصل کریں۔ اب اس اصلی یا خالی تصویر کو دیکھتے ہوئے اس سے مخاطب ہو کر حسب ذیل طریقہ سے ایما کرنا شروع کریں اور ذیل کے طلسمی فقروں کو بار بار دہرائیں۔

۱ تم میری ہو۔ کیوں کہ پاک دل اور پاک ارادہ کے ساتھ تمھیں اپنی جانب کشش کر رہا ہوں۔

۲ محبت کے سامنے دوری کا سوال ایک مہمل لفظ ہے۔ تم سات پردوں میں چھپی ہوئی بھی مجھ سے محبت کرنے کے لیے بے تاب ہو رہی ہے۔

۳ دنیا کی کوئی طاقت تمھیں اس کشش سے باز نہیں رکھ سکتی۔ تم جانے یا نہ جانے خود بخود کھنچی چلی آؤ گی۔

۴ مجھ سے ملاقات کیے بغیر تمھیں کسی پہلو چین نہیں آئے گا۔ کیونکہ

تمہارا دل میری مٹھی میں ہے۔

طشتری میں رکھی ہوئی چیزوں پر دم کر دیں اور کہیں۔

۵ ایک الائچی کھانے کی دیر ہے (یا جو چیز بھی رکھی ہو اس کا نام لیں) پھر تمہاری دنیا ہی بدل جائے گی۔ تمہارا جذبۂ محبت میرے لیے خود بخود بیدار ہو اٹھے گا۔ تم مجھے اپنے آپ چاہنے لگو گی۔ اور مجھے دیکھے بغیر تمہیں کسی پہلو قرار نہ آئے گا۔

جب تک چاند گرہن میں رہے آپ کا تصور ٹوٹنے نہ پائے اور ان طلسمی فقروں کو دل ہی دل میں بار بار دہراتے رہیں اور بار بار طشتری میں رکھی چیزوں پر دم کرتے رہیں۔ جب چاند گرہن ختم ہو جائے طشتری کی چیزوں کو بحفاظت تمام رکھیں محبوب کو ایک الائچی یا پان یا جو میٹھی چیز رکھی تھی ذرا بھر کھلانے سے ہی آپ کا مقصد پورا ہو جائے گا۔

ایک خاص بات یاد رکھیں کہ عمل کرتے وقت دیکھیں کہ آپ کے کس نتھنے سے سانس کی آمد و رفت جاری ہے۔ اگر دونوں نتھنوں سے یکساں سانس آتی جاتی ہو تو مبارک ہے ورنہ جس نتھنے سے سانس آتی ہو اس کو انگلی سے بند کر کے دوسرے سے بھی جاری کر لیں تاکہ نفس متساویہ جاری ہو جائے۔

اگر بیوی خاوند سے برگشتہ ہو کر روٹھ کے میکے چلی گئی ہو تو خاوند یہ عمل کر سکتا ہے۔ تمہاری طرف سے لاکھ سختیاں ہونے پر بھی وہ جیتے جی علیحدگی اختیار نہ کر سکے گی۔ اور ہمیشہ سایہ کی طرح ساتھ ساتھ رہے گی۔ اگر بیوی اپنے سخت گیر خاوند کے لیے چاہے تو بھی کر سکتی ہے۔ خاوند عمر بھر بیوی کا دیوانہ رہے گا۔

اگر عورت عمل کرے تو طلسمی فقرے اس طرح ہوں گے۔

تم میرے ہو کیونکہ پاک دل اور پاک ارادہ کے ساتھ میں تمہیں اپنی طرف

کشش کر رہی ہوں۔

۲ محبت کے سامنے دوری کا سوال ایک مہمل لفظ ہے۔ تم سات سمندر پار بھی مجھ سے محبت کرنے کے لیے بے تاب ہو رہے ہو۔

۳ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں اس کشش سے باز نہیں رکھ سکتی۔ تم جاننے یا نہ جاننے خود بخود کھنچے چلے آؤ گے۔

۴ مجھ سے ملاقات کیے بغیر تمہیں کسی پہلو چین نہیں آئے گا۔ کیونکہ تمہارا دل میری مٹھی میں ہے۔

۵ ایک الائچی کھانے کی دیر ہے۔ پھر تمہاری دنیا ہی بدل جائے گی۔ تمہارا جذبۂ محبت میرے لیے خود بخود بیدار ہو اٹھے گا۔ تم مجھے اپنے آپ چاہنے لگو گے۔ اور مجھے دیکھے بغیر تمہیں کسی پہلو قرار نہ آئے گا۔

اس عمل کو ہر فرد اپنے محبوب دوسرے فرد کے لیے کر سکتا ہے۔ عورت مرد کے لیے اور مرد عورت کے لیے۔ اور عورت اپنی کسی عزیز عورت کے لیے کر سکتی ہے۔ اسی طرح مرد اپنے کسی دوست کے لیے کر سکتا ہے۔ اس عمل کو کرنے سے قبل مندرجہ ذیل طلسمی فقروں کو روزانہ رات کو کسی الگ جگہ جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو۔ تنہا بیٹھ کر ایک گھنٹہ تک زبان تالو سے لگا کر دل ہی دل میں دہرایا جائے۔ چاہے کسی سفید کاغذ پر جلی قلم سے تحریر کر کے سامنے آویزاں کر کے سات یوم تک عمل کریں۔ طلسمی فقرے یہ ہیں۔

۱ میری قوت ارادی نہایت زوردار ہے۔

۲ میں مجسم مقناطیس ہوں۔

۳ میں سراپا کامیابی ہوں۔

۴ میں مجسم صحت ہوں۔

۵ میں مجسم دانائی ہوں۔
۶ مجھ کو اپنے اوپر پورا اقتدار حاصل ہے۔
۷ میں مجسم دلیر ہوں۔
۸ میں سراپا خوش ہوں۔ میری روح لطیف ذات مطلق سے مل ہوئی ہے۔
۹ مجھ میں مقناطیسی قوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔
۱۰ میں جسے چاہوں اپنی طرف کھینچ سکتا ہوں۔
عورتیں آخری فقرے کو اس طرح پڑھیں۔
۱۰ میں جسے چاہوں اپنی طرف کھینچ سکتی ہوں۔

تسخیر کرنے کا عجیب و غریب طلسماتی عمل

یہ عمل خاوند اپنی بیوی کے لیے اور بیوی اپنے خاوند کے لیے کر سکتی ہے۔ کامل ارادہ اور اعتقاد و یقین شرط اول ہے۔ اگر خاوند اپنی بیوی کے لیے عمل کرے تو پودنماشی کی رات کو جب اس کی بیوی گہری نیند سو جائے۔ تو اس کے قریب جا کر اس کی ناک کی جڑ میں اپنی نظریں جما کر حسب ذیل طریقہ سے ایمار کرے۔ ایمار اس طریقے سے ہونا چاہیے جیسے کانا پھوسی کی جاتی ہے۔

۱ اے فلاں تم میری باتوں کو غور سے سن کر ان پر عمل کرو۔
۲ صبح بیدار ہونے پر تم اپنے دل میں میرے لیے جذبۂ محبت محسوس کرو گی۔
۳ تم آئندہ میرے حکم سے سرتابی نہ کر سکو گی۔ اور وہی کرو گی جو میں چاہوں گا۔

۴ تمہارا دل میرے قابو میں ہے۔ اس لیے خواہش کرنے پر بھی میری

مرضی کے خلاف تم کوئی کام نہ کر سکو گی۔

۵ دن نکلنے تک تمہارے خیالات کی دنیا میں حیرت انگیز تبدیلی رونما ہو گی۔ تمہارے دل میں میری محبت کا دریا امڈ آئے گا۔

۶ تم میں فلاں بری عادت ہے اس سے تمہیں خود بخود نفرت پیدا ہو جائے گی۔

کامل ایک گھنٹہ تک بار بار مندرجہ بالا ایمار کرتے ہوئے اپنے خیالات اس کے دل و دماغ پر ڈالتے رہیں۔ اگر آپ کی طلب سچی ہو گی۔ تو صبح اس کا نتیجہ آپ کے حق میں ہو گا۔ اور ایسا کامیاب اثر ہو گا کہ آپ حیران ہوں گے۔

مطلوب سے اپنی بات منوانے کا انوکھا عمل

اس عمل سے آپ اپنی بات مطلوب سے منگوا سکتے ہیں۔ دراصل اس عمل میں مطلوب کو جو حکم دیا جاتا ہے۔ اسے ہر رات خواب میں وہ حکم آپ کی آواز آپ کے لب و لہجہ میں ملتا ہے اور اسے وہ خواب صبح حرف بحرف یاد رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

یہ عمل ہر فرد اپنے مطلوب کے لیے کر سکتا ہے۔ اس عمل سے کسی روٹھے ہوئے کو منایا جا سکتا ہے۔ کسی سنگ دل کو موم کیا جا سکتا ہے۔ دور گئے ہوئے افراد کو اپنے پاس بلایا جا سکتا ہے۔

جب عمل شروع کیا جائے۔ رات کو ہلکی اور زود ہضم غذا کھائیں خلاف

کے مکان میں کامل یکسوئی، قوی تصور اور پختہ ارادہ سے۔ خلوت کے مکان میں اچھی قسم کی خوشبو جلا کر رات کے ٹھیک بارہ بجے اپنے مطلوب کی تصویر کے سامنے کامل یکسوئی۔ قوی تصور اور پختہ ارادہ سے ایک خوبصورت ٹرے میں کچھ موسمی پھل رکھ کر مندرجہ ذیل ایمار کے ساتھ اسے پیش کریں۔ تصویر محبوب کے علاوہ پیش کی جانے والی ہر چیز تصور ہی میں ہوگی۔ ساتھ یہ طلسماتی فقرے کہیں۔

۱ اے فلاں تم جو اس وقت دنیا کے خواب کی سیر کرنے میں مشغول ہو میری باتوں کو خوب غور سے سنو۔

۲ اس وقت بحالت خواب تم مجھے اس طرح دیکھ رہی/رہے ہو جیسے کہ میں تمہیں دیکھ رہا/رہی ہوں۔

۳ تم میرے ہر حکم کی تعمیل اور ہر خواہش کا احترام کرو گی/گے۔

۴ تم اس بات سے آگاہ ہو کہ مجھ کو تمہاری روح کے ساتھ دلی محبت ہے

۵ تمہارے دل میں بھی میری محبت کی آگ جلنے لگے گی جس کا اظہار تم جلد ہی مجھ سے کرو گی/گے۔

۶ تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا/سکتی۔ اس لیے قبول کرو۔ میری طرف سے یہ تحفۂ ناچیز۔ یہ کہتے کہتے اس کی طرف بڑھا دیں اور کہیں۔

۷ صبح جب تم بیدار ہو گی/گے۔ تو یہ واقعہ تمہیں خواب کی شکل میں حرف بحرف یاد ہوگا۔ بلکہ تم خود اس کا ذکر مجھ سے کرو گی/گے

۸ متواتر ایک گھنٹہ ان کو زبان و دل سے دہراتے رہیں اور مخاطب کے دل و دماغ اور کانوں تک پہنچاتے رہیں پھر سو جائیں۔ چند ہی راتوں کے عمل سے مقصد حاصل ہو جائیگا۔

ایک رات میں حاضری مطلوب

پتھر دل مطلوب و معشوق اس عمل کے ذریعے حاضر کیا جا سکتا ہے اور پر لطف یہ ہے کہ صرف ایک ہی رات کے عمل سے معشوق طالب کے در پر بے قرار ہو کر حاضر ہو جائے گا۔ اور اس کے ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔ مگر شرط ہے کہ طالب پختہ ارادہ اور کامل یکسوئی سے کرے۔

طریقہ یہ ہے کہ جب کسی کو اپنا فرمانبردار کرنا ہو تو درخت جنڈ کی سوکھی لکڑیاں حاصل کریں۔ ایک عدد نئی لوہے کی چھری اور ایک عدد نیا کھجور کا پنکھا۔ ایک عدد ماچس اور اکتالیس عدد مرچ سیاہ ثابت مہیا کریں۔ اور سرِ شام ہی کسی ویران جگہ آبادی سے دور۔ جنگل یا کسی قبرستان یا کسی بھی ویرانے میں چلے جائیں۔ وہاں پر جگہ صاف کر کے چوکہ دے کر چھری سے آیت الکرسی پڑھ کر زمین پر ایک دائرہ حصار کا کھینچ کر اس دائرہ کے اندر اپنا تمام سامان رکھ کر بیٹھ جائیں جنڈ کی لکڑی کو آگ لگائیں۔ واضح رہے کہ اگر آگ بجھنے لگے تو پھونک نہ ماریں بلکہ پنکھے سے آگ جلائیں۔

اب خانۂ مطلوب کی طرف منہ کر کے ایک مرچ لے کر اس پر مندرجہ ذیل عمل اکتالیس مرتبہ پڑھیں اور اس مرچ کو جنڈ کی جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیں اور کامل تصور رکھیں کہ مطلوب کا دل میرے عشق میں جل رہا ہے۔ اور مطلوب بے قرار ہو کر میری طرف آ رہا ہے۔

واضح رہے کہ اس عمل میں آوازیں بہت آئیں گی لیکن نقصان نہیں ہو گا۔ مگر آپ باہمت رہیں۔ خوف نہ کھائیں۔ اگر ڈر گئے تو عمل ناقص ہو جائے گا

اگر بے خوف ہو کر عمل مکمل کر لیا۔ تو صبح معشوق آپ کے پاس حاضر ہو گا۔
اس طرح ہر مرچ پر اکتالیس بار عمل پڑھ کر آگ میں جلاتے رہیں۔ یہاں تک کہ تمام مرچیں آگ میں جل جائیں۔

عمل یہ ہے۔

دس ماتا۔ دس پتا۔ دس بیر بتال۔ اُڑی کالی ناگنی فلاں کو جا لاگ۔ ایسے لاگ جیسے کڑی کمان کا تیر۔ بندوق کی گولی جب تک نہ دیکھے ہمارا مکھ۔ تب تک نہ پاوے آرام سکھ۔ پھرو منتر ایشور مہا دیو تیری واچل چلے۔ کام سوئی جو اللہ تے محمد رسول اللہ آپ کرے۔

پھول سنگھا کر کسی کو مسخر کرنا

یہ منتر بڑا پُر تاثیر ہے۔ مگر پہلے منتر کو سدھ کر کے اس کے عامل بن جائیں پھر خوب کام کرے گا۔
منتر کو سدھ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ رات کو باہر کسی جگہ جہاں کوئی مداخلت نہ کرے۔ پانچ پھول خوشبودار اپنے ہمراہ لے جائیں اور ہر پھول پر سو، سو مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں اور واپس گھر چلے آئیں۔ صبح کو پھول کسی نہر، ندی یا دریا میں بہا دیں۔ رات کو پھر پانچ پھول لے کر جائیں، اور ہر پھول پر سو، سو مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں اور اگلی صبح پھول دریا میں بہا دیں۔ اکیس یوم بلاناغہ پڑھیں۔ منتر سدھ ہو جائے گا۔ اور آپ اس منتر کے عامل ہو

جائیں گے۔

پھر جب کسی کو مسخر کرنا چاہیں تو سات عدد پھول خوشبودار لے کر ان پر صرف سات بار منتر پڑھ کر دم کریں اور پھولوں کو کسی رومال میں باندھ کر جسے سنگھا دیں گے مسخر ہو جائے گا۔ جسے مسخر کرنا ہو سب سے پہلے اسے ہی پھول سنگھائیں۔

اگر اس منتر کو سورج گرہن کے اوقات میں کسی خاص جگہ چوکہ دے کر چراغ جلا کر پھول جوڑا لونگ الائچی اور سندور چراغ کے پاس رکھ کر لوبان کی دھوپ دے کر صرف پانچ سو مرتبہ منتر کا جاپ کریں تو آئندہ گرہن تک اس منتر کے آپ عامل ہو جائیں گے۔ عمل کو قابو رکھنے کے لیے صرف سات مرتبہ روزانہ پڑھا کریں۔ منتر قابو میں رہے گا۔

منتر یہ ہے۔

کامروپ دیس کمکھیا دیوی۔ جہاں بسے اسماعیل جوگی۔ اسماعیل جوگی نے بوئی پھلواری۔ پھول چُنگے لونا چماری۔ پھول ہنسے۔ پھول وَستے۔ پھولوں کے سنگ نارسنگھ بیر چلے۔ جو لیوے ان کی باس چل آوے ہمارے پاس۔ نہ آوے تو کلیجہ پھٹ جاوے۔ آوے تے آوے نہ آوے تے لت نارسنگھ بیر کی کلیجہ میں کھاوے۔

محبّت اور پھول

یہ پھولوں کا عمل بھی بڑا عجیب وغریب ہے کہ معشوق کے دماغ میں جوں ہی پھولوں کی خوشبو پہنچے تو معشوق طالب کی محبت میں بے قرار ہونے لگتا ہے اور طالب سے ملے بغیر قرار نہیں پاتا۔
اس منتر کو سدھ کرنے کا طریقہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو شروع کیا جاتا ہے۔ ہر روز اکیس عدد چنبیلی کے پھول لے کر ہر پھول پر منتر اکیس مرتبہ پڑھا جاتا ہے اور روزانہ بلاناغہ پڑھا جاتا ہے۔ ترکِ حیوانات کے ساتھ اور ہر روز پڑھے ہوئے پھول کسی شہید کی قبر پر چڑھائے جاتے ہیں۔ اکیس یوم میں منتر سدھ ہو جاتا ہے۔ سدھ کیے بغیر کام نہیں کرتا۔

منتر یہ ہے۔

پھول ہنسے پھول بسے۔ خواجہ خضر پیغمبر بسے۔ اس پھول کی لیوے جو باس اٹھ کر آوے ہمارے پاس۔ ہمارے پاس آوے تو چھوٹے نہیں تو وہاں کلیجہ پھوٹے۔ آوے تو آوے نہ آوے تو لات بیر بتال کی کھاوے۔ ایسی کھائی کھاوے جو ہر کام سے جاوے۔ نہ کھڑی اکھڑے کو چین۔ نہ بیٹھی / بیٹھے کو سکھ۔ جب تک نہ دیکھے ہمارا مکھ۔ پھرو منتر ایشور مہادیو تیرا واچا چلے۔ کام سوا اللہ محمد آپ ہی کرے۔

کام لینے کا طریقہ

جب کسی کو اپنی محبت میں بے قرار کرنا ہو تو کسی چنبیلی کی بند کلی پر نوچندی جمعرات کو اکیس مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح تین روز تک روزانہ دم کریں تیسرے روز جب کلی کھل کر پھول بن جائے تو دم کر کے پودے سے توڑ لیں اور کسی طرح معشوق تک پہنچا دیں۔ یا دیگر چنبیلی کے پھولوں کا ہار بنا کر یہ پھول بھی اس میں ڈال دیں اور ہار معشوق تک پہنچا دیں۔ پس جونہی ان پھولوں کی خوشبو معشوق کے دماغ میں پہنچے گی۔ معشوق طالب سے ملنے کے لیے بے قرار ہو جائے گا۔

یہ عمل مرد عورت سب کے لیے یکساں کام کرتا ہے۔ چاہے مرد عورت کے لیے کرے یا عورت کسی مرد کے لیے کرے۔

محبت کا چلتا جادو

اس منتر کا شمار کلکتہ کے جادو میں ہوتا ہے۔ یہ منتر مجھے شیخ سراج دین سے ملا تھا۔ جو اکثر کام منتروں سے ہی لیا کرتا تھا۔ یہ منتر محبت کا چلتا جادو ہے کہ مطلوب پھول سونگھتے ہی طالب کی محبت میں اس طرح بے قرار ہوتا ہے۔ کہ ایک لمحہ بھی طالب کے بغیر نہیں گزارتا۔

طریقہ

اس طرح ہے۔ کسی اتوار کے دن صبح صبح ایک سو ایک سچے گلاب کے

پھول لائیں۔ ہر پھول پر ایک ایک بار منتر پڑھ کر دم کریں اور پھولوں کو کسی نہر یا دریا میں بہادیں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ان پھولوں کو کسی چورستہ میں چپکے سے رکھ رکھ دیں۔

اسی طریقہ سے تین روز کریں مگر تیسرے روز ایک سو دو پھول لائیں۔ پہلا پھول دم کرکے اپنے پاس رکھ لیں اور سو پھول پڑھ کر چورستہ میں ڈال دیں۔ آخری پھول پر دم کرکے مطلوب کو پہنچادیں۔ پس جونہی مطلوب پھول کو سونگھے گا، طالب کی محبت میں اس طرح بے قرار ہوگا کہ ایک لمحہ بھی جدا ہونا گوارا نہ کرے گا۔

پھولوں پر پڑھنے والا منتر یہ ہے۔

منتر

کامرو دیس کی مکھیا دیوی۔ جہاں بسیں اسماعیل جوگی۔ اسماعیل جوگی نے لائی پھلواری۔ پھول چنے لونا چماری۔ پھول ہنسے۔ پھول بسے پھول کی کلی پر نارسنگھ بیر بسے۔ جو سونگھے پھول کی باس وہ آوے ہمارے پاس۔ موہے چھاڑ جات آگے وہری کلیجہ پھاٹ۔ مکھیا دیوی اسماعیل جوگی۔ لونا چماری جھٹ پٹ لاؤ۔

مطلوب کو پھول سنگھا کر مطیع کرنیکا منتر

یہ عمل بھی بڑا لاجواب ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ

اتوار کی شب کو گلاب یا چنبیلی کے چند پھولوں پر حسب ذیل منتر تین سو ساٹھ

(۳۶۰) مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور پڑھتے وقت لونگ سپاری اور لوبان کی دھونی چلتی رہے۔ اور پھول مطلوب کو سنگھا دیں۔ پھر تماشہ دیکھیں کیسا مطیع ہوتا ہے اسی وقت سے محبت ہو گی۔

منتر یہ ہے۔

کامرو دیس کی کچھیا دیوی۔ جہاں بسے اسماعیل جوگی۔ اسماعیل جوگی نے بوئی بارسی۔ پھول چننے لونا چماری۔ پھول روئے پھول ہنسے۔ پھول کے بیچ نارسنگھ بیر بسے۔ بیر بیراگی فلاں کے تن بدن میں لاگی۔ میری محبت کی اگیاری۔ لاگے محبت کی اگیاری نہ لاگے تو گورو گورکھ ناتھ کی دوہائی چلو منتر پھرو منتر باچا دیکھاں ری شبد تیرے علم کا تماشہ۔

سونگھے اور مطیع ہو جائے

یہ عمل بھی عجیب تر ہے اور خوب کام کرتا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ

منگل کو طلوع آفتاب سے قبل غسل کریں اور اپنے سامنے دہکتی ہوئی آگ رکھ کر اس پر لوبان اور لونگ صندل کی دھونی جلائیں اور خوشبودار پھولوں پر ایک سو اکیس مرتبہ دم کریں اور مطلوب کو سنگھا دیں۔

منتر یہ ہے۔

کامرو دیس کی کچھیا دیوی۔ جہاں بسے اسماعیل جوگی۔ اسماعیل

جوگی کی لاگے پھلواری۔ جہاں بسے لونا چاری۔ فلاں لے پھولوں کی باس چل کے آئے ہمارے پاس دوہائی لونا چاری چھو۔

قابو میں لانے کا چھو منتر

معشوق بے پرواہ کو قابو میں لانے کے لیے یہ منتر اپنی مثال آپ ہے معشوق سب کج ادائیاں چھوڑ کر عاشق کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے مگر کام لینے سے قبل منتر کو سدھ کرنا ضروری ہے۔

طریقہ اس کا اس طرح ہے کہ

سات عدد چنبیلی کی اَدھ کھلی کلیاں یا سات عدد سچے گلاب کے آدھے کھلے پھول لیں اور عروج ماہ میں کسی جمعرات یا اتوار کو ہر پھول یا کلی پر سات سات مرتبہ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں۔ اور ہر صبح ایسا ہی کریں۔ سات یوم میں منتر سدھ ہو جائے گا۔

روزانہ کے پھول یا کلیاں دم شدہ کسی شیریں پھل دار درخت کے دوشاخے پر ہار بنا کر رکھ آیا کریں۔ جب کسی سنگ دل معشوق کو قابو میں لانا ہو تو سات کلیوں یا پھولوں پر سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے معشوق کو دے دیں۔ قابو میں آ جائے گا۔

منتر یہ ہے۔

کامرو دیش کمکھیا دیوی۔ جہاں بسے اسمائیل جوگی۔ اسماعیل جوگی نے لونی باڑی۔ جہاں اگے پھول ہزاری۔ جو سونگھے ان پھولوں کی باس

قیس کا جی ادہ - ہمارے پاس - گھر چھوڑے گھر آنگن چھوڑے لوک کٹمب کی لجا چھوڑے - جو مجھ سے مکھ موڑے دہائی لونا چماری کی -

تسخیر کرنے کا منتر

کامروپ دیس سے آئی کرپا دیوی - جہاں بسے اسماعیل جوگی - اسماعیل جوگی کی لاگی پھلواڑی - پھول چننے لوناں چماری - جہاں جہاں جاوے ہمارے پھولوں کی باس - سو، سو آوے ہمارے پاس -

منتر سدھی

روزانہ ایک سو آٹھ (۱۰۸) مرتبہ چند پھولوں پر دم کریں اور متواتر اکیس یوم ایسا ہی کریں - منتر سدھ ہو جائے گا - روزانہ کے پڑھے ہوئے پھول کسی جھیل یا تالاب میں ڈال دیا کریں -

کام لینے کا طریقہ

جب ضرورت ہو - پھول پر اکیس مرتبہ پڑھ کر مطلوب کو سنگھا دیں مسخر ہو کر آپ کا دم بھرنے لگے گا -

تسخیرِ محبوب کے لیے تیر بے خطا

محبوب کو تسخیر کر کے حاضری کے لیے یہ عمل تیر بے خطا ہے۔ مگر شرط یہ تم جسے پیار کرتے ہو۔ جس کے تیر نظر کے تم گھائل ہو چکے ہو۔ اس کی ہو بہو تصویر ذرا غور سے اپنے اندر جھانک کر دیکھو۔ تمہارے دل میں ہے۔ اس کی جی جان سے حفاظت کرو۔ اس کو دھندلا یا میلا نہ ہونے دو۔ اگر تمہارے دل میں اس کے لیے سچی محبت ہے تو یہ تصویر لوحِ دل سے محو ہونے کی بجائے روز بروز زیادہ روشن اور صاف ہوتی جائے گی۔ تم اگر اپنے آپ کو عاشق صادق کہتے ہو تو تمہارے سچے ہونے کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ محبوب کو جس طرح کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہو اسی طرح ہو بہو بند آنکھوں سے بھی دیکھ سکو۔ تمہاری محویت اس قدر ہونی چاہیے کہ محبوب کی خیالی تصویر کو دیکھتے دیکھتے یہ شعر تمہاری زبان سے نکل جائے۔

یہی نقشہ ہے یہی رنگ ہے سامان ہے یہی
یہ جو صورت ہے تیری صورت جاناں ہے یہی

اسی طرح تصور کی مشق سے ابتدا کرو۔ اور پختگی ہو جانے پر چاند دیکھنے پر جو پہلا اتوار آئے اس کی رات سے عمل شروع کریں۔ صرف سات یوم کا عمل ہے اور تیر بے خطا ہے۔

مندرجہ ذیل منتر ایک سفید کاغذ پر تحریر کر کے اوپر نئی روئی یا کپڑا لپیٹ کر نئے چراغ میں ڈال کر روغن کنجد یا چنبیلی سے روشن کر کے چراغ کا منہ خانہ محبوب کی طرف کریں۔ اور سامنے بیٹھ کر یہی منتر صرف اکتالیس مرتبہ پڑھیں

واضح رہے کہ چراغ میں روغن اتنا ڈالیں کہ آپ منتر کی تعداد مکمل کر لیں۔ تو بعد میں بھی چراغ کچھ دیر جلتا رہے۔ جب منتر کی تعداد پوری ہو جائے تو آنکھیں بند کر کے محبوب کا پختہ تصور کریں۔ کہ اوپر والا شعر صادق آجائے۔
جب فتیلہ بالکل جل کر راکھ ہو جائے تو اس کو زمین میں دفن کر دیں۔ ہر روز چراغ اور فتیلہ نیا ہوگا۔ پہلے سے ہی سات عدد چراغ مہیا کر لینے چاہییں۔
پس سات یوم میں بحکم خدا محبوب آپ کے پاس حاضر ہوگا اور ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔

منتر یہ ہے۔

کالا کلوا کالی رات۔ کالا بھیجوں آدھی رات۔ جب وہ آوے آدھی رات۔ تن میں لاگے ساری رات۔ کلوا بیر فلانی کو بلا لاؤ۔ بیٹھی کو اٹھا لاؤ۔ سوتی کو جگا لاؤ۔ کھڑی کو دوڑا لاؤ۔ حال لاؤ۔ فی الحال لاؤ جو تو نہ لاوے۔ تو سگی بہن بھانجی کے سیج پر پگ دھرے۔

پتھر دل مطلوب بھی بلا ملاقات نہ رہ سکے گا

پیچ کہتے ہیں کہ

قدرِ زر زرگر بداند
قدرِ جوہر جوہری

ایسے نایاب ترین منتر برسوں اساتذہ کی خدمت کرنے سے ہاتھ آتے ہیں اور ایسے اعمال لوگ اپنے سینوں میں لے جاتے ہیں اور ہرگز نہیں بتلاتے۔ ذیل کا

عمل بھی ایسے اعمال میں سے ہے۔ اور نہایت ہی سہل الحصول ہے اور پرتاثیر ہے۔ تیر کا نشانہ خطا کر جائے یہ ممکن ہو سکتا ہے لیکن ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ نیک نیت اور مستقل مزاج عامل اپنے ارادے میں ناکامیاب رہے۔ جس طرح دو اور دو کا چار ہونا یقینی ہے۔ ایسا ہی اس عمل کی بدولت گوہر مقصود کا ہاتھ آنا لازمی ہے۔

منتر یہ ہے۔

موہنی ماتا۔ بھوت پتا۔ بھوت سر بتال۔ اُڑ ری کالی ناگنی فلاں کو جالاگ۔ ایسا جا کے لاگ کہ فلاں کو لگ جائے۔ ہماری محبت کی آگ۔ نہ کھڑے سکھ نہ لیٹے سکھ نہ سوئے سکھ۔ سندور چڑھاؤں منگلوار۔ کبھی نہ چھوٹے ہمارا خیال۔ جب تک نہ دیکھے ہمارا مکھ۔ کایا تڑپ تڑپ کر مر جائے۔ چلو منتر پھرو باچا۔ دکھاؤ شبد رے اپنے گرو کے علم کا تماشہ۔

ترکیبِ عمل

اس عمل کے لیے کسی ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں مکمل سکون ہو اور کسی طرح کا شور و غل نہ ہو۔ پورنماشی کی رات دس بجے سے دو بجے تک شمال کی طرف منہ کر کے چار زانو بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے مندرجہ بالا منتر پڑھیں۔ اور اپنے مطلوب کی تصویر آنکھوں کے سامنے لائیں۔ گویا وہ مجسم حالت میں آپ کے روبرو کھڑا ہے۔ مسلسل چار گھنٹے بلا کسی وقفہ کے منتر پڑھنا ہے۔ واضح رہے کہ منتر پڑھنے کے دوران نیند اور اونگھ بالکل نہیں آنا چاہیے

ورنہ عمل ناقص رہے گا۔ اور نہ ہی مطلوب کا تصور ٹوٹے۔ بلکہ کامل یکسوئی اور پختہ ارادہ سے عمل کریں۔

گویا معشوق کا تصور اس طرح جم جانا چاہیے کہ تمہارے خیالات کی دنیا میں سوائے محبوب کے اور سب طرف تاریکی ہی تاریکی دکھلائی دے۔ منتر پڑھتے وقت اپنے مطلوب کا تصور اپنی بند آنکھوں میں خوب رکھیں۔ سوائے اپنے مطلوب کی شکل کے اور کسی قسم کا خیال ہرگز ہرگز نہ آئے۔ بالکل سکون قلبی کے ساتھ منتر پڑھیں۔ یعنی آواز نہ بہت اونچا ہو نہ بہت کم۔ دل سے نکلنے تک چاہیے۔ مطلوب کیسا ہی پتھر دل کیوں نہ ہو۔ بلا ملاقات کیے نہ رہ سکے گا اور تازیست الگ نہ ہوگا۔

واضح رہے کہ جس دن پورنماشی کو یہ عمل کیا جائے۔ اس دن سویرے سویرے سے ہی اس کی تیاری شروع کر دینی چاہیے۔ اس دن غذا بالکل ہلکی اور زود ہضم کھائیں۔ شام کو اس روز کھانا کم کھائیں۔ تاکہ منتر پڑھتے وقت نیند کا غلبہ نہ ہو۔ اگر اونگھ بھی آ گئی تو عمل ناقص ہو جائے گا۔ پھر آپ کو آئندہ پورنماشی کے دن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

اس عمل کو کرنے سے تین روز قبل گوشت کھانا ترک کر دیں۔ یقین جانیں ایسا عمل آپ کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی نہیں ملے گا۔ جو آج آپ کو "چھو منتر" میں مفت مل رہا ہے۔ میں نے بلا بخل ایسے انمول اعمال علم و فن کی بقا کے لیے تحریر کر دیئے ہیں۔

تین روزہ حاضری مطلوب کا عمل

اس عمل سے صرف تین روز کی قلیل مدت میں مطلوب طالب کی محبّت میں بے تاب ہو کر حاضر ہوتا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ

نوچندے اتوار کے دن مندرجہ ذیل سامان مہیا کریں۔

۱ سیاہ ماش کے آٹے کا چومکھا چراغ بنائیں۔ اور اس میں قدرے سیاہ گائے کا گھی ڈال دیں۔

۲ سات ثابت دانے ماش سیاہ کے جن میں کیڑا نہ لگا ہو۔

۳ سات عدد گلاب کے خوشبودار پھول

۴ سات عدد بڑی الائچی

۵ سات عدد لونگ ٹوپی والا

۶ حلوا سوا پاؤ

۷ قدرے لوبان

یہ چیزیں دن کو ہی مہیا کر لیں۔ اور رات کو بارہ بجے باہر کسی ایسے چورستہ پر چلے جائیں جہاں کسی کی آمدورفت نہ ہو۔ شمال کی طرف منہ کر کے الف ننگا ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور تمام چیزیں اپنے پاس رکھیں۔ اور تقریباً سوا بالشت کے فاصلہ پر ایک گڑھا کھود دیں۔ اب چومکھا چراغ روشن کر کے دھوپ کو روشن کریں۔ پھر ماش سیاہ کے ہر دانہ پر سات سات مرتبہ منتر پڑھیں اور پڑھتے وقت مطلوب کا مل تصور رکھیں۔

پھر ہر پھول پر سات سات مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں۔ پھر بڑی الائچی پر سات سات مرتبہ اسی طرح ہر لونگ پر۔ اور آخر میں سوا پاؤ حلوہ کے بھی سات گولے بنا کر ہر گولہ پر سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ ہر ایک چیز پر منتر پڑھ کر دم کرنے کے بعد چراغ کے سامنے رکھتے جائیں۔

جب سب چیزوں پر منتر پڑھ چکے تو مع چراغ کے تمام چیزیں گڑھے میں دفن کر کے واپس گھر آجائیں۔ اول تو پہلی ہی رات کے عمل سے مطلوب حاضر ہوگا۔ ورنہ دوسری یا تیسری رات ہر صورت میں بے تاب ہو کر حاضر ہوگا۔ اور عاجزی کرے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ دورانِ عمل مطلوب کا تصور اس طرح ہو کہ آپ کے سامنے دست بستہ کھڑا ہے۔

منتر یہ ہے۔

موہنی ماتا۔ بھوت پتا۔ بھوت سر تپال۔ اڑری کالی ناگنی فلاں کو جالاگ۔ ایسا جا کے لاگ کہ فلاں کو لگ جائے۔ ہماری محبت کی آگ۔ نہ کھڑے سکھ نہ لیٹے سکھ نہ سوئے سکھ۔ سندور چڑھاؤں منگلوار۔ کبھی نہ چھوٹے ہمارا خیال۔ جب تک نہ دیکھے ہمارا مکھ۔ کایا تڑپ تڑپ کر مر جائے۔ چلو منتر پھرو باچا۔ دکھاؤ شبد رہے اپنے گرو کے علم کا تماشہ۔

مطلوب کو قابو میں کرنیکا گیارہ روزہ عمل

نوچندی جمعرات کو کسی خلوت کی جگہ یا باہر کسی ویرانے میں آگ روشن کریں اور لوبان کی دھوپ روشن کریں۔
گیارہ عدد مرچ سیاہ لے کر ہر مرچ پر منتر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور آگ میں ڈال دیں اور کامل تصوّر کریں کہ جیسے جیسے مرچ جل رہی ہے ایسے ایسے ہی مطلوب کا دل میری محبت میں جل رہا ہے۔
روزانہ رات گیارہ بجے اس طرح سے گیارہ مرچوں پر منتر پڑھ کر دم کیا کریں اور ایک ایک کر کے روزانہ جلا دیا کریں۔ گیارہ روز تک ایسے ہی کریں۔ اسی عرصہ میں کسی بھی روز مطلوب حاضر ہو کر عاجزی کرے گا۔ اور عمر بھر آپ کے بس میں رہے گا۔

منتر یہ ہے۔

بھابھوت ماتا۔ بھابھوت پتا۔ بھابھوت کالی ناگنی فلاں کو جالاگ۔ ایسی لاگنی لاگ کہ فلاں کو لگ جائے۔ ہماری محبت کی آگ۔ پڑھ بھابھوت مرچ جلاؤں۔ جیسے مرچ جلے۔ ایسے فلاں کا کلیجہ جلے۔ نہ جلے تو لونا چماری کے کنڈ میں پڑے۔ پھر منتر ایشور مہادیو تیری واچا پھُرے۔ کام جو میرے اللہ محمد کرے۔

پھولوں کا عملِ حُب

روزانہ علی الصبح پانچ بجے اٹھ کر کسی باغ میں چلے جائیں۔ جہاں آپ کو باغبان یا کوئی دوسرا آدمی نہ دیکھے۔
اب کسی گلاب کے پودے یا چنبیلی کے پودے کی کلی پر مندرجہ ذیل منتر ایک سو آٹھ (۱۰۸) مرتبہ پڑھیں۔ منتر پڑھتے وقت گوگل کی دھوپ روشن کرنا اور چراغ جلانا ضروری ہے۔ منتر پڑھتے وقت مطلوب کا تصور پختہ رکھیں۔ اور چپ چاپ گھر واپس آجائیں۔ دوسرے روز بھی اسی طرح جا کر منتر پڑھ کر واپس آجائیں۔
آٹھ یوم عمل کرنے کے بعد یعنی آٹھویں روز وہ کلی جو اب پھول بن چکا ہو گا توڑ کر ہمراہ لے آئیں اور مطلوب کو دیں۔ پس پھول کی خوشبو جونہی اس کے دماغ میں پہنچے گی مطیع و فرمانبردار ہو کر حاضر ہو گا۔

منتر یہ ہے۔

کامرو دیس کھمیا دیوی۔ جہاں بسے اسماعیل جوگی۔ اسماعیل جوگی نے بوئی باڑی۔ پھول چنے لونا چماری۔ پھول ہنسے پھول بسے۔ جو لیوے پھول کی باس۔ وہ آوے ہمارے پاس۔ ہم کو چھوڑ کہیں نہ جاوے۔ گھر بھر کو دیکھے جیسے ہم کو پیریں پڑے۔ آن گھر بیٹھے سوتے جاگتے رکھے ہمارا دھیان دوہائی نارسنگھ بیر کی۔

کنکریاں مطلوب کے گھر میں پھینکنے سے وہ حاضر ہو

یہ عمل اپنے اثرات میں قوی الاثر ہے اور بڑا عجیب عمل ہے۔ اس عمل سے مطلوب حاضر ہو کر طالب کی ہر بات اور ہر حکم مانتا ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ

بروز منگل یا اتوار سوا پاؤ حلوہ بنا کر گھر سے قبرستان آجائیں۔ ایک قبر پہ تھوڑا سا حلوہ رکھیں اور ایک کنکری اٹھا لیں۔ اس طرح ہر قبر پہ تھوڑا تھوڑا حلوہ رکھتے جائیں اور ایک ایک کنکری اٹھاتے جائیں۔ کل اکتالیس کنکریاں اٹھا کر گھر واپس آجائیں۔ آتے جاتے کسی سے بات نہ کریں۔ رات کو لوبان کی دھوپ روشن کریں۔ اور ہر کنکری پر اکتالیس مرتبہ منتر درج ذیل پڑھ کر دم کریں۔ اور روزانہ سات یوم تک ایسا ہی کریں۔

سات یوم پڑھنے کے بعد کنکریاں مطلوب کے گھر میں پھینک دیں۔ پڑھتے وقت مطلوب کا تصور کامل رکھیں۔

منتر یہ ہے۔

کالا کلوا کالی رات۔ کالا بھیجوں آدھی رات۔ فلاں نہ سوئے ساری رات۔ کلوا بیر فلاں کو اٹھا لاؤ دوڑا لاؤ۔ فی الحال لاؤ۔ نہ لائے تو بہن بھانجی کے سیج پر پگ دھرے۔

مطلوب جہاں کہیں بھی ہو بیقرار ہو کر حاضر ہوتا ہے

اس عمل میں نہ پھول سنگھانے کا جھگڑا ہے نہ مطلوب کے گھر میں کوئی چیز گرانے کا چکر ہے۔ اپنے گھر میں کسی الگ جگہ عمل پڑھنے سے مدّت مقررہ کے اندر مطلوب محبت میں بے قرار ہو کر حاضر ہوتا ہے۔

اپنے گھر میں کسی الگ جگہ جہاں شور و غل نہ ہو۔ ایک نیا مٹی کا چراغ لے کر اس میں روغن کنجد ڈال کر روشن کر کے اپنے سامنے رکھیں۔ اور کسی قسم کی روشنی نہ ہو اس چراغ کی روشنی کے علاوہ، اب چراغ کی لو میں مطلوب کا تصوّر کر کے اتوار سے شروع کر کے ایک سو مرتبہ منتر پڑھیں۔ دوسرے دن دو سو بار۔ تیسرے دن تین سو بار۔ اسی طرح ہر روز ایک سو بار کا اضافہ کرتے ہوئے پڑھیں۔ سات، چودہ یا اکیس یوم کے اندر اندر مطلوب بیقرار ہو کر حاضر ہو گا۔

منتر روزانہ پڑھنے والا یہ ہے۔

تیل تیل راجہ جوگی بھگوان میل دیکھاں۔ جوگن تیرا جور منگا پر منگا سب نگری کے لوگ۔ راجہ جوگی جوگن چلے۔ چوان کی موہنی مسلک تیرا شوبھا۔ اری راج دلاری جوگن مشک لگی۔ اٹھ نار پری چلے منتر پھرے باچا۔ دیکھاں راجہ تیرے علم کا تماشہ لاالہ لادے فلاں کو الا اللہ ملادے فلاں کو محمد رسول اللہ فلاں کو ملانے میں دیر نہ لگائے۔

الائچی کھلا کر محبوب کو گرویدہ کرنا

منتر یہ ہے۔

گرُ ماتا۔ گرُ پتا۔ گرُ پیر پرنتا۔ گرُ دیکھوں تیرا۔ فلاں کا من چاٹے تلوار چلے مسان چلے۔ فلاں کو ٹانگ تلے بچھاڑ کے نہ لاوے۔ تو تجھے ہنوبان کی آسا اور باچا۔ دوہائی ایشر مہا دیو گوراں پاربتی کی گوراں پاربتی کی۔ گوراں پاربتی کی۔

طریقہ

چاند یا سورج گرہن کے وقت کسی نہر یا دریا میں جہاں پانی ناف تک آئے۔ کھڑے ہو کر مندرجہ بالا منتر صرف (۱۲۱) ایک سو اکیس مرتبہ پڑھیں۔ مگر پڑھنے سے قبل کنارہ پر گوگل اور گھی کی دھوپ روشن کریں۔ پڑھ کر کپڑے پہن کر واپس گھر آجائیں۔ آئندہ گرہن تک یہ منتر آپ کو کام دے گا۔

جب کبھی کسی کو اپنا گرویدہ کرنا ہو تو الائچی پر صرف اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور الائچی کسی پان وغیرہ میں رکھ کر کھلا دیں یا کسی اور چیز میں۔ کھانے والا آپ کا گرویدہ ہو کر محبت میں مبتلا ہو جائے گا۔

مٹھائی کھلا کر مسخر کرنے کا منتر

اس منتر سے عجائبات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور یہ منتر اسرار خفی میں سے ہے۔ خدا کرے کہ نااہل کو اس کے کرنے کی ہمت نہ ہو۔ مٹھائی پر دم کر کے جسے کھلایا جائے وہی مسخر ہو جائے گا۔ مگر پہلے اسے کسی کامل چاند یا سورج گرہن میں سدھ کرنا ضروری ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ

جب چاند یا سورج گرہن ہو۔ ایک روز قبل پڑھنے کی جگہ کو گائے کے گوبر سے لیپ کریں۔ اور گرہن شروع ہونے پر کوئی مٹھائی ہاتھ میں لے کر منتر کو گرہن ختم ہونے تک پڑھتے رہیں۔ منتر پڑھتے وقت گوگل کی دھونی ضرور جلاتے رہیں۔ جب گرہن ختم ہو جائے تب وہ مٹھائی کسی مکان کی چھت پر یہ کہہ کر پھینک دیں کہ "لے بھیروں تمہارا حصہ ہے کھالو"

پس آپ آئندہ گرہن تک اس منتر کے عامل ہو جائیں گے۔ جب کبھی ضرورت ہو کسی کو مسخر کرنے کی تو کسی قسم کی مٹھائی برفی، گلاب جامن، بتاشہ وغیرہ پر مطلوب کا کامل تصور کر کے صرف اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور کسی طرح یہ مٹھائی مطلوب کو کھلا دیں۔ مقصد بر آئے گا۔

منتر یہ ہے

گڑ گڑ نچو۔ سو مسان آوے۔ سا وے بھگوان نہ آوے تو بیر بتاں کی لات چھاتی پر کھاوے۔ چلے منتر پھرے باچا دیکھوں بھیروں تیرے علم کا تماشہ۔

صرف گیارہ یوم میں معشوق حاضر ہو کر عاجزی کرے

یہ منتر میرے حلقہ کے اکثر احباب کا آزمایا ہوا ہے اور خوب کام کرتا ہے میرے دوست حافظ محمد حنیف صاحب مرحوم اکثر اس منتر سے کام لیتے تھے۔ اس منتر کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ سدھ کیے بغیر بھی کام کرتا ہے عروج ماہ میں کسی نوچندے اتوار یا جمعرات کی رات سے عشاء کے بعد باوضو ہو کر کسی تنہا جگہ جہاں کوئی دوسرا مداخلت نہ کرے۔ اور آپ کو مکمل تنہائی مل جائے۔ مطلوب کا پختہ تصور کر کے روزانہ گیارہ سو مرتبہ منتر پڑھیں۔ یاد رہے کہ منتر آنکھیں بند کر کے پڑھیں۔ ان ایام کے اندر ہی معشوق حاضر ہو کر عاجزی کرے گا اور ہمیشہ تابعدار رہے گا۔

منتر یہ ہے۔

اے کریما کرم کر، سخت دل کو نرم کر
فلاں کو زیر کر، بے نیازا رحم کر
دل کبوتر ہو اڑے گھیرا پڑے لیلیٰ کا
میرا صنم مجھ سے ملا صدقہ محی الدین کا

عملِ حُبّ لاثانی

منتر یہ ہے

کالا کلوا کالے کیس۔ دوڑ رے کالا کلوا میرے محبوب کے دیس۔ بھنیں اکھیاں بھنیں سیتا کا کیس۔ منجیوں مار زمین تے سٹیں گھر نہ دسیں بھید۔ ان ناویں رُوح نوں پانی نہ پہنچے پیٹ۔ توں لے آویں فلاں نوں۔ پکڑ کے تر کرڑے گھتیں ہتھ۔ جے توں آویں فلاں نوں چھڈ کے۔ تینوں لعنت گرواں دی لکھ۔

منتر سدھ کرنے کا طریقہ

جاپ کرنے کی جگہ یعنی کمرہ بالکل خالی ہو۔ چکی کا اوپر کا پاٹ کمرے کے وسط میں رکھیں۔ اس کے اوپر بیٹھ کر شمال کی طرف منہ کر کے ایک سو آٹھ مرتبہ روزانہ منتر پڑھیں۔ اور اکیس یوم تک بلاناغہ پڑھیں۔

واضح رہے کہ روزانہ دس بجے رات کے بعد جاپ شروع کریں۔ اور ایک چراغ جلا کر اپنے سامنے رکھیں۔ چراغ کے پاس لونگ سالم اور الائچی خورد اور کچھ سندور رکھیں۔ ایک رات منہ میں الائچی رکھیں، ایک رات لونگ۔

جاپ منگل کی رات سے شروع کریں۔ گیارہ روز کے بعد جاپ والے کمرہ میں کالے بھنورے بے شمار ہوتے ہیں۔ اور بھوں بھوں کی آواز آتی ہے۔ تیرھویں روز کے بعد بعض اوقات خوبصورت راگ رنگ کی عورتیں مخل ہوتی ہیں۔

ان کی طرف بالکل توجہ نہ دیں۔ تمام جاپ سرخ لنگوٹ باندھ کر کریں۔

منتر کے جاپ کے لیے مالا بالکل نئی ہونا ضروری ہے۔ اس مالا پر پہلے کوئی منتر جاپ نہ کیا ہو۔ مالا ایک سو آٹھ دانے کی ہو۔ بعد میں اسی مالا سے کام لیا کریں۔ اکیس رات جاپ کرنے سے منتر سدھ ہو جائے گا۔ پھر جب کبھی کسی کو حاضر کرنے کی ضرورت ہو تو صرف تین رات۔ اگر عورت کو حاضر کرنا ہے تو منہ میں الائچی رکھیں۔ اگر مرد کو حاضر کرنا ہے تو لونگ رکھیں۔ اور ایک سو آٹھ منتر کا جاپ کریں تیسرے روز مطلوب حاضر ہو گا۔ اگر دیر ہو جائے تو الائچی یا لونگ اسے کسی چیز میں کھلا دیں۔ دیوانہ وار حاضر ہو گا۔

صرف تین رات میں محبوب کو حاضر لانے کا منتر

منتر یہ ہے۔

جاگے سوتل گے۔ نام اللہ دا جاگے۔ پیر استاد جاگے۔ پھر منتر ایشر مہا دیو کا واچہ چلے کم سوئے اللہ تے محمد رسول اللہ کرے۔ جل کی جوگن۔ پیتل کا ناگ جس کو بلاواں تس کو لا۔ فلاں دا جیڑا۔ ہمارے پاس آ۔ پھر منتر ایشر مہا دیو کا واچہ چلے۔ کم سوئے اللہ تے محمد رسول اللہ کرے۔ ستیں نیند رنہ بیٹھیں سکھ۔ ول ول ڈیکھے ہمارا مکھ۔ ول نہ ڈیکھے کسی کا مکھ۔ پھر منتر ایشر مہا دیو کا واچہ چلے۔ کم سوئے اللہ تے محمد رسول اللہ کرے۔ فلاں ستی / ستے کوں اٹھا لے آ۔ پھر منتر ایشر مہا دیو کا واچہ چلے۔ کم سوئے اللہ تے محمد رسول اللہ کرے۔

ترکیب

نوچندی جمعرات سے روزانہ رات کو الگ جگہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر خواہ دیوار کا سہارا لے لیں ۔ تین سو تین مرتبہ پڑھیں ۔ صرف تین رات کافی ہے ۔ تین رات کے بعد محبوب محبت میں بے قرار ہو کر حاضر آئے گا ۔

محبوب کا تصور اس حد تک کریں کہ آپ کے سامنے دست بستہ مجسم شکل میں کھڑا ہے ۔ آنکھیں بند کر کے منتر پڑھیں ۔ اور کامل یکسوئی سے پڑھیں ۔

ایک ہفتہ میں دوست کو مہربان کر کے حاضر کرنیکا عمل

منتر

یہ ہے ۔

یا مزمل نہ کر ڈھل ۔ موگلی برسے بے شمار ۔ وَالشمسُ و القمرُ والطورُ خار ۔ فلاں میرے نال کرے پیار ۔ غیبوں پوّرش قہر میرے نال کرے پیار ۔

ترکیب

کسر النور کے ایام میں سورج طلوع ہونے سے قبل منہ میں کوزہ مصری کی چھوٹی سی ڈلی رکھ کر ایک سو اکتالیس مرتبہ روزانہ آنکھیں بند کر کے دوست کا پختہ تصور کر کے پڑھیں ۔ ہفتہ عشرہ میں ہی مقصد پورا ہو جائے گا ۔

معشوق کے پاؤں کی مٹی کا عملِ حُب

عمل شروع کرنے سے قبل کسی عامل کو سوا سات میٹر کپڑا اور سوا پاؤ گڑ ہدیہ کریں۔ بعدہٗ تین بزرگوں کے مزاروں کی پاؤں کی طرف کی مٹی اور معشوق کے دائیں پاؤں کی مٹی لاکر ملاکر اس کے تین حصے کرلیں۔

رات کو کسی الگ جگہ بیٹھ کر لوبان جلاکر مندرجہ ذیل منتر ایک سو آٹھ بار مٹی کے ایک حصہ پر پڑھ کر دم کرکے آگ میں ڈال دیں۔ پھر دوسری رات بھی ایسا ہی کریں۔ اور تیسری رات بھی ایسا ہی کریں۔ تین راتوں کے بعد چوتھی رات معشوق حاضر ہوگا۔ اگر چوتھی رات حاضر نہ ہو تو تین رات پھر اسی طرح عمل کریں اور چوتھی رات معشوق کا انتظار کریں۔ اگر اب بھی خدانخواستہ حاضر نہ ہو تو تین بار پھر عمل کریں۔ اب کی بار ضرور حاضر ہوگا۔

منتر یہ ہے۔

کامروپ دیس کی مکھیا رانی۔ جہاں بسے اسماعیل جوگی اسماعیل جوگی نے بچی باڑی۔ باڑی کو لگے پھول۔ پھول ہسے۔ پھول دسے جولے پھول کی باس۔ وہ آئے چل کے ہمرے پاس۔ سار کی سوئی پٹ کا دھاگہ۔ منتر ہمارا اڑکر لاگا۔ پھرو منتر ایشر مہادیو تمہاری باچا پھرے۔ کام میرا حضرت پیر محبوب سبحانی آپ کرے۔ کالا کلوا کالی رات میں بلاؤں آدھی رات۔ بستم کی کھوپڑی نارسنگھ بیر کا کٹرا۔ جہاں للکاروں وہاں حاضر کھڑا ہو۔ میرا حضرت پیر محبوب سبحانی آپ کرے۔

مٹھائی کھلا کر مطیع کرنے کا عمل

منتر یہ ہے۔

شکر چیٹی۔ شکر مٹی۔ مندروں پیٹی۔ الکھیں ڈٹی جھو کوئی شکر ساڈی کھاوے۔ ہتھیں پیریں پوندا آوے۔ نہ اندر سکھ۔ نہ باہر سکھ۔ دل دل دیکھے میرا مکھ۔ مکھ ویکھے جیوے۔ گرو کا شگن۔ علم کا لگن۔ پھر د منتر ایشر بہا دیو تیری واچا پھرے۔ کم سوئی اللہ محمد سر پیراں دا آپ کرے۔

سدھ کرنے کا طریقہ

عصر اور مغرب کے درمیان کسی ایسی جگہ بیٹھ کر منتر کو روزانہ پانچ صد مرتبہ گیارہ روز تک پڑھیں۔ گیارہ روز میں منتر سدھ ہو جائے گا۔

پھر جب کبھی ضرورت ہو کسی کو مطیع کرنے کی تو کسی بھی مٹھائی پر صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر محبوب ناراض کو کھلا دیں۔ راضی ہو کر مطیع ہو جائے گا۔ اگر محبوب کو نہ کھلایا جا سکے تو چیونٹیوں کے بلوں پر مٹھائی رکھ دیں۔ جونہی چیونٹیاں مٹھائی کو کھائیں گی۔ محبوب کا دل آپ کی محبت میں بے قرار ہو گا اگر چیونٹیوں کو کھلانا ہو تو تین روز ایسا کریں۔

پریم کجل صرف عورتوں کیلیئے

یہ منتر صرف عورتوں کے لیے ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ

نوچندی اتوار کو یا نوچندی بدھ کو سرمہ یا کاجل کی ایک سلائی پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے ایک آنکھ میں ڈالیں۔ پھر سات مرتبہ دوسری سلائی پر پڑھ کر دم کر کے دوسری آنکھ میں ڈالیں۔ خاوند اور سسرالی افراد کی طرف دیکھیں تو سب لوگ گرویدہ ہوں گے۔ سسرال میں عزت و توقیر حاصل کرنے کے لیے یہ منتر بڑا قوی الاثر ہے۔

منتر یہ ہے۔

پرم سین کجل۔ پرم سلائی۔ اودھوجوگی۔ نماشی گھر آئے۔ کنبے سس ننانا ں سوکن۔ کنبے درانی جیٹھانی۔ جیسا ہمارا منتر تیسی کھنے دھار۔ کھنہ چلے اک وار۔ ہمارا کام بنے سنسن بدھوار۔ گرو کی سکت۔ داسی کی لگت۔ پھرے منتر ایشور مہادیو کی باچا پھرے۔

خاوند کو اپنا دیوانہ بنانے کا سندور

اس منتر سے عورتیں نہ صرف اپنے خاوند کو دیوانہ بنا سکتی ہیں۔ بلکہ سسرال بھر کی آنکھوں کا تارا بن سکتی ہیں۔ بلکہ جس مجلس میں بھی جائیں عزت و توقیر ہوگی۔

منتر یہ ہے۔

ہتھیلی توں ہنومنت بسے۔ بھیروں بسے کپال۔ نارسنگھ کی موہنی موہے سب سنسار۔ ماہن رے موہنتا بیر۔ سب بیرن میں تیرا سیر۔ سب کی درشٹی باندھ رہے موہے تیل سندور چڑھاواں توہے۔ تیل سندور کہاں سے آیا۔ کیلاش پربت سے آیا۔ کون لایا انجنی کا ہنومنت۔ گوری کا گنیش۔ کالا پیلا توتلا تینوں بسیں کپال۔ بندھا تیل سندور کی دشمن گیا پتال۔ دہائی کامیاں سندور کی ہمیں دیکھ شیتل ہو جائے۔ داسی کی بھگت۔ گرو کی سکت۔ پھرو منتر ایشور باچا۔ ست نام آدیش گرو کا۔

طریقہ کام لینے کا

سات قسم کی مٹھائی ایک میٹھا پان اور ایک سرخ رومال ایک ٹہنی درخت پیپل کی اور ایک ڈبیہ میں تیل سندور ملا کر رکھیں۔ ہفتہ کے دن گھر میں

کسی تنہائی کی جگہ بیٹھ کر ایک سو آٹھ مرتبہ منتر پڑھ کر ان تمام چیزوں پر دم کریں۔ تیل سندور کی ڈبیہ کے علاوہ باقی تمام چیزیں چورستہ میں پھینک دیں۔ آئندہ ہفتہ پھر ایسا ہی کریں۔

اس طرح سات ہفتہ کریں۔ یعنی صرف ہفتہ کے دن ہی کرنا کل سات یوم ہوں گے۔ سدھ ہو گا۔

جب ضرورت ہو۔ تیل سندور پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور ماتھے پر بندیا لگائیں یا مانگ میں سندور بھریں۔ مقصد پورا ہو گا۔

لونگوں کا سات روزہ عمل

اس عمل کے سات روز پڑھنے سے مطلوب حاضر ہوتا ہے
اگر اس عمل کو مسلسل اکتالیس یوم کر لیا جائے تو مطلوب عمر بھر فرمانبردار رہتا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ

کسی تنہائی کی جگہ مطلوب کے پختہ تصور، کامل ارادہ اور مکمل یکسوئی کے ساتھ اپنے سامنے آگ روشن کر کے الف ہو کر سات لونگ سالم ٹوپی والے لے کر ہر لونگ پر صرف سات، سات مرتبہ پڑھ کر آگ میں جلائیں۔ اور روزانہ ایک وقت اور مقرر جگہ پر پڑھیں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ سات یوم میں ہی مطلوب حاضر ہو کر اطاعت کا دم بھرے گا۔ اگر عمر بھر کے لیے غلام بنانا ہو تو اکتالیس یوم تک پڑھیں۔ بحکم خدا تعالیٰ مطلوب عمر بھر غلام رہے گا اور کبھی حکم سے سرتابی نہ کرے گا۔

منتر یہ ہے۔

لونگا۔ لونگا۔ لونگ سپاری لونگا۔ باندھوں پورب ساری۔
ایک لونگ جوراتی ماتی۔ دوجی لونگ دکھاوے۔ تیجی لونگ کھڑی
اکھڑے کو موہ لاوے۔ چوتھی لونگ ستی سُتے کو جگا لاوے۔
لونگ تو لقمان تو جی چڑھ دیکھے۔ اونچی ماڑی چھک لواں اوہدے
تن دی ناڑی۔ لاالہ الیس الاالله آن ملائیں میرے باہجھ آرام
نہ ڈیئیس۔ لاالہ دی کمان الاالله دا تیر محمد رسول الله اس دا کلیجہ چیر
گردی سکت چیلے کی بھگت پھر منتر ایشر مہا دیو با چاچلے کام سو
جو الله کرے۔

محبت کے لونگ

نوچندی اتوار کو اکیس عدد لونگ ٹوپی دار لے کر کسی الگ اور تنہائی کی جگہ
لوبان روشن کر کے مطلوب کے پختہ تصور سے ہر ایک لونگ پر منتر اکیس
اکیس مرتبہ پڑھ کر آگ میں ایک ایک کر کے جلائیں۔ روزانہ اکیس لونگ جلائیں۔
اور صرف اکیس یوم بلاناغہ ایسا ہی کریں۔ ان شاء الله اسی دوران مطلوب دیوانہ
ہو کر حاضر ہوگا۔ اور ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔

منتر یہ ہے۔

لونگا لونگا لونگ سپاری لونگا۔ باندھوں پورب ساری۔ پہلا لونگ

حور راتی ماتی۔ دوجا لونگ دکھاوے جھاتی۔ تیجا لونگ کھڑی کو
لاوے۔ چوتھا لونگ ستی جگا لاوے۔ لونگ لقمان توں۔ جی چڑھ
دیکھے اچی ماڑی چھک لواں اوہدے تن دی ناڑی۔ سن رے شیطان
میرا کہنا مان۔ فلاں کو جا لاگ۔ ایسی لگنی لاگ نہ کھڑی کھڑے کو
چین نہ بیٹھی بیٹھے کو سکھ۔ جب تک نہ دیکھے ہمارا مکھ گرو کی لگت
چیلے کی بھگت۔ پھرو منتر ایشور کا باچا چلے۔ کام سو جو اللہ محمد
کرے۔

حب کا مسان جو مطلوب کے سر پر ڈالا جاتا ہے

پہلے اس منتر کو شب دیوالی یا چاند گرہن میں اکیس مرتبہ پڑھ کر سدھ کریں
جبی اکیس لونگ لے کر ہر لونگ پر ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر کے جلائیں۔ پس اس
منتر کے آپ عامل ہو جائیں گے۔

پھر جب کبھی ضرورت ہو کسی ناراض دوست کو اپنی محبت میں دیوانہ کرنے
ی۔ تو اکیس لونگ سالم لے کر کسی الگ جگہ پورنماشی کی رات ایک لونگ پر ایک
رتبہ دوسرے پر دو مرتبہ تیسرے لونگ پر تین مرتبہ منتر پڑھیں۔ اسی طرح اکیسویں
ونگ پر اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور پھر ان تمام لونگوں کو اچھی طرح پیس لیں۔
ور پیستے وقت بھی منتر پڑھیں۔ اس سفوف سے چٹکی بھر مطلوب کے
سر پر ڈال دیں۔ جب خوشبو اس کے دماغ میں پہنچے گی تو وہ دیوانہ ہو کر قدموں
میں آ گرے گا۔

منتر یہ ہے۔

لونگاں اتنے لونگ سپاری۔ لونگاں کٹی پورب ڈاری۔ اکیس لونگ لاٹے ساٹے۔ پہلے لونگ نہاتے دھوتے۔ دوجے لونگ لائی چھاتی۔ تریجے لونگ امیر جوگی کے۔ من پیادہ ایسا لاگے جیسا کڑی کمان کا تیر لاگے۔ لاالہ پکڑ لیا۔ الااللہ جکڑ لیا۔ محمد رسول اللہ فلاں کو حاضر کر۔ سجناں کو مہربان کر۔ سخت دلوں کو موم کر۔

لونگ مسان محبت کے لیے

مسان کی راکھ مل جائے تو زیادہ بہتر ہے ورنہ چراغ میں روغن چنبیلی ڈال کر اوپر کوزہ گلی رکھ کر دھواں اکٹھا کریں۔ اور جب تک چراغ جلتا رہے منتر پڑھتے رہیں۔ اور دھواں کسی شیشی میں محفوظ رکھیں۔ اب کسی دکان کی مٹی لے کر پانچ لونگ سالم حاصل کریں۔ اب لونگ اچھی طرح سفوف کر کے مٹی اور دھواں مذکورہ یکجان کر لیں۔ اب اس پر ایک سو آٹھ مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں پھر ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پس محبت کا مسان تیار ہے۔

چٹکی بھر مطلوب کے سر پر ڈال دیں۔ محبت میں دیوانہ ہو کر پیچھے پیچھے رہے گا۔ مگر اس منتر کو پہلے دیوالی کی رات مسان یا قبرستان میں بیٹھ کر جاپ کریں تاکہ سدھ ہو جائے۔ پھر کام میں لائیں۔

منتر یہ ہے۔

پہلا لونگ راتی ماتی۔ دوجا لونگ دکھاوے چھاتی۔ تیجا لونگ پکڑ لیاوے۔ چوتھا لونگ تخت بٹھاوے۔ پنجواں لونگ ہمارا کھوہ ترت پھرت ہو جاوے۔ لوٹ پوٹ ہو جاوے۔ ہاٹ کی مٹی مسان کی سیاہی۔ لگ ری بھیروں گرو گورکھ ناتھ کی دوہائی۔ شبد سانچا پنڈ کانچا۔ پھرے منتر ایشور باچا۔ پکڑ سے پچھاڑی نارسنگھ بیر دیکھاں تیرے علم کا تماشہ۔

حاضری مطلوب کا عجب منتر

منتر

ادرک کا ڈنڈا۔ لوہے کا بان۔ جس سے کھیلے بھیروں جوان۔ فلاں کے بائیں پیر تلے کی خاک پڑھ ماراں منگلوار۔ منگل مارے سنگل۔ نہ اندر سکھ۔ نہ باہر سکھ۔ ول ول دیکھے میرا مکھ۔ اور سے چیت چلائے مجھ سے دھرے۔ نہ دھرے تو کلیجہ ٹوٹ پھوٹ جائے دور ہو تو مرے۔ آئے تو جیئے۔ گرو کی لگت چیلے کی سگت کام سو جو محمد پاک آپ کرے۔

ترکیب

پہلے اس منتر کو سندھیا کے اوقات میں تین سو ساٹھ بار پڑھ کر سدھ کریں۔ پھر جب ضرورت ہو اپنے دائیں اور مطلوب کے بائیں پاؤں کی مٹی لے کر دونوں کو ملا کر بروز منگل اول سندھیا کے وقت ایک سو آٹھ مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں اور مٹی کے دو برابر حصے کر کے ایک حصہ کوزہ گلی آب نارسید میں بند کر کے آگ دیں۔ دوسرا حصہ دوم سندھیا کے وقت مطلوب کے سر پر ڈال دیں پھر تماشہ دیکھیں کیسے بے قرار ہو کر حاضر ہوتا ہے۔

حاضری مطلوب کیلئے نارسنگھ کا منتر

منتر یہ ہے۔

سچ کا ڈنکا۔ گیان کی لاٹھی۔ اللہ نبی صاحب سناتی۔ بَروت گرٹے دھونسا نار سنگھ بیر کا چڑھے۔ فلاں پر نگاہ اساڈی۔ منجیوں بھوئیں پر گرے۔ آوے تاں چھوٹے نہیں تاں ٹکڑیاں کالجہ پھُوٹے۔ چلے منتر پھرے واچاں ویکھاں نارسنگھ بیر تیرے علم کا تماشہ۔

ترکیب عمل

نوچندے اتوار کی رات کو ایک پاؤ حلوہ بنا کر ایک چراغ بنالے کر چراغ میں روغن چنبیلی ڈال کر روشن کریں اور چراغ کو خشت پختہ کہنہ پر رکھیں اور خشت پر جوڑا لونگ جوڑا چھوٹی الائچی اور قدرے سندور بھی رکھیں اور خشت کے ارد گرد انگارے بکھیر دیں۔ اب شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور منتر پڑھنا

شروع کر دیں۔ اور تھوڑا تھوڑا حلوہ وقفہ وقفہ سے آگ پر ڈالتے رہیں تاکہ دھواں اٹھتا رہے اور منتر پڑھتے رہیں۔

جب آگ سے اٹھنے والا دھواں چراغ کی لو سے مل کر آگ پکڑے تو منتر کو اور تیزی سے پڑھنا شروع کر دیں۔ چند بار دھواں چراغ کی لو سے مل کر آگ پکڑے گا۔ پھر بھڑک کے تمام دھواں آگ میں تبدیل ہو جائے گا۔ جب ایسا ہو جائے تب بلند آواز سے کہہ نارسنگھ بیر کا دھونسا چڑھے۔

پس ایک رات کا عمل ختم ہوا۔ روزانہ ایسا ہی کریں۔ اور اگلے اتوار کی رات تک کریں۔ منتر سدھ ہو جائے گا۔

پھر جب کبھی ضرورت ہو کسی کو تابع کرنے کی۔ تو اسی طریقہ سے چراغ روشن کر کے منتر پڑھیں۔ حلوہ تھوڑا تھوڑا آگ پر ڈالتے رہیں۔ تمام دھواں بھڑک کر آگ جل جائے تو کہیں فلاں پر نارسنگھ کا دھونسا چڑھے۔ پس صبح کو مطلب پورا ہو گا۔ اگر ایک رات میں کام نہ بنے تو تین رات کریں۔

تسخیرِ محبوب کا ایک نایاب عمل

ایک کاغذ پر سرخ روشنائی سے مطلوب کی فرضی تصویر بنائیں۔ اور اس کے مقابلے میں اپنی تصویر بنا کر مطلوب کی تصویر کے نیچے نام مع والدہ تحریر کریں۔ اور طالب کی تصویر کے نیچے طالب کا نام مع والدہ تحریر کریں۔ اگر اصل تصاویر مل جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

شمس و قمر کا قران جس دن ہو دوسرے دن دوسری سندھیا کے وقت تنہائی کی جگہ بیٹھ کر تصاویر کو سامنے رکھ کر ایک سو آٹھ مرتبہ اس منتر کو پڑھیں۔

اور کسی خوشبودار پھول گلاب، چنبیلی، موتیا وغیرہ پر دم کر کے مطلوب کی تصویر پر آہستہ آہستہ تین بار ماریں اور تصاویر کو احتیاط سے رکھیں۔ اور پھول کو کسی کنویں یا دریا میں ڈال دیں۔

اسی طرح دوسرے دن بھی ایسا ہی کریں۔ ہر روز ایک ایک بار منتر زیاد کرتے جائیں۔ یعنی پہلے دن ایک سو آٹھ مرتبہ دوسرے دن ایک سو نو مرتبہ تیسرے دن ایک سو دس مرتبہ۔ تیرہ یوم کا عمل ہے اور تیرھویں یوم منتر کی تو ایک سو بیس ہوگی۔ ان شاء اللہ اسی عرصہ کے دوران مطلوب مسخر ہو کر حاضر ہوگا۔ دورانِ عمل مطلوب کا تصور کامل رکھیں۔

منتر یہ ہے۔

دھار۔ دھار۔ مہاں دھار۔ امرت کی دھار۔ فلاں کل نہ آئے
میرے پاس تو چونکے سنو۔ ستو بار بحق یابدوح۔

محبوب کو موہ لینے کی موہنی راکھ

جب نیا چاند نظر آئے تو اس کے بعد جو پہلا منگل آئے تو اس دن اپنے بیسیوں ناخن کاٹو۔ پھر اس سے اگلا منگل چھوڑ کر تیسرے منگل کو پھر اپنے ناخن تراشو اور دونوں بار کے ناخن حفاظت سے رکھ چھوڑو۔ اور اگلے چاند کے پہلے منگل کو جلا کر لوبان اور گوگل کی دھونی پانچ بار دے کر راکھ کو کسی شیشی میں بحفاظت رکھ لو۔

جب کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا ہو تو وہ راکھ کسی کھانے کی چیز میں ملا کر

مطلوب کو کھلا دو۔ پس کھانے والے کے دل میں آپ کی محبت بے حد پیدا ہو گی
اس موہنی راکھ کو خاوند اپنی بیوی کے لیے اور بیوی اپنے خاوند کے لیے بھی کرسکتی ہے۔ ساس بہو کے لیے اور بہو اپنی ساس کے لیے کرسکتی ہے۔ نیز کوئی بھی فرد کسی دوسرے فرد کے لیے اس موہنی راکھ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے میرے کافی احباب اس راکھ کا تجربہ کر چکے ہیں۔ یہ راکھ خوب کام کرتی ہے۔ اور پھر لطف یہ کہ بڑا آسان عمل ہے۔ جسے خواتین و حضرات سب آسانی سے کرسکتے ہیں۔

کوسوں دور سے مطلوب کو گیارہ روز میں حاضر کرنا

قارئین "چھو منتر" ایسے اعمال تیاگی سادھوؤں، تارک الدنیا فقیروں اور جٹا دھاری سادھوؤں کی تحقیقات و تجربات کا نچوڑ اور ان کے سینے کے راز ہوتے ہیں۔ اور ایسے منتر وہ ہرگز ہرگز کسی کو بتانا پسند نہیں کرتے۔ اگر کسی کو بتلاتے ہیں تو موج میں آکر جسے جی چاہے بتادیں۔

یہ راقم الحروف کی تحقیق و تجربات کا نتیجہ ہے کہ آپ کو ایسے ایسے نایاب اور صدری اعمال مل رہے ہیں، جنہیں آپ برسوں سے تلاش کر رہے تھے مگر نہ ملتے تھے۔

یہ منتر آزمودہ اور تیر بہدف ہیں جو کبھی خطا نہیں کرتے۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ برسوں کی محنت، خدمت اور تلاش جستجو سے حاصل کردہ اعمال ایک دن مجھے اپنی کتاب "چھو منتر" میں یوں بلا بخل پیش کرنا پڑیں گے۔ ان کی قدر کرنا آپ کا کام ہے۔ مجھے کسی قسم کا پچھتاوا نہیں ہے بلکہ مجھے خوشی ہے کہ

منتروں کا نایاب ترین علم آج محفوظ ہوگیا۔ ایک دعا ہے دست بستہ ہو کر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ سے کہ نااہل کو ایسے اعمال کرنے کی ہمت نہ ہو سکے۔ آمین

منتر سدھی کا طریقہ

مرگھٹ یا مسان کی جگہ یا ایسی جگہ جہاں پہلے مسان تھا۔ تو چندرے اتوار کی اوّل سندھیا کے وقت ایک سو اکیس مرچ سیاہ لے کر جائیں۔ ہر مرچ پر یہ منتر ایک بار پڑھ کر دم کریں اور گھر آ کر یہ مرچیں کسی کوزہ گلی آب نار سید میں محفوظ رکھیں دوسرے دن نئی مرچیں لے جائیں۔ اسی طرح روزانہ دس روز جائیں۔ شمار مرچوں پر کرنا ہے۔ اس طرح گیارہ دن میں بارہ صد دس (۱۲۱۰) مرچیں جمع ہو جائیں گی۔

گیارہویں روز کسی سیاہ بکری یا بکرے کا سالم دل اور کلیجی لے کر کسی کوری ہنڈیا میں رکھیں۔ اور اس پر کورے مٹی کے پیالے کا ڈھکن دے کر اس پیالہ میں پچاس گرام آب تلخ ڈال دیں اور ایک نیا چومکھا چراغ مٹی کا لے کر اس میں نئی روئی سے چار پتیاں بنا کر رکھیں اور چراغ میں خالص سرسوں کا تیل ڈال دیں۔

اب چراغ کی چاروں بتیاں روشن کریں اور ان سب چیزوں کو اکٹھا رکھیں اب ایک سو ایک مرچ سیاہ لے کر ان چیزوں کے گرد چکر لگاتے ہوئے ایک سو ایک کالی مرچوں پر منتر مندرجہ ذیل پڑھیں اور دم کرتے جائیں۔

واضح رہے کہ اس روز پہلے دس روزہ والی مرچیں بھی ساتھ لے جائیں سب مرچوں کو کوزہ میں رکھ کر ان سب پر صرف گیارہ بار منتر پڑھیں اور ہر بار چراغ اور دل کلیجی والی ہنڈیا پر گھماتے جائیں۔

ختم ہونے پر مرچوں کے علاوہ سب چیزیں مع کوزہ وہیں چھوڑ دیں اور گھر واپس آ جائیں۔ اور پیچھے نہ دیکھیں۔ اگر کسی قسم کی آواز آئے تو بھی توجہ نہ دیں۔

اب آپ کے پاس ۱۲۱۰ + ۱۰۱ = ۱۳۱۱ مرچیں ہوں گی۔ جب کبھی کسی کو اپنی محبت میں بے قرار کرکے بلانا ہو تو صرف ان میں سے گیارہ مرچیں لے کر ہر مرچ پر صرف ایک بار منتر پڑھ کر دم کریں اور ایک ایک کرکے روزانہ آگ میں جلائیں — لیکن " جس " کی جگہ نام مطلوب مع والدہ کا لینا ہوگا۔ یعنی " فلاں بن فلاں کارن مرچ جلا رکھی۔" پڑھنا ہے۔ ان شاء اللہ گیارہ روز میں مطلوب جہاں کہیں بھی ہوگا حاضر ہوگا۔

دوران منتر سدھی ہر قسم کے گوشت سے اور جماع سے پرہیز کرنا اشد ضروری ہے۔

اس منتر کا عامل کسی دوسرے کو بھی گیارہ مرچ پڑھ کر دے سکتا ہے جسے طالب ایک ایک کرکے روزانہ جلائے تو اس کا مطلوب بھی ان ایام میں حاضر ہوگا۔ جب عامل کسی دوسرے کو پڑھ کر دے تو منتر میں دو جگہ تبدیلی کرنا ضروری ہے۔ یعنی نام طالب مطلوب کا مخصوص جگہ میں لینا ہوگا۔ اس منتر سے کسی بھی فرد کو حاضر کیا جا سکتا ہے۔

منتر یہ ہے۔

مرچ بستی۔ مرچ ہنستی۔ مرچ نارسنگھ بیر دوارے بستی جس کارن میں مرچ جلا رکھی۔ پاؤں پرنیٹ میرے گھر میں آیا۔ اٹھایا بھوت۔ جگایا مسان۔ جارے بیر مسان۔ تو میرا کہنا مان۔ چلتی چلتے کو چلا لا۔ بیٹھی/بیٹھے کو اٹھا لا۔ سوتی/سوتے کو جگا لا۔ حاضر کرد۔ حاضر کرد۔ حاضر کرد شتاب۔

عطر موہنی جسے لگانے یا سنگھانے سے محبوب مطیع ہوتا ہے

ہر منتر کے ساتھ مجرب آزمودہ، تیر بہدف، قوی الاثر، سریع التاثیر لکھنا کیا ضروری ہے ۔ یہ انمول ہیرے ہیں۔ "چھو منتر" کے تمام منتر تنتر موتیوں اور جواہرات سے زیادہ بیش قیمت ہیں۔ اور "چھو منتر" ایک "درِ نایاب" اور "کوہ نور ہیرا" ہے

عطر موہنی تیار کرنیکا طریقہ

نوچندے اتوار یا جمعرات کی رات کو کسی الگ جگہ جہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو۔ اگر کسی باغیچہ کے وسط میں کریں تو بہتر ورنہ کسی الگ کمرہ میں چوکہ دے کر جوت جگائے ۔

منہ شمال کی طرف کر کے بیٹھے اور ایک نیا چراغ مٹی کا لے کر نئی روئی کی بتی بنا کر روغن چنبیلی ڈال کر روشن کرے ۔ اور چراغ کو کسی خشت خام پر رکھے۔ اور خشت کے پاس انگارے دھرے، اور لوبان کی دھوپ دے ۔ سات پھول چنبیلی کے تازہ رکھے ۔ اور عطر اعلیٰ قسم کا خوشبودار جسے کسی نے نہ سونگھا ہو۔ اپنے سامنے رکھے ۔ اور یک سوئی سے منتر موہنی کا اکتالیس مرتبہ جاپ کر کے عطر پہ دم کر کے فوراً عطر کی شیشی کا منہ بند کر دے ۔

پھر اگلی رات اسی وقت حسب سابق اکتالیس بار منتر کا جاپ کر کے عطر پہ دم کرے ۔ اکتالیس رات تک جگہ اور وقت کی پابندی کرتے ہوئے منتر کا جاپ کر کے عطر پر دم کرتا رہے ۔

دوران سدھی ہر قسم کے گوشت اور جماع سے پرہیز ضروری ہے۔ بعد میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اکتالیس رات میں منتر سدھ ہو جائے گا۔ اور عطر موہنی بھی تیار ہو جائے گا۔ اکتالیس یوم کے بعد بھی ہر روز صرف ایک مرتبہ عطر پر منتر دم کرتا رہے۔

جب کبھی ضرورت ہو کسی کو مطیع و مسخر کرنے کی۔ ذرا سا عطر محبوب کے کپڑے پر لگا دے یا سنگھا دے۔ پس جونہی اس کا دماغ معطر ہو گا وہ مطیع ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ روزانہ ایک بار منتر پڑھنے میں غفلت نہ کرے تاکہ موہنی آپ کے لیے کام کرتی رہے۔ اور منتر کو تا زندگی قائم رکھنے کے لیے دیوالی یا دسہرہ کو ایک سو اٹھ مرتبہ ضرور خاص اہتمام کے ساتھ جاپ کرتے رہنا چاہیے۔ تاکہ موہنی مطیع رہے۔

منتر یہ ہے۔

اُوہنی مُوہنی دونوں بہنیں۔ چل ری موہنی راون جا۔ جلتی اگن بجھا دن جا۔ جو کوئی مار مار گرنت۔ سو وہ آوے ترنت۔ ہاتھ ہنومنت۔ لکھوں بھیروں۔ لکھوں کپال۔ میں جگت کی موہنی موہوں۔ نر موہوں۔ ناری موہوں۔ تخت بیٹھا راجہ موہوں۔ پردے بیٹھی رانی موہوں۔ ہاٹ بیٹھا بنیا موہوں۔ باٹ بیٹھا تیلی موہوں۔ بولتے کی زبان موہوں۔ دیکھتی کی آنکھ موہوں۔ موہنی ری موہنی چندر سورج اتے سوہنی۔ وہ عطر تیل جو سنگت چڑھے۔ راجا پرجا پاؤں پڑے۔ موہنی شبد سانچا پنڈ کا کچا۔ پھرو منتر ایشر باچا۔ باچا سے ٹلے تو لونا چماری کے کنڈ میں پڑے۔

تسخیر محبوب کا آنکھ جھپکنے میں کام کرنے والا موہنی نمک

موہ لینے والے منتروں میں بڑا زبردست منتر ہے اور چلتا جادو ہے۔ مگر کم ہمت اور بزدل فرد اسے نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ دوران جاپ ڈر اور خوف بیحد آتا ہے۔ اگر ڈر گیا تو دماغی توازن کھو جاتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ مجنون ہو کر راہی ملک عدم ہو جائے۔ اس لیے اس عمل کو وہی افراد کریں جنہیں اپنے بہادر اور دلاور ہونے کا یقین کامل ہو۔

طریقہ یہ ہے کہ

بروز اتوار کو ایک گلہری مار کر اس کا پیٹ چاک کر کے اس میں جس قدر دیسی نمک کھانے والا ابھرا جا سکے بھر دیں۔ اور کسی چورستہ میں گڑھا کھود کر گلہری کو رکھ کر اوپر کوزہ دے کر دفن کر دیں۔ اور رات کو گیارہ بجے چورستہ پر جا کر جہاں گلہری دفن ہے بیٹھ کر مندرجہ ذیل منتر تین سو بار پڑھیں۔ اور چپ چاپ واپس آ جائیں روزانہ گیارہ بجے رات کو جا کر اتنی تعداد میں گیارہ رات تک پڑھیں۔ اور خوف بالکل نہ کھائیں۔ اپنا دل قوی رکھیں۔ دوران عمل اکثر سانپ آ کر پھونکیں مار مار کر ڈراتا ہے اور دوران عمل چند عورتیں بھی آ کر عامل کو ڈرا دھمکا کر خوف زدہ کرتی ہیں۔ سانپ تو تیسری رات سے ہی آنا شروع ہو جاتا ہے اور پانچویں رات سے عورتیں۔

اس لیے ضروری ہے کہ عمل باحصار کرنا چاہیے۔ گیارہ رات کے بعد آپ عامل ہو جائیں گے۔ جب کسی کو مطیع و فرمانبردار کرنا ہو تو چٹکی بھر نمک لے کر اس پر گیارہ مرتبہ منتر پڑھیں اور اس پر پھینک دیں اور زبان سے کہیں کہ اس کو

لاگ ۔ فوراً آنکھ جھپکنے میں کام کرجاتا ہے ۔ وہ فرد آپ کے پیچھے پیچھے ہوگا ۔ عامل کسی دوسرے فرد کو بھی نمک دے سکتا ہے ۔ اگر کسی خاص مطلوب کی تسخیر کرنا ہو تو " ہر ۔ نر ۔ ناری " کی جگہ اس کا نام لیں ۔ اور بدستور گیارہ رات چلہ کریں ۔ اس طرح سے مطلوب ایسا مسخر ہوگا کہ عمر بھر غلام رہے گا ۔ مگر باقی نمک کسی اور فرد پر کام نہ دے گا ۔

ہاں اگر ہر خاص عام کے لیے تیار کرنا ہو تو ۔ اڈھاں کالی ناگنی جا ہر ۔ نر ۔ ناری کو جالاگ ۔ پڑھیں ۔ اور باقی منتر کی عبارت میں بھی صفت اور موصوف کے لحاظ سے الفاظ کی تبدیلی ضروری ہے ۔ کیونکہ یہ نمک موہنی حیوان ناطق کی ہر دو جنس پر کام کرتا ہے ۔ اس لیے خاص و عام کے لیے تیار کرنے کا ارادہ ہو تو ہر دو جنس کا ذکر ضروری ہے ۔

حصار کا عمل یہ ہے ۔

آیت الکرسی دس ہزاری ۔ چڑھے اللہ رسول دی سواری ۔
اردگرد مولا دی خبرداری ۔ تانبے دا کوٹ ۔ لوہے دی کواڑی ۔ جن ۔
بھوت ۔ چڑیل ۔ پری ۔ حضرت سلیمان پیغمبر دی دوہائی ۔
گیارہ مرتبہ پڑھ کر چاقو سے لکیر لگا کر چاقو کو زمین میں گاڑ دیں ۔
چورستہ میں بیٹھ کر پڑھنے والا منتر یہ ہے ۔

منتر

جگ دھوڑ ماتا ۔ جگ دھوڑ پیتا ۔ جگ دھوڑ بیتال ۔ اڈھاں
کالی ناگنی جا ہر ۔ نر ۔ ناری کو لاگ ۔ ایسی لاگی لاگیں ۔ نہ کھڑی کھڑے

کوسکھ ۔ نہ بیٹھی بیٹھے کو سکھ ۔ اٹھ اٹھ دیکھے میرا مکھ ۔ آوے ۔
آوے ۔ نہ آوے ۔ چوٹ بیر بتال کی کھاوے ۔ کامرو دیس مکھیا رانی
جہاں بسے اسماعیل جوگی ۔ اسماعیل جوگی کی کچھ کہیا ۔ چار لونگ منتر
کر دیا ۔ پہلے لونگ آئی متی ۔ دوسرے لونگ پھرے تمتی ۔ تیسرے
لونگ جلائے کملا ۔ چوتھے لونگ ستی گل لا آوے ۔ آوے ۔ نہ
آوے ۔ چوٹ بیر بتال کی کھاوے ۔ نمتونس خواجہ کے کٹڑے ۔ کم
سو ۔ جو اللہ تے محمد کرے ۔

پل بھر میں موہ لینے کا عطر

کسی سنگ دل کو اپنی محبت کی زنجیروں میں قید کرنے اور بے پرواہ محبوب کو رام کرنے کے لیے یہ عطر تیر بے خطا ہے ۔ اس عطر سے محبوب ایسا مسخر ہوتا ہے کہ "عشق اول در دل معشوق پیدا می شود ۔"

کسی عطار سے صبح صبح تیز خوشبو والا عطر خریدیں کہ آپ سے پہلے کوئی گاہک نہ آیا ہو ۔ مگر عطر کو سونگھنا بالکل منع ہے ۔ پس عطر کو محفوظ رکھیں ۔ اب نوچندی جمعرات کو رات کے وقت جاری پانی کے کنارے جا کر عطر پاس رکھ کر مشرق کی طرف منہ کر کے ایک تسبیح منتر پڑھ کر شیشی کا کارک کھول کر دم کریں اور فوراً کارک لگا دیں ۔ پس ایک رات کا عمل پورا ہوا ۔

اسی طرح روزانہ مقررہ وقت اور جگہ کی پابندی کرتے ہوئے اکیس رات تک عطر پر دم کریں ۔ روزانہ کامل یکسوئی سے منتر پڑھیں اور منتر پڑھتے وقت آسمان تلے ہونا ضروری ہے ۔ یعنی سر پر کسی قسم کا سایہ نہ ہو ۔ اور نہ دل میں کسی قسم کا

خیال اور ڈر خوف لائیں۔ اکیس رات میں عطر تیار ہو جلئے گا۔ اکیس رات کے بعد آپ اس منتر کے عامل ہو جائیں گے۔

پس جب کسی کو اپنا دیوانہ بنانا ہو۔ ایک قطرہ لگادو۔ فرمانبردار ہو جائے گا۔ اگر کسی مجلس میں خود لگا کر جائیں تو تمام مجلس آپ کی گرویدہ ہوگی۔ دوبارہ عطر تیار کرنے کے لیے دیوالی کو ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر عطر پر دم کر لیا کریں۔ عطر تیار رہے گا۔

منتر یہ ہے۔

امیر ہے۔ امیر دستے۔ امیر سنگی مار دستے۔ جو کہ ہمارے عطر کی باس سنگھے۔ کبھی نہ چھوڑتے۔ گھر چھوڑ دتے۔ چھوڑ دے گھر کی باس۔ گھر چھوڑ ہمارے پاس چپت دھرے۔ بڑا نار سنگھ۔ چھوٹا نار سنگھ چانا نار سنگھ۔ بیٹھی بیٹھے کو لیاویں۔ ستی ستے کو لیاویں۔ چلتی چلتے کو لیاویں۔ پھرتی پھرتے کو لیاویں۔ نہ لیاویں تو بہن بہنویں کی سیج پر پگ دھریں۔

تسخیرِ محبوب کا لاثانی عمل

ہولی یا دیوالی کی شب مندرجہ ذیل چیزوں کا اہتمام کیا جائے۔

۱ پانچ قسم کی اعلیٰ درجے کی مٹھائی۔
۲ پانچ قسم کے خوشبودار پھول۔
۳ نصف گز سرخ کپڑا جو بالکل نیا ہو۔

۴ ایک ماشہ عطر تیز خوشبودار جسے خریدتے وقت اور لبعد تک سونگھا نہ گیا ہو۔
۵ ایک عدد پان میٹھا خوشبودار
۶ ایک جوڑا چھوٹی الائچی۔ ایک جوڑا لونگ سالم کلاہ دار۔ ایک جوڑا سپاری۔
۷ لوبان حسبِ ضرورت
۸ ایک عدد نیا مٹی کا چراغ جس میں نئی روئی کی بتی اور سرسوں کا تیل ڈالا گیا ہو

طریقہ منتر سدھ کرنے کا

مقررہ وقت پر کسی دریا یا بڑی نہر کے کنارے چلے جائیں۔ مندرجہ بالا سامان ہمراہ لے جائیں۔ پانی کنارے شمال کی طرف منہ کرکے آسن لگا کر بیٹھ جائیں چراغ روشن کریں اور آگ پر تھوڑا سا لوبان ڈال دیں۔ سرخ کپڑا بچھا کر اوپر پانچ قسم کی مٹھائی۔ پھول، عطر۔ لونگ۔ سپاری اور الائچی رکھ دیں۔ اب کامل یکسوئی سے ایک ہزار آٹھ مرتبہ مندرجہ ذیل منتر پڑھیں۔

منتر یہ ہے۔

ہاتھ پساروں مکھ ملوں کانچی مچھلی کھاؤں
آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی جگت موہ کر جاؤں

چراغ اور تمام چیزوں پر سات مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں اور سب کو سرخ کپڑے میں باندھ کر اسی چلتے پانی میں ڈال دیں۔ اور چپ چاپ گھر واپس آجائیں آپ اس منتر کے عامل ہو جائیں گے۔ آئندہ سال دیوالی یا ہولی تک حسب کے

کاموں میں آپ کو کام دیگا۔ اگر ہر سال منتر کو سدھ کرتے رہیں تو ہمیشہ کام دیتا رہے گا۔

کام لینے کا طریقہ

جب کسی فرد کو تسخیر کرنا ہو تو عطر پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور عطر اس کو سنگھا دیں۔ پس جونہی خوشبو اس کے دماغ میں جائے گی وہ مسخر ہو جائے گا۔
اس منتر کو اگر الائچی، لونگ، پان اور مٹھائی پر سات مرتبہ دم کر کے کسی کو بھی کھلا دیں۔ تب بھی کھانے والا آپ کا فرمانبردار ہو جائے گا۔ مگر جسے مسخر کرنا ہو اس کا نام لینا ضروری ہے۔
نام مطلوب کا منتر کے دوسرے مصرعہ میں لفظ موہ سے پہلے لینا ہوگا۔
اس منتر کو عطر پر دم کر کے عطر لگا کر جس مجلس میں بھی جائیں گے۔ اہل مجلس موہت ہو جائیں گے۔ گویا تسخیر خلق کا کام بھی دے گا۔ اس منتر سے حصول رشتہ، شادی ناراضگی دور کرنے کے لیے بھی کام لیا جاتا ہے۔

سنگ دل محبوب کو محبت میں مبتلا کرنیکا بے نظیر مسان

نوچندے اتوار کو ایک جوڑا جنگلی کبوتروں کا لائیں اور ان کو کسی ڈربہ میں بحفاظت رکھیں تاکہ اڑ نہ جائیں۔ اور اپنی دائیں پنڈلی سے یا بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے چند قطرے خون نکال کر گندم کے گوندھے ہوئے آٹے میں ملا کر کبوتروں کو کھلا دیں۔ یا چند دانے گندم یا چاول کے خون میں تر کر کے کھلائیں۔
روزانہ ایسا کریں۔ جب پورنماشی کی رات آئے۔ رات کو چاند کی روشنی میں بھی

درخت کے بارہ عدد پتے برہنہ ہو کر توڑیں۔ اب اسی درخت کے نیچے کوئی پلاسٹک کا ٹکڑا بچھا کر اوپر پتے بچھا دیں۔ اور کسی نئی چھری یا چاقو سے ان پتوں پر کبوتروں کے جوڑے کو ذبح کریں تاکہ تمام خون ان پتوں پر گرے۔ ان خون آلودہ پتوں کو بحفاظت گھر لے آئیں۔

واضح رہے کہ جوڑا کبوتروں کو ذبح کرنے کے بعد اسی درخت کے تنے میں چھری سے گڑھا کھود کر دفن کریں۔ یہ سب کام بالکل خاموشی سے کریں۔ واضح رہے کہ خون کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرنے پائے۔

پتوں کو گھر میں کسی محفوظ جگہ سایہ میں خشک ہونے کے لیے رکھ دیں۔ مگر پتوں کو کسی پلاسٹک کے ٹکڑے یا لکڑی کے تختہ پر رکھیں۔ براہ راست زمین پر نہ رکھیں جب دوبارہ پورنماشی کی رات آئے تو کسی الگ جگہ چاندی کی روشنی میں شمال کی طرف منہ کر کے کسی ٹھیکرے میں پتوں کو رکھ کر جلائیں۔ جب تک پتے جلتے رہیں۔ خود پاس بیٹھ کر اس منتر کا جاپ کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ سب پتے جل کر خاکستر ہو جائیں۔ اب تمام راکھ کو کسی چاندی کی ڈبی میں محفوظ کر لیں۔ چٹکی بھر جس کے سر پر ڈال دیں گے وہ آپ کی محبت میں مبتلا ہو جائے گا۔

منتر یہ ہے۔

چندر چاندنی بدھی برگوں راکھ بناؤں۔
خوں آشامی مسان جگاؤں۔ بسمل بسمل بسمل
دھروں جس پہ چٹکی بھر۔ آشق آشق آشق۔

محبت اور جدائی کا بے مثل عمل

یہ عمل بھی بڑا عجیب و غریب ہے۔ جو صرف ایک ہفتہ کے اندر اپنا کلی اثر دکھاتا ہے اور برسوں اس عمل کے اثرات مطلوب پر رہتے ہیں۔ دراصل یہ چمگادڑوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور ان کی خاک بنائی جاتی ہے۔ یہی خاک محبت اور جدائی لیے بے مثل کام کرتی ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ

بروز جمعرات یا اتوار کو تین عدد چمگادڑ پکڑیں۔ ان میں ایک مادہ اور دو نر چمگادڑ ضرور ہوں۔ ان کو ایک مٹی کی کوری ہنڈیا میں ڈال کر اوپر سرپوش دے کر گل حکمت کر دیں اور آبادی سے دور کسی چورستہ میں دفن کر دیں۔ اور ایک چراغ چومکھا لے کر اس میں گھی ڈال کر چورستہ میں اس جگہ روشن کریں جہاں چمگادڑوں والی ہنڈیا دفن ہے۔ اپنا حصار کر کے وہاں بیٹھ جائیں۔ سات مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ اور بلاناغہ اکیس یوم تک پڑھیں۔

چراغ روزانہ عمل پڑھنے کے بعد گھر لے آیا کریں۔ اکیسویں روز سورۃ اخلاص سات سو مرتبہ پڑھ کر چراغ کو وہاں پر جلتا چھوڑ دیں اور چمگادڑوں والا برتن نکال کر لے آئیں۔ اور سرپوش اٹھا کر دیکھیں۔ دو چمگادڑ ایک جگہ اکٹھے ہوں گے اور ایک علیحدہ ہوگی۔ اب ایسا کریں کہ جو دو چمگادڑ اکٹھے تھے۔ ان کو کسی پتھر کی سل پر پیسیں۔ اور سل و پتھر کو ایک جگہ الگ الگ یعنی تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر رکھ دیں۔ صبح دیکھیں۔ سل اور پتھر ایک جگہ اکٹھے ہوں گے۔ یہ عمل پورا ہونے کی علامت ہے۔

پس اس خاک کو کسی چاندی کی ڈبی میں محفوظ رکھیں اور اوپر لفظ "محبت" تحریر کر دیں۔ جب ذرا سی کسی کے بدن پر لگا دو گے وہ آپ کی چاہ میں دیوانہ ہو گا اور تادم آخر ہمراہ رہے گا۔ اور کبھی بھی آپ کی جدائی برداشت نہ کرے گا۔

اگر کسی دو محبت کرنے والوں میں جدائی پیدا کرنی ہو تو اس علیحدہ چمگادڑ کی خاک اس کے یا دو محبت کرنے والوں کے بدن پر لگا دو۔ ہمیشہ ان میں نفرت اور جدائی رہے گی۔ تامرگ ایک دوسرے کو ملنا پسند نہ کریں گے۔

یہ عمل اپنے اثرات میں نہایت سریع التاثیر ہے۔ مگر اس عمل کو وہی لوگ کریں جنہیں اپنے بہادر اور دلاور ہونے کا یقین ہو۔ کیونکہ اس عمل میں خوف بہت آتا ہے۔ عجیب و غریب اشکال اور آوازیں کثرت سے آتی ہیں۔ خوفناک درندے چور ستہ کے ہر راستہ سے عامل کی طرف بھاگے آتے دکھائی دیتے ہیں۔ مگر حصار کے اندر کوئی چیز نہیں آتی۔

چاول کا ایک دانہ کھلا کر مطیع کرنے کا بے مثال عمل

یہ ایک ایسا عمل ہے جسے اہل فن لوگوں نے اپنی اپنی بیاضوں میں رموزِ مخفی میں لکھا ہے۔ کسی نے اشارہ کنایہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

تنتر شاستر۔ قانون کشش۔ عملیات طلسمی۔ کلکتہ کا جادو۔ مخزن الاکسیر اعمال حب و تسخیر۔ تنتر ودیا اور گپت ودیا کے مصنفین نے اپنے اپنے رسائل میں اس عمل کی بہت تعریف کی ہے۔ مگر ہر رسالہ میں کسی نہ کسی جگہ عمل میں کوئی نہ کوئی بات پوشیدہ رکھی گئی تھی وجہ یہ تھی کہ نااہل سے پوشیدہ رہے۔ اور اہل فن تو جانتے ہی ہیں۔

سو آج اپنی اس مختصر کتاب " چھو منتر " میں اس عمل کو تفصیلاً وضاحت سے تحریر کر رہا ہوں ۔ اور اس میں کوئی ایسا امر مخفی نہیں رکھا گیا ۔ جس سے عمل کے اثرات میں کمی واقع ہو ۔ ایسے اعمال برسوں کی خدمت ، محنت اور لاکھ جتن کرنے کے بعد ہی کوئی سیلانی فقیر بتایا کرتے ہیں ۔

یہ عمل کامل چاند گرہن میں کیا جاتا ہے ۔ کسی رائج الوقت جنتری سے کامل چاند گرہن کا وقت نوٹ کریں ۔ اور گرہن سے قبل مندرجہ ذیل چیزیں مہیا کریں ۔

۱ نوچندی اتوار کے دن نا کتخدا کے ہاتھوں سے نئے دھان کے چھلکے اتروا کر پاؤ بھر چاول حاصل کر کے رکھیں ۔

۲ کسی قدیم قبرستان سے پرانی قبر کی تھوڑی سی مٹی لا کر محفوظ کریں ۔

۳ کسی بڑے تربوز کا نصف حصہ جس کو کسی نا کتخدا نے اپنے ہاتھوں سے چیرا ہو ۔ اور جس کا گودا محلہ کے کم سن اطفال میں تقسیم کیا گیا ہو ۔ سایہ میں خشک کیا گیا ہو ۔

یا کسی مندر کا اتنا بڑا چراغ جو کہ کم از کم پانچ سال تک جلتا رہا ہو ۔ اور کم از کم ایک سیر تیل اس میں آسکے ۔

یا کسی ولی اللہ کے مزار سے اسی طرح کا چراغ حاصل کریں ۔

یا ایسی ہنڈیا جو نظر بد دور کرنے کے لیے کسی مکان پر رکھی گئی ہو ۔

ان میں سے جو چیز بھی آسانی سے مل سکے حاصل کر کے محفوظ رکھیں ۔

۴ تربوز ۔ چراغ یا ہنڈیا جو چیز مل سکے قبر کی مٹی سے اور سیاہ رنگ کی گائے کے گوبر کو ملا کر نیچے والے حصہ پر اچھی طرح لیپ کر دیں ۔

۵ آبادی سے دور کسی تناور پیپل کے درخت سے اس کے نیچے گری ہوئی لکڑیاں اکٹھی کریں ۔

۶ لکڑی یا پیتل یا چاندی کی دو عدد ڈبیہ لے کر ایک پر لفظ "محبت شدید" اور دوسری پر "نفرت شدید" پہلے سے ہی لکھ رکھیں۔
۷ کسی بوتل میں تھوڑا سا مٹی کا تیل۔
۸ ایک دیا سلائی کا بکس۔
۹ ایک لوٹا پانی کا بھرا ہوا۔
۱۰ ایک نئی چھری تیز دھار والی۔
۱۱ چاند گرہن سے چند گھنٹے قبل سیاہ رنگ کی گائے کا دودھ تقریباً آدھ کلو حاصل کریں۔

ترکیبِ عمل

چاند گرہن سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے اوپر کی سب اشیاء ہمراہ لے کر اس پیپل کے درخت کے نیچے چلے جائیں۔ جو آبادی سے دور بالکل سنسان جگہ میں ہو۔ اب پیپل کے نیچے گرے ہوئے مٹی کے ڈھیلوں یا پتھروں سے ایک عارضی چولہا فوراً تیار کریں۔ چراغ، ہنڈیا یا تربوز جو قبر کی مٹی اور سیاہ گائے کے گوبر سے لیپ کر رکھا تھا۔ چولہے پر رکھیں۔

اب چاند گرہن کا انتظار کریں۔ جونہی گرہن شروع ہو۔ نئی چھری تیز دھاوالی سے آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھ کر زمین پر ایک منڈلہ کھینچ دیں اور اس کے اندر بالکل برہنہ ہو کر چاول اور دودھ اس برتن میں ڈال دیں جو چولہے پر رکھا تھا۔ نیچے مٹی کا تیل ڈال کر دیا سلائی سے آگ روشن کریں۔ اور اسی پیپل کی لکڑی سے کبھی کبھی برتن میں ہلا دیا کریں۔ جب تک گرہن رہے آپ چولہے میں ہلکی ہلکی آگ جلاتے رہیں۔ آگ جلانے کی لکڑی اسی پیپل کی ہوگی۔

تمام کام کامل یکسوئی اور خاموشی سے کریں۔ اس دوران ممکن ہے کئی خوفناک آوازیں آپ کو سنائی دیں۔ یا خوفناک شکلیں دکھائی دیں۔ ان کی طرف بالکل توجہ نہ دیں بلکہ اپنے کام میں دھیان دیں۔

جب چاول پک کر کھیر تیار ہو جائے تو برتن اٹھا کر نہایت زور سے پیپل کی جڑ میں ماریں۔ اب کیا ہوگا کچھ چاول جڑ کے ساتھ چمٹ جائیں گے اور کچھ بقایا ٹکرا کر فرش پر گر پڑیں گے۔ اب آپ ایسا کریں کہ جو چاول درخت کی جڑ کے ساتھ چمٹ گئے تھے ان کو اٹھا کر اس ڈبیہ میں ڈال دو جس پر محبت شدید لکھا ہوا ہے۔ اب اچھی طرح اپنے ہاتھوں کو دھو کر جو چاول نیچے گرے ہوئے ہوں ان کو اٹھا کر اس ڈبیہ میں ڈالیں جس پر نفرت شدید لکھا ہوا ہے۔

ہر ڈبیہ کو الگ الگ اپنے پاس رکھیں۔ اور گرہن کے ختم ہونے کا انتظار کریں جونہی گرہن ختم ہو۔ چاول کی دونوں ڈبیہ کو اٹھا کر باقی سب چیزوں کو وہاں پر پڑا رہنے دیں اور خاموشی سے واپس گھر آ جائیں۔ اور پیچھے پھر کر نہ دیکھیں۔

خاص طور پر یاد رکھنے والی بات

نوچندے اتوار کو حاصل کیے گئے چاول کو اگر گرہن میں استعمال نہ کریں تو یہ بیکار ہو جائیں گے۔ اسی طرح چراغ، ہنڈیا یا تربوز بھی بے کار ہو جائے گا۔ اور ان کا اثر زائل ہو جائے گا۔ اس لیے بہتر ہے کہ چاند گرہن کا وقت پہلے ہی تقویم سے معلوم کر لیں۔ اور گرہن سے قبل نوچندے اتوار کو چاول اور برتن اور دیگر چیزوں کا انتظام کریں۔

طریقۂ استعمال چاول برائے محبت اور تسخیرِ قلوب

جس ڈبیہ پر محبت شدید تحریر ہے اس میں سے چاول کے دو دانے نکال کر باریک پیس لو۔ اور اپنے ہاتھوں اور پیروں کے ناخن اتار کر ان کو جلا کر راکھ کر کے چاول کے سفوف میں ملا کر کسی میٹھی چیز میں ملا کر جسے کھلا دیں گے وہ آپ کی محبت میں دیوانہ ہو جائے گا۔ مگر یہ سب کام نوچندے اتوار کو بارہ بجے دن سے پہلے پہلے کرنا ہوگا۔ سنگدل سے سنگدل محبوب بھی مطیع ہو جائے گا۔ سچ مچ سوائے آپ کے اسے سب طرف تاریکی ہی تاریکی دکھائی دے گی۔

طریقۂ استعمال چاول برائے جدائی و نفرت شدید

جس ڈبیہ پر نفرت شدید تحریر ہے اس میں دو چاول نکال کر ان کو باریک پیس کر ان میں لوحِ مزار کا رتی بھر سفوف ملا کر جسے اپنے سے الگ کرنا چاہتے ہو تو اسے کسی چیز میں کھلا دیں۔

کسی بھی دو افراد کو جن میں نفرت یا جدائی پیدا کرنا ہو کھلا دیں۔ تو جیتے جی ان کا آپس ملنا ناممکن ہو جائے گا۔

ان چاولوں کو ہر شخص استعمال کر سکے گا۔ یعنی عامل کسی دوسرے شخص کو چاول دے تو وہ جسے چاہے کھلا دے۔ وہی اثرات ہوں گے۔ ایک بار کے تیار شدہ چاول سینکڑوں افراد کے کام آ سکتے ہیں۔

تسخیر مطلوب کا برق وشر عمل

عطیہ : علامہ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ

منتر

کالی کالی مہا کالی ۔ بر ہما کی بیٹی ۔ اِندر کی سالی ۔ مدھ ماس پئے
ادھاری ۔ اِٹ گن تیرو کارن دھاری ۔ بان بماؤں بھیروں کے
پاس ۔ تیر اگن چھوٹے ۔ میر اگن لاگے ۔ کافور کی جوگنی ۔ بنارس کی
تیلنی ۔ چوکانند کی سندری ۔ تینوں ایک تھاؤں ہو کے بار بار باندھنی
کلیجہ باندھ کال کپاؤ باندھ ۔ پاربتی سب گھٹ باندھ ۔ گورکھ جتی ۔
گورکھ جتی ۔ جے پور شنکھنی دوارے جائے ۔ تیار ہو بیٹھے ۔ سنکھ
ہون کے گرو گیان دھیان ۔ جس کو ہم چاہیں اس کو جاپ سے
بیٹھے ۔

منتر سدھ کرنے کا طریقہ

ہولی ۔ دیوالی یا سورج اور چاند گرہن میں کسی جگہ الگ تھلگ زمین پر کچی
مٹی کا لیپ کر کے آسن ماریں اور سامنے آگ روشن کریں ۔
اکیس عدد لونگ کے جوڑے لے کر ہر جوڑے پر اکیس اکیس بار منتر پڑھ کر دم
کر کے آگ میں جلاتے رہیں ۔ اس منتر کے آپ عامل ہو جائیں گے ۔ مگر ہر برس
منتر کو سدھ کرنا ہو گا ۔

کام لینے کا طریقہ

جب کسی کو تسخیر کرنا ہو۔ لونگ کے تین جوڑے لے کر ہر جوڑے پر سات سات مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں اور آگ میں جلا دیں۔ سات یوم ہی ایسا کریں۔ سات یوم میں مطلوب مسخر ہو گا۔

اگر تین جوڑے لونگ پر سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے سفوف بنا کر مطلوب کے سر پر ڈال دیں اور سات مرتبہ مٹھائی یا پان پر دم کر کے کھلا دیں۔ تو سونے پر سہاگہ ہے۔

میرے کافی سارے شاگرد اس منتر کے عامل ہو چکے ہیں۔ یہ منتر خوب کام کرتا ہے۔ اس منتر کا عامل کسی دوسرے کو اس کے مطلوب کے مسخر کرنے کے لیے بھی لونگ دم کر کے دے سکتا ہے۔ مگر دوسرے کو دم کر کے دینے کے لیے منتر میں تبدیلی کرنا ضروری ہے۔ جو اس طرح ہو گی۔

کالی کالی مہاں............بان بٹھاؤں بھیروں کے پاس
(نام مطلوب) کا گن پھوٹے۔ (نام طالب) کا گن لاگے۔ کافور کی
جوگنی............سنکھ ہون کے گرد گیان دھیان۔
(نام مطلوب) کو جاپ لے بیٹھے۔

تسخیر محبوب کا عجب منتر

عطیہ: برادرم مولانا حامد علی ثاقب ۔ تربت مکران بلوچستان
ذیل کا منتر تسخیرِ محبوب کے لیے ایک نایاب و بے خطا تیر ہے ۔

منتر یہ ہے۔

فِلفِل ہِیر فِلفِل مِیر ۔ تامی تیر ۔ شکر و شِیر ۔ کُپتا سُوچَن کرمِی
فلاں بن فلاں سحر کُرت بے وَتِپْث و بے وَاب کُت وَپنا یاوے
کُن نشتاوان پے کُن آہوگے سرمچار ے کُن لاالٰہ مَنی تیر ۔ اِلّا اللہ
مَنی کمان ۔ جنگ لیلیٰ بِچک مجنوں لیلیٰ پہ مجنوں عاشق و مولا نا
بے ہوش و بے قلار و بے سار و بے سد بو بیا ۔

سدھ کرنے کا طریقہ

اماوشیا کی رات کو آسن مار کر بیٹھیں ۔ منہ شمال کی طرف کر کے سامنے آگ پر لوبان وقفہ وقفہ سے ڈالتے ہوئے مندرجہ بالا منتر کو ایک ہزار آٹھ بار پڑھیں ۔ چھ رات بلا ناغہ ایسا کریں ۔ ساتویں رات کسی جاری پانی میں جو ناف تک آئے میں کھڑے ہو کر پڑھیں اور چپ چاپ گھر چلے آئیں ۔ آپ اس منتر کے عامل ہو جائیں گے ۔ اگر ہولی یا دسہرہ کو جاری پانی میں کھڑے ہو کر ایک ہزار آٹھ مرتبہ پڑھیں تب بھی ایک سال کے لیے عامل ہو جائیں گے ۔ منتر کو قابو میں رکھنے کے لیے روزانہ صرف سات مرتبہ پڑھا کریں ۔

کام لینے کا طریقہ

مطلوب کے دائیں پاؤں کی مٹی تین نشان کی حاصل کریں۔ ایک نشان کی مٹی کو کسی کپڑے میں باندھ کر اپنے بائیں پاؤں کے نیچے رکھیں اور مطلوب کے گھر کی طرف منہ کر کے منتر کو ایک ہزار آٹھ مرتبہ پڑھ کر مٹی پر دم کریں اور آگ میں ڈال دیں۔ دوسرے دن دوسرے نشان کی مٹی پر اسی طرح عمل کریں۔ اور تیسرے دن بھی اسی طرح عمل کر کے مٹی کو دم کریں۔ مگر تیسرے دن کی مٹی آگ میں ڈالنے کی بجائے مطلوب کے گھر میں ڈال دیں۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر آگ میں ڈال دینا ہی کافی ہے ان شاء اللہ تیسرے دن مطلوب آپ کا مسخر ہو کر حاضر ہو گا۔

دوسرا طریقہ اس منتر سے کام لینے کا یہ ہے کہ ایک سفید کاغذ پر مطلوب کی فرضی تصویر بنا کر تصویر کے سینے پر منتر تحریر کریں۔ اور اس کاغذ پر یہی منتر ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور کاغذ کو جلا دیں۔ ایسا تین شب کریں مقصد پورا ہو گا۔

برادرِ عزیز عامل شاہد الیاس سلیمی منجم و جفار کے

خصوصی عطیات چھ۶ منتر

منتر برائے حُب

گرہن کے اوقات میں ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر منتر کو سدھ کریں۔ پھر جب کبھی ضرورت ہو۔ بدھ کے دن صبح دس بجے سے پہلے پہلے مٹھائی پر ایک سو ایک بار پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔

منتر یہ ہے۔

سچی تیلی سوتری۔ ست جل پڑھے قرآن۔ گرو دا پڑھیا پڑھ دنجے رب کرے آسان۔ ماراہاں کا تکا لگے چشم کا تیر۔ کھبے ہاں کا چنبا پوے سردی پیڑ۔ بھمن کی پسلی لوہے کا تیر۔ چمک کر مار مار کرے۔ حضرت پیر جڑے جڑے کم سو ہی آپ اللہ محمد رسول اللہ کرے۔

منتر برائے حب

اس منتر کو دیوالی کی شب ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر سدھ کریں۔ پھر جب ضرورت ہو کسی میٹھی چیز پر اکتالیس بار دم کر کے مطلوب کو کھلا دیں۔

منتر یہ ہے۔

جاگ جاگے اللہ کا نام جاگے۔ دھرت ماتا جاگے تیس سپارے قرآن جاگے۔ سرخ سپہی جلال جاگے۔ مہتر الیاس جاگے۔ چارے یار جاگے۔ سو کو ستے منتر جاگے۔ فلاں بیٹی / بیٹے کو اٹھا لیاوے۔ ستی / ستے کو جگا لیاوے۔ پھر منتر الیشر مہادیو تیری واچا پھرے۔ کم سوئی حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی کرے۔

حاضریٔ مطلوب کا منتر

سونے سے قبل باوضو ہو کر بالتصور مطلوب آنکھیں بند کر کے روزانہ ستر مرتبہ پڑھیں۔ اور پھر کسی سے بات کیے بغیر سو جائیں۔ مدت عمل چالیس یوم ہے۔

منتر یہ ہے۔

مرچلے۔ پربت چلے۔ چلے ندی کے پار۔ اللہ نبی کا اسم چلے۔

داتا محی الدین کی دھمک بھانبڑ چلے ۔ فلاں میرے کو نہ ملے تو شاہ زندہ کی دہائی سے ملے ۔

عملِ حُب

بعد از عشاء دائیں ہاتھ کی مٹھی بند کر کے مطلوب کا تصور قائم کریں کہ ابھی حاضر ہوا چاہتا ہے ۔ پھر منتر پڑھنا شروع کر دیں اور تعداد مکمل ہونے پر خانۂ مطلوب کی جانب مٹھی کھول دیں ۔

اگر یہ عمل حاضریٔ قلب اور تصور محبوب سے روزانہ اکتالیس بار پڑھا جائے تو ان شاء اللہ گیارہ یوم میں مطلوب پریشان ہو کر قدموں میں حاضر ہو گا ۔

کوئی ناراض ہے ، خاوند سے بیوی روٹھ کر میکے چلی گئی ہے یا کسی کو مطیع و فرمانبردار کرنے اور مطلوب کو حاضر کرنے کے لیے قوی الاثر ہے ۔

منتر یہ ہے ۔

ونت کا جوگی ۔ ویر کا پیادہ ۔ جس کو بھیجوں اسی کو لاگا ۔ نہ بیٹھے سکھ نہ اٹھے سکھ ۔ جب ویکھے میرا مکھ ۔ آوے تے چھٹے نہیں تے ہاں کلیجہ پھٹے ۔ لہر بہر پا دس کپڑ تے قہر ۔ کھنہ حضرت علی دا ابر سے چوستے پہر ۔

منتر حُب

منتر

کالا لیلا گڑوتا۔ نوسو جوگی۔ وچے پوتا۔ نوسو جگیانی۔ بونجا ہکلو دیر۔ بھرو کو سے ملے گڑ لیتا۔ بنھاؤں ہاں کڑھاؤں پتر گڑ کھاواؤں مرکنان۔ ہاں کڑھاؤں پھڑ کساں۔ پڑھاں منگلواریں باجھ فلاں دسیر وسے نجے۔ گھر بار کڑا اسیلانی احمد کبیر۔ سلیمان پیغمبر دی دھروہی اے۔ ٹلی بنھاں چیلی بنھاں۔ تھوڑی بنھاں۔ درد بنھاں۔ انگور بنھاں۔ ویسی چھوڑی چھوڑ۔ کوئی نہ سگے چھوڑ۔ صدقہ پیر استاد لقمان حکیم حکمت دا بادشاہ والی آپ اللہ مزدوری۔ مزدوراں بادشاہ دا تھیلا۔

مزدوراں

کام لینے کا طریقہ

کسی بھی منگل کے روز کسی میٹھی چیز پر اس منتر کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مطلوب کو کھلا دیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ مٹھائی کی کم از کم تین ڈلیاں ضرور ہوں مثلاً تین عدد لڈو یا تین ڈلیاں برفی وغیرہ۔ تین دن مسلسل مطلوب کو کھلا دیں۔ اگر ایک ہفتہ مسلسل ایسا کریں تو مطلوب محبت میں دیوانہ ہو جائیگا۔ یاد رہے کہ پہلے منتر کو دیوالی کی شب سدھ کرنا ضروری ہے۔ سات قسم کی مٹھائی لے کر تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھا جائے تو سدھ ہو جائے گا۔ مٹھائی کمسن بچوں میں تقسیم کی جائے۔

منتر حب

منتر یہ ہے۔

گرڑ تیلی۔ گرڑ تندا۔ گر سچارے چک بھوندا۔ گرڑ ہمارا کھا تلیاں چٹینڈی آ۔ آوے آوے نہیں تاں بیر بتال کی چوٹ کھاوے۔ گرو کی لگت۔ چیلے کی سکت۔ پھر منتر ایشر بھا دیو۔ تیری واچا پھرے کم سوئی اللہ تے محمد رسول اللہ کرے۔

طریقہ

اول دیوالی یا گرہن میں ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر سدھ کریں۔ اور روزانہ سات مرتبہ آئندہ دیوالی تک پڑھتے رہیں۔ عمل قابو میں رہے گا۔

جب کسی کو اپنا گرویدہ کرنا ہو تو اتوار کے دن مٹھائی پر اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھلادیں۔ اسی طرح تین اتوار تک ایسا کریں۔ محبوب تاحیات آپ کا دم بھرے گا۔

بزرگ عامل حضرت سید پیر وارث علی شاہ گیلانی

کے عطا کردہ چار منتر

منتر حب میٹھی چیز کھلانے کا

کسی میٹھی چیز پر مندرجہ ذیل منتر ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مطلوب کو کھلا دیں۔ اور پھر روزانہ ایک ہفتہ سے دوسرے ہفتہ تک سات سو مرتبہ پڑھیں۔ ایک ہفتہ میں مطلوب بے قرار ہو کر حاضر ہو گا۔

منتر یہ ہے۔

رَتی گُڑ مَتی فلاں گڑ کھاوے۔ دے پلٹی آوے تو آوے نہیں
تو کلیجہ پھوٹ جاوے۔

منتر برائے حصول شادی

اگر کسی لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو تو اکتالیس روز تک روزانہ ایک سو آٹھ مرتبہ وقت مقرر کر کے پڑھا کرے۔
ضرور کسی جگہ شادی ہو جائے گی۔

منتر یہ ہے۔

ترڑکے اٹھ کے پھاہی لائی۔ کونج مورنی اک نہ آئی
شارکاں پھسن بھتیریاں۔ ہائے تقدیراں میریاں

مطیع کرنے کا منتر

منتر یہ ہے۔

پلے از موداں۔ کرے سموداں فلاں آوے تے سلاٹے

منتر سدھی

کمر تک پانی میں کھڑے ہو کر اگر پانی کم ہو تو بیٹھ کر ایک سو آٹھ مرتبہ روزانہ اکیس یوم تک وقت اور جگہ کی پابندی کے ساتھ پڑھیں۔ اکیس یوم میں منتر سدھ ہو جائے گا۔ منتر سدھ کرنے کے بعد بروز اتوار ایک عدد چمگادڑ ہنڈیا میں بند کر کے جلا کر اس کی راکھ محفوظ کر لیں۔ چٹکی بھر راکھ پر سات مرتبہ منتر پڑھ کر دم کر کے جس ڈال دیں گے وہ مطیع ہو جائے گا۔

دشمن کو مطیع کرنیکا منتر

سات عدد مرچ سرخ پر پنیتالیس پنیتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرکے آگ میں جلائیں۔ اکیس روز تک روزانہ سات مرچ جلائیں۔ دشمن عاجز ہوکر مطیع ہو جائے گا۔ اگر مقدمہ ہو تو منتر پڑھتے رہیں اور ہاتھوں کو ملتے رہیں۔ حاکم نرم دل ہو جائے گا۔

اگر کسی مجلس میں پڑھ کر جائیں تو اہل مجلس عزت سے پیش آئیں گے۔

منتر یہ ہے۔

ستّر دو بہتّر واری مار کے نوشہری کو پھر جائیو جے
صدقہ حسن حسین دا شاہ صاحب میرے کو دیر نہ لائیو جے

حُب کا لوٹا تیار کرنا

حب کے لیے ایک بے نظیر عمل ہے۔ اگر آپ اسے حُب کا چلتا جادو کہیں تو غلط نہ ہوگا۔ ناجائز حب کے لیے اجازت نہیں۔ ہاں اگر کسی خاتون سے شادی کے خواہشمند ہیں تو اس عمل کو اپنے تصرف میں لا سکتے ہیں۔ افسران و حکام کے لیے اس سے فائدہ حاصل کریں۔ جسے چاہیں وہ آپ کی محبت میں بیقرار و دیوانہ ہو جائے گا۔

لوگ کہتے ہیں محبت کے عمل نہیں ملتے۔ اس عمل سے آپ ہر مرد/عورت کو

مسخر کر سکتے ہیں۔ جو لوگ حب کے مجرب اور آسان عمل کے متلاشی تھے ان کے لیے یہ انمول چیز ہے۔ حب کے دیگر اعمال سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ اس عمل میں کوئی مشکل بھی نہیں۔ دیہاتی لوگ یعنی دیہات میں رہنے والے آسانی سے کر سکتے ہیں۔ عمل کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

طریقہ اور تفصیل

نوچندی شب اتوار کو یہ عمل شروع کیا جائے۔ کمہار سے مٹی کا ایک پختہ لوٹا حاصل کریں۔ جسے پانی نہ لگا ہو۔ اس کو کسی نزدیکی کنویں سے تازہ پانی سے دھو کر بھر لیں۔ اور رات کو سوتے وقت اسے اپنے سرہانے رکھیں اور ایک بار منتر پڑھ کر لوٹے پر دم کر دیں۔ کسی الگ جگہ اکیلے ایک کپڑے میں سو جائیں۔ پھر صبح اٹھ کر اسی ایک کپڑے میں پیپل کے درخت کے پاس جا کر پاخانہ کریں اور واپس آ کر پیپل کے درخت کے چاروں طرف لوٹے والا پانی گراتے جائیں۔ اور ہر چکر پر سات مرتبہ منتر پڑھیں اور کل سات چکر لگائیں۔ اور سات چکروں میں لوٹے کا پانی تھوڑا تھوڑا گراتے رہیں۔ تاکہ ساتویں چکر پر لوٹے کا پانی ختم ہو جائے۔

اب واپس سونے کی جگہ جا کر لوٹا پانی سے بھر کر اپنے سرہانے رکھ دیں۔ آتے جاتے کسی سے بات نہ کریں۔ روزانہ پاخانہ ایک ہی جگہ کریں۔ اور سونے والی جگہ بھی تبدیل نہ کریں۔ سات یوم بلاناغہ ایسا کریں۔

بعد سات روز کے جب پانی گرا چکیں تو اول ہی خواہ آدمی ملے یا کوئی جانور کی قسم سے۔ اس کے پیر کی مٹی مذکورہ مٹی کے لوٹے میں ڈالیں اور دیکھیں کہ مذکورہ آدمی یا جانور پیچھے آتا ہے یا کہ نہیں۔ اگر آپ کے پیچھے آوے تب تو جانیں کہ عمل کامیاب ہوا اور لوٹا حب کے لیے اکسیر ہے۔ پھر اس مٹی کو پھینک دیں۔ پس وہ

شخص یا جانور واپس چلا جائے گا۔

اب جس کو اپنی محبت میں گرفتار کرنا چاہیں۔ اس کے پاؤں کی مٹی اپنے لوٹے میں ڈالیں۔ ان شاء اللہ مطیع ہوگا۔ آپ کا مطلوب خواہ مرد ہو یا عورت، کوئی جانور ہو یا پرندہ۔ جس کے پاؤں کی مٹی اس لوٹے میں ڈالی جائے گی۔ وہی تسخیر ہوگا۔ جب تک مٹی لوٹے کے اندر رہے گی، مطلوب بے قرار رہے گا۔

جب نفاق یا جدائی ڈالنی ہو تب مٹی لوٹے سے نکال کر باہر پھینک دیں مطلوب علیحدہ ہو جائے گا۔

پھر دوسرے مطلوب کے پاؤں کی مٹی لوٹے میں ڈالیں۔ وہ بھی مطیع ہوگا۔ عقل مند عامل اس سے ہر طرح کے کام لے سکتا ہے۔ زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔ ناجائز کام لینے والے خود ذمہ دار ہوں گے۔ یہ بتا دوں کہ اس سے پتھر دل محبوب عامل کی طرف اس طرح کھنچا آتا ہے جس طرح مقناطیس کی طرف لوہا۔

منتر یہ ہے۔

دَردِ آدم درویش بود۔ کل پیش بود۔ ایک گھر ملو پہلوان۔ جاگ جاگ رے شیطان جاگ۔ اسے شیطان آپ ہی جلگے۔ آپ ہی جگائے۔ آپ ہی جا کر آگ لگائے۔ یا مار گرائے۔ ہماری صورت بن جا لاگ۔ تو جو ہماری صورت کا بن کر نہ لاوے تو تیری بہن بھانجی پر تین طلاق جاگ رے شیطان جاگ۔

ایسے عمل صرف اس وجہ سے عام نہیں کیے جاتے کہ نااہل سے پوشیدہ رہیں۔ ایسے عمل اگر نااہل کے ہاتھ لگ جائیں تو معاشرہ میں فساد ہوتا ہے۔ میری دعا ہے کہ نااہل کو اس میں کامیابی نہ ہو۔

حاضری مطلوب کا شامی موہنی منتر

مطلوب کے سر کے بال سات عدد حاصل کر کے ایک گرہ لگائیں تو منتر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح گیارہ گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ ان بالوں کو کسی کوزہ میں تھوڑی سی شکر سرخ ڈال کر زیر آتش دفن کر دیں۔ اور جہاں کوزہ دفن کیا ہے۔ وہاں روزانہ ایک سو اکیس مرتبہ اکیس روز تک پڑھیں اور کوزہ کی طرف دم کر دیں۔ مطلوب حاضر ہو گا۔

منتر یہ ہے۔

شامی موہنی آدے جاوے۔ فلاں دے سچی میڈھی جا دو پاوے
گھر دیاں نوں ویکھے سڑ بل جاوے۔ سانوں ویکھے تاں سکھ پاوے

مطلوب کو تابع فرمان کر کے حاضر کرنے کا عمل

منتر یہ ہے۔

جاگ جاگ ری کالکاں جاگ۔ سر چوٹی پیریں لاگ۔ کالک
لاواں فلاں نوں اوہ طلبے ساری رات۔ آدے ویکھے تاں سکھ پاوے
نہ آدے تاں کالی کی لات کالجہ پیر کھا دے کہ ہر کام سے جاوے
زنگ برنگی کرے کریر۔ بن پلانوں لے کے چڑھے سر پر۔ سار کی سنگلی

لوہے کی نڑی۔ فلاں پر کالکاں کٹک چڑھی۔ پورب دیسوں مرغ لیاوے
دل کلیجی چٹ کر جاوے۔ فلاں نوں پکڑ لیاوے۔ کون لیاوے۔
کالی کالکاں لیاوے۔ ہنومنت بیر کا چھوٹا بھائی لیاوے۔ نہ لیاویں
تاں ماتا پتا کا چوسا دودھ حرام کریں۔

منتر سدھی اور کام لینے کا طریقہ

پہلے منتر کو دیپ مالا کی رات کو سدھ کریں۔
منتر سدھی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ
کسی الگ جگہ ایک گڑھا کھود کر اس پر ایک سیاہ رنگ کا مرغ ذبح کریں
کہ تمام خون مرغ کا گڑھے میں ہی گرے۔ ایک قطرہ بھی خون کا گڑھے سے باہر نہ گرے
اس گڑھے میں آگ روشن کرے۔ اور وقفہ وقفہ سے گھی اور لوبان کا ہون کرتے
ہوئے ایک سو آٹھ مرتبہ منتر کا جاپ کریں۔ جب جاپ مکمل کر چکیں تو مرغ کا
دل اور کلیجی لے کر اس کا خون اگنی پر نچوڑ دیں اور پھر دل کلیجی کو بھی اگنی میں ڈال
دیں اور کہیں کہ "جس کو لگاواں کالکاں اس پر کٹک چڑھے"۔ پس منتر
سدھ ہو جائے گا۔

پھر جب کبھی ضرورت ہو کسی کو تابع کرنے کی تو سات یوم برابر روزانہ ایک
سو آٹھ مرتبہ منتر کا جاپ کریں اور روزانہ اگنی پر گھی لوبان کا ہون کر کے آخر
میں دل کلیجی کا خون نچوڑ کر سات یوم میں مطلوب تابع فرمان ہو کر حاضر ہو گا۔

گیارہ روز میں حاضری مطلوب کا عمل

نوچندی اتوار کا دن گزار کر جو رات آئے گی وہ سوموار کی رات ہوگی۔ اس رات سے کسی الگ اور تنہا جگہ روزانہ مقررہ وقت پر گیارہ سو مرتبہ اس منتر کو پڑھیں اور گیارہ روز بلا ناغہ پڑھیں۔ مطلوب کا تصوّر کامل رکھیں۔ ان ایام میں مطلوب حاضر ہوگا۔

منتر یہ ہے۔

استادوں کی لکڑی۔ شاگردوں نے پکڑی۔ استاد بیٹھے پاس
کم آوے راس۔ یا سدّو یا بدّوح یا قہر یا قہار۔ یا کٹک یا لشار۔ مولا
دے وقار یا علی ملادے میرا یار۔

حاضری محبوب کا نادر اور نایاب منتر

حاضری کے لیے یہ منتر خوب کام کرتا ہے۔ جو کم از کم تین روز اور زیادہ سے زیادہ سات یوم میں محبوب کے دل میں محبت کی آگ بھڑکا دینے کے لیے سریع الاثر ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ

عروج ماہ میں) رات کو کسی الگ اور تنہا بیٹھ کر مندرجہ ذیل منتر دس ہزار مرتبہ پڑھیں۔ سو سفید مرچوں پر ۱۰۰/۱۰۰ بار دم کر کے جلائیں۔ اور ایک رات میں دس

ہزار مرتبہ منتر پڑھیں۔

یہ ایک ایسا نادر منتر ہے۔ جس سے صرف تین رات کی قلیل مدت میں محبوب کے دل میں ایسی آتشِ عشق بھڑکتی ہے کہ وہ دیوانہ وار طالب کے پاس آحاضر ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ عمل کی جگہ معطر ہونی چاہیے۔ اور چار قسم کا عطر اپنے بدن پر لگا کر پڑھیں۔ اور با حصار پڑھیں۔

حصار کا منتر یہ ہے۔

آیت الکرسی دین قرآن چودہ طبق تو ہی رحمٰن۔ آیت الکرسی دین ہزاری۔ اللہ محمد تیری اسواری۔ آیت الکرسی سمندر کھائی، حضرت سلیمان پیغمبر تیری دُھائی۔

اور مرچ بھوری پر پڑھنے والا منتر یہ ہے۔

نو ۹ ناتھ چوراسی ۸۴ سدھ۔ بونجا ۵۲ بیر چلاؤں۔ ان بیتوں کو پڑھ پڑھ کے مرچ جلاؤں۔ جوں جوں مرچ جلے۔ توں توں فلاں کا کالجہ جلے آئے تو چھوٹے نہیں تو وہیں کلیجہ پھوٹے۔

محبّت کا چلتا جادو موہنی بنگالہ

اس عمل کا شمار حب کے عظیم اعمال میں ہوتا ہے۔ فوری اثر کرنے والا اپنی مثل آپ ہے۔ اس منتر سے صرف سات یوم کی قلیل مدت میں محبوب و مطلوب کی عقل سلب ہوجاتی ہے اور وہ طالب کی محبت میں ایسا دیوانہ ہوتا ہے کہ اسے طالب کے سوا کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔ اور ایسا مسخر ہوتا ہے کہ عمر بھر طالب کا بے دام غلام بن کر زندگی بسر کردیتا ہے۔

جو لوگ اس منتر کو آزمائیں گے۔ حقیقت ان پر آشکار ہوجائے گی۔ صدیوں پرانے طلسم بنگالہ کا ایک بے نظیر طلسم ہے۔ بہتر ہے کہ پہلے اسے سورج یا چاند گرہن یا پھر دیوالی کی رات تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھ کر سدھ کریں۔ پھر کام میں لائیں۔ فوری اثر کرے گا۔

محبوب کو غلام بنانے کا طریقہ

کسی الگ جگہ مکان خلوت یا کسی آبادی سے دور ویران جگہ جہاں لوگوں کا گزر نہ ہو۔ اور آپ مکمل یکسوئی سے اپنا کام کرسکیں۔ زمین پر آسن ماریں اور پیح بنا کر آگ روشن کریں جیسے یوگی لوگ پیح لگا کر بیٹھتے ہیں۔ سات یوم اس جگہ آگ مسلسل جلتی رہے۔ اب آپ ایسا کریں کہ اکیس جوڑے لونگ سالم ٹوپی والے اور خالص دیسی گھی اگر گائے کا ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ برادہ صندل سفید اپنے پاس رکھیں۔

آگ مسلسل جلتی رہے۔ آپ ایک جوڑا لونگ ہاتھ میں لے کر مندرجہ ذیل

منتر ایک مرتبہ پڑھ کر لونگ کے جوڑے پر دم کریں۔ اور جلتی آگ پر پہلے ایک چمچہ گھی ڈالیں اور پھر چٹکی بھر برادہ صندل ڈال دیں۔ آگ میں سے عجب قسم کا دھواں اور خوشبو اٹھنے گی۔ اسی دوران ہی لونگ کے جوڑے کو آگ میں ڈال دیں۔ اسی طرح اکیس جوڑے لونگ۔ ہر ایک جوڑے پر ایک ایک مرتبہ منتر پڑھ کر آگ میں ڈالے جائیں۔ مگر لونگ آگ میں ڈالنے سے قبل گھی اور صندل کا برادہ ڈالنا ہے۔ خوشبو اور دھواں اٹھنے پر لونگ کا جوڑا ڈالیں۔

اکیس جوڑے لونگ روزانہ جلانے ہوں گے یعنی بیالیس لونگ اور کل اکیس مرتبہ روزانہ منتر پڑھا جائے گا۔ گھی اور برادہ صندل حسب ضرورت استعمال ہوگا۔ سات یوم تک مسلسل اور بلاناغہ روزانہ اکیس جوڑے لونگ اس طرح جائیں۔ جیسے جیسے لونگ جلیں۔ مطلوب کا تصور پختہ رکھیں کہ اس کا دل آپ کی محبت میں جل رہا ہے۔ اوّل تو تین ہی روز میں محبوب و مطلوب مسخر ہو کر آپ کے قدموں میں آگرے گا۔ ورنہ ۷ یوم میں ضرور آئے گا۔ اور عمر بھر بے دام غلام کی طرح مطیع و فرمانبردار رہے گا۔

منتر یہ ہے۔

مُوہَنْ مُوہَنْ مَیں کَروُں۔ مَنْ مُوہَنْ تیرا نام۔ راجہ موہوں پَرجا موہوں موہوں سارا گاؤں۔ مآ ہے بستر پَر لاوے۔ جَبْ جَانُو مَنْ مُوہَنْ تیرا نام۔ ایک لَونگ پہ آئی پَاتی۔ دوجے لَونگ پہ آدِلے ھَاسِی۔ تیجے لَونگْ پہ دِکھاوِے چھَاتی۔ چَوتھے لَونگْ پہ آوے پَاس۔ گدّی بیٹھے راجہ موہوں۔ پَردے بیٹھے رانی موہوں پانی بھَرتِے پنہارِی موہوں۔ جَنگل جُگنا مَرگیا موھِیا۔ سُونا رسِنگھ بیر

اِس مُوہنی کی آس (نام مطلوب) آوے ہمارے پاس۔ نارسنگھ کی موہنی رہی جگت میں چھائے۔ اس بات کا پرچہ مانگو۔ لونگ کا جوڑا پان کا بیڑا حلوہ بھینٹ چڑھائے۔ اٹھو نارسنگھ بیر ہر ہر کرلا رونگ رونگ کرلا۔ کھڑی کو جھک۔ پڑی کو پھک اِس کا کلیجہ تو ہی پکڑ۔ سُرور باندھوں۔ مَیلہ بابی جہاں میں پھرے میرے گرو کی دھائی۔ جل کی جوگنی بیتال کا ناگ۔ موہنی چند راونی جلتی اگن بجھائے۔ روٹھی کو منا لائے۔ بھولی کو راستہ بتا لائے۔ سنگ اپنے لوا لائے۔ نہیں آنے کے چوہیے نین ترت۔ کلیجہ ٹوٹے۔ پھرے منتر ایشر باچا۔ میرے گرو کا منتر سانچا۔ میرے بچنوں سے ملے گی تو دھوبی کے نرکھ کنڈ میں گلے گی۔ لنکا کا کوٹ سمندر کی کائی۔ جہاں میں پھرے ہنومان کی دُھائی۔ دُھائی نارسنگھ بیر کی۔ دھائی کلوا بیر کی۔

تسخیر محبوب کا لاجواب عمل

منتر یہ ہے۔

جگ دھوڑ ماتا۔ جگ دھوڑ پتا۔ جگ دھوڑ بیر بتال۔ اڑ جا کالی ناگنی فلاں کو جا لاگ۔ ایسی لاگنی لاگ۔ فلاں کو لگ جائے ہماری محبت کی آگ۔ نہ کھلی نوں سکھ نہ بیٹھی نوں سکھ۔ اٹھ اٹھ ویکھے ہمارا مکھ۔ آوے تاں چھٹے نہیں تاں بیر بتال کی چوٹ کھاوے۔ ایسی

کھاوے گھروں باہروں جاوے۔ گھتاں خواجہ دے کرڑے۔ کم سو جنڑے آپ اللہ محمد رسول اللہ کرے

سدھ کرنیکا طریقہ

اماوشیا کی رات سے شروع کریں۔ اور پورنماشی کی رات تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ منتر پڑھیں۔ پس منتر سدھ ہو جائے گا۔ پھر جب کسی کو مطیع و مسخر کرنے کی ضرورت ہو تو کسی میٹھی چیز پر صرف گیارہ مرتبہ دم کر کے کھلا دیں فرمانبردار ہو جائیگا۔

اگر مطلوب کو کوئی چیز کھلائی نہ جا سکتی ہو تو اکتالیس مرچ سیاہ لے کر ہر مرچ پر اکتالیس مرتبہ منتر پڑھ کر دم کر کے آگ میں ڈال دیں۔ تین یا سات رات میں مطلوب دیوانہ وار حاضر ہو گا اور ہمیشہ غلام رہے گا۔

منتر کو قابو میں رکھنے کے لیے روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

اگر دیوالی کی رات گیارہ سو مرتبہ پڑھیں تو بھی منتر سدھ ہو جائے گا۔

مطلوب کو محب بنانے کا خاص عمل

ذیل کا منتر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے کھلانے والے منتروں میں سے ایک خاص الخاص منتر ہے اور خوب کام کرتا ہے۔

چاند گرہن میں منہ میں مصری رکھ کر تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھنے سے سدھ ہو گا۔

پھر جب کبھی مطلوب کو محب بنانا ہو تو کسی نوچندے اتوار کی رات کو کسی مٹھائی پر ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور کسی طریقہ سے مطلوب کو کھلا دیں

ان شاء اللہ محب ہو جائے گا۔

منتر یہ ہے۔

امام ناصر کٹ کافر۔ میں شاکر شاکر نوں۔ شکر نمکر نوں تکر۔ سید امام فلاں نوں مار کے تمام کر کے میرے تائیں لیا دے۔ آوے جاوے دھکا دھوڑا مول نہ کھاوے۔ آوے تاں پھل کھاوے نہیں تاں بھوکدیاں مرجاوے۔

مطلوب کو قدموں میں لانے کا
سات روزہ عمل

شام کے بعد کسی الگ جگہ بیٹھ کر حسب ضرورت مٹھائی اپنے سامنے رکھ کر مطلوب کو قدموں میں لانے کا پختہ تصور جما کر پچاس مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں۔ اور مٹھائی کو محفوظ رکھیں۔ اگلی رات پھر مٹھائی سامنے رکھ کر پچاس مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں۔

سات رات اس طرح دم کریں۔ ساتویں رات منگل کی رات ہونا چاہیے منگل کو یہ مٹھائی مطلوب کو کسی طریقہ سے کھلا دیں۔ مطلوب قدموں میں آئے گا اور تا زندگی غلام رہے گا۔

منتر یہ ہے۔

کالا کڑ کڑتا کی کا نہ کپا ہوں پینا۔ گڑ کالا۔ گڑ کلاس گر کھیڈے

اُندل تاش ۔ گرُتا نا گرتندہ ۔ گرچارے چک بھوندہ ۔ جے گرکھاوے جا ۔ کھلی اڈیکے اوسے جا ۔ جے گرکھاوے منگل وار ۔ کھلی اڈیکے بوہوں باہر ۔ ایسی کھاوے بیر بتال کی چوٹ ۔ چھاتی میں کھاوے چمبل کی کھار ۔ کرچیر ٹوٹے چار ۔ جہڑی ایہہ گرکھاندی جاوے ۔ حکم خدا سے میرے پیروں میں آوے ۔

تسخیر مطلوب کا عظیم عمل یعنی مسان جگانا

کسی تنہا اور الگ مکان میں چبوترہ بنا کر اوپر کچی مٹی کا لیپ کریں اور سامنے قدرے گڑھا بنا کر ہندو مردے کی ایک ہڈی رکھیں ۔ ہڈی خواہ جسم کے کسی حصہ کی ہو کام دے گی ۔ مگر ہو ہندو کی ۔ اور مٹی دے کر جگہ برابر کریں اور دو اپلے گائے کے گوبر کے رکھ کر جلائیں ۔ آگ نہ جلے صرف دھواں اٹھے ۔ یہ سب کام نصف رات کو شروع کریں اور پورا گھنٹہ منتر پڑھیں ۔

دوسری رات وہ راکھ اپنے آگے رکھیں اور نئے اوپلے جلائیں ۔ جہاں اوپلے جل رہے ہوں وہاں نظر رکھیں ۔ روزانہ ایسا ہی کریں ۔ جس دن دھواں میں مسان کی آگ روشن ہو گی اس وقت راکھ اٹھا کر شعلہ پر رکھیں اور ہاتھ اوپر رکھیں تاکہ شعلہ ماتھے تک نہ آنے پائے ۔

پس عمل مکمل ہوا ۔ اب تمام راکھ محفوظ کر کے رکھیں ۔ یہ محبت کا عظیم مسان ہے ۔ بس ذرہ بھر جس کسی کو لگا دیں گے وہ آپ کا بے دام غلام ہو گا ۔

یہ عمل خاص صدری راز تھا جو آج پہلی مرتبہ "چھو منتر" کی زینت بن رہا ہے ۔

روزانہ پڑھنے والا منتر یہ ہے۔

اُناسٹی کاٹ کرماٹی کاماں ۔ راج پور میں کھیلوں لوح بجر کا نالہ
بنواگن کنڈ پر منڈ ۔ کھیلے بیر محمد بھائی ہمارا
شیر کا بخل بجر کان ۔ جس پر چڑھیا دادا نکل جی مسان

مسخر کرنے کا بے نظیر سُرمہ

کسی کو مسخر اور اپنا گرویدہ کرنے کے لیے یہ سُرمہ بے نظیر ہے۔ ایک بار اپنی آنکھوں میں لگاکر جس سے نظر ملائیں وہ آپ کے ساتھ سایہ کی طرح ساتھ رہے گا۔ اور ایسا گرویدہ ہو گا کہ آپ کی ہر بات ماننے گا۔

سرمہ تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ

ایک جونک پکڑیں اور کسی میٹھے پھل دار درخت کی لکڑی پر جونک کو کھینچ کر دونوں طرف سوئی لگادیں تاکہ کچھ دنوں بعد جونک خشک ہو جائے۔ اب رائج الوقت تقویم میں چاند کی پندرہ تاریخ کے اندر جو جمعرات کا دن آئے اور اس دن پکھ نچھتر ہو۔ یہ دن سرمہ تیار کرنے کا ہے۔

اس دن نئی روئی اور سیاہ گائے کا گھی لے کر کاسۂ سر بشر اور نیا چراغ لے کر کسی ویران چورستہ میں عشاء کے بعد چلے جائیں۔ اگر کاسۂ سر بشر نہ مل سکے تو کوئی کشادہ کوزہ گلی آب نارسیدہ حاصل کریں۔ اب نئے چراغ میں گھی ڈال کر روئی میں جونک لپیٹ کر بتی بنا کر چراغ میں روشن کریں۔ اور اوپر کاسۂ سر بشر یا کشادہ کوزہ گلی آب نارسیدہ رکھ دیں تاکہ اس میں چراغ کا

دھواں اکٹھا ہوتا رہے۔ اب واپس آجائیں۔

صبح فجر سے پہلے پہلے چورستہ پر جائیں اور تمام دھواں چراغ کا اکٹھا کر کے لے آئیں۔ اور باقی تمام چیزوں کو چورستہ میں ہی پاؤں کی ایک ہی چوٹ سے تباہ کر دیں۔ اور پیچھے مڑ کر ہرگز نہ دیکھیں۔ اگر کوئی آواز آئے تو بھی توجہ نہ دیں۔ گھر آکر اس دھواں کو اچھی طرح باریک پیس کر چاندی کی سرمہ دانی میں ڈال لیں۔

واضح رہے کہ یہ سب کام فجر سے پہلے پہلے مکمل کر لیں۔ پس عمل مکمل ہوا

جب ضرورت ہو چاندی کی سلائی سے مطلوب کا تصور کر کے ایک ایک سلائی سرمہ آنکھوں میں ڈالیں۔ اور سب سے پہلے مطلوب کو دیکھیں۔ پس نظر چار ہوتے ہی مسخر ہو جائے گا۔ اور ایسا گرویدہ ہوگا۔ آپ کے پیچھے پیچھے مانند پالتو جانور رہے گا۔ اور ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔

بڑا بے نظیر عمل ہے جو پہلی نظر میں ہی مطلوب کے دل میں تیر محبت چبھو دیتا ہے

یہ سُرمہ مرد و زن سب کے لیے کام کرتا ہے۔ جو بھی لگا کے دوسرے کی طرف دیکھے گا۔ دیکھنے والے کی محبت میں مبتلا ہوگا۔

حُب کی جادوگری

مطیع وفرمانبردار کرنے کا سُرمہ

نقش آدم

۷۸۶

۱۸	۱۱	۱۶
۱۳	۱۵	۱۷
۱۴	۱۹	۱۲

نقش حوّا

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

سُرمہ تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ

دیوالی کی شب دو نئے مٹی کے چراغ حاصل کیے جائیں۔ اور پینتالیس عدد نقش آدم کسی سفید پاکیزہ کاغذ پر زعفران و گلاب کی روشنائی سے انار کی لکڑی کے نئے قلم سے تحریر کریں۔ اسی طرح پندرہ عدد نقش حوا تحریر کیے جائیں۔ تمام نقوش آدم کا ایک فیتہ بنائیں اور تمام نقوش حوا کا ایک فیتہ بنائیں اور دونوں چراغ میں روئی لپیٹ کر رکھیں۔ اور روغن کنجد ڈال کر کسی جگہ آبادی سے دور جہاں شور و غل نہ ہو چلے جائیں۔ شمال کی طرف منہ کر کے دونوں چراغوں کو اس طرح رکھ کر روشن کریں کہ جلنے پر دونوں کی لو ایک ہو جائے۔

ان دونوں چراغوں کا شعلہ جہاں ایک لو کی شکل اختیار کرنے۔ اس سے ذرا اوپر کاسۂ سر لبشر اس طرح رکھیں کہ دونوں چراغوں کا دھواں اس میں اکٹھا ہوتا رہے۔ جب تک چراغ جلتے رہیں۔ پاس بیٹھ کر کامل یکسوئی سے یہ منتر پڑھتے رہیں۔ ایک گھنٹہ

بھر میں جتنا کاجل تیار ہو جائے۔ اتار کر فوراً کسی چاندی کی ڈبیہ میں محفوظ کر لیں جب کسی کو مطیع و فرمانبردار کرنا ہو۔ ایک ایک سلائی کاجل آنکھوں میں ڈال کر پہلی نظر اسی کو دیکھیں مقصد پورا ہوگا۔

منتر یہ ہے۔

اماں حوّا اور باوا آدم کی محبت
بنات حوا اور ابنائے آدم میں آئی
جو دیکھیں سو داس ہو جائیں
اماں حوّا اور آدم کی دہائی

پریم کاجل

پریم کاجل کا یہ عمل نادر و نایاب ہے۔ ایک مرتبہ محنت کر کے تیار کر لیں۔ ایک بار کے استعمال سے ہی تمام محنت کا ثمر مل جائے گا۔

طریقہ یہ ہے کہ

پورنماشی کی رات سے ایک رات قبل تھوڑے سے چاول اور سرخ شکر لے کر کسی مدار کی جڑ میں شکر چاول رکھ کر نیوتہ دے آویں۔ اور پورنماشی کو اپنا سایہ بچا کر مدار کا ایک پتہ یا پھل کی تھوڑی سی روئی لے آویں۔ اور کالی بھیڑ کا خون لے کر اس میں تر کر کے اوپر نئی روئی لپیٹ کر محفوظ کر لیں۔

آئندہ پورنماشی تک روزانہ ہر رات اس بتی پر تین مرتبہ مندرجہ ذیل منتر پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ اور بتی پر کسی کا سایہ نہ پڑنے دیں۔ اب آئندہ پورنماشی سے ایک رات قبل ایک سالم ناریل کو دودھ کا نہوتا دیں۔ اور پورنماشی کی صبح ناریل کو آری

سے نصف نصف کر کے کاٹ کر دو حصے کر دیں تاکہ پیالہ سا بن جائے۔

اب پورنماشی کی رات کو ایک نئے چراغ میں سفید تلوں کا تیل ڈال کر اس تیل میں دیکھتے ہوئے صرف پندرہ مرتبہ منتر پڑھ کر دم کریں۔ اور بتی مذکورہ چراغ میں ڈال کر اوپر ناریل کا پیالہ رکھ کر کاجل تیار کریں۔ تمام بتی جلنے تک منتر پڑھتے رہیں۔ جب بتی جل جائے تو سیاہ کبوتر کے پر سے کاجل ناریل کے پیالہ سے اتار کر حسب ضرورت سیاہ گائے کا مکھن لے کر کسی چاندی کی ڈبیہ جو پہلے ہی اس مقصد کے لیے تیار کروا کر رکھی گئی ہو۔ کاجل بنا کر ڈال دیں۔ اب اگربتی لوبان صندل کافور کا ہون کر کے ڈبیہ کو سامنے رکھ کر ایک سو آٹھ مرتبہ منتر پڑھ کر دم کر کے ڈبیہ کو چھپا کر رکھ لیں اور جب ضرورت ہو ایک ایک سلائی آنکھ میں کاجل کی ڈالیں اور سلائی ڈالتے وقت کہیں۔

"اے کجلے فلاں کے پریم میں تجھے اپنے نینوں میں جگہ دی ہے۔ تو اس کے ہردے میں جگہ کر لینا کہ بسی کرن ہو جائے۔"

واضح رہے کہ چاندی کی ڈبیہ میں آبنوس کی لکڑی سے کاجل ڈالیں اور آنکھوں میں بھی آبنوس کی سلائی سے کاجل ڈالیں۔

منتر یہ ہے۔

میرا دھیان تیرے ہردے۔ تو بھی میرے سے ناہیں پھرے۔
پریم کجلا جب نین سرے۔ آنکھیں چار دیکھن سار جڑنوں میں سرے
اس کا جیو پران دَم دَم گھرے۔ پھرے پھرے ایشور مہا دیو تیری باچا۔
پھرے کم سوئی جو خدا اور خدا کا پیار اکرے۔ فلاں اب میرا ہی دم بھرے۔

جسیم بکڈپو پرائیوٹ لیمیٹیڈ دہلی
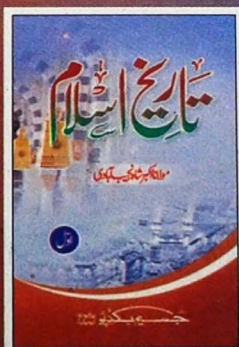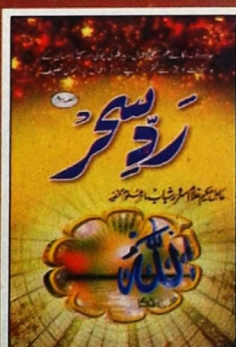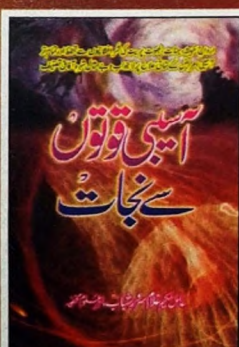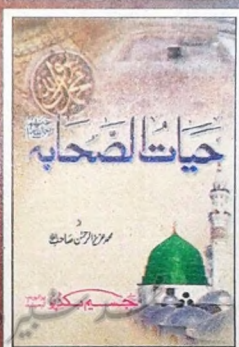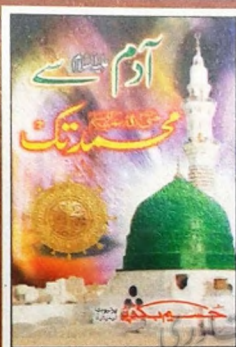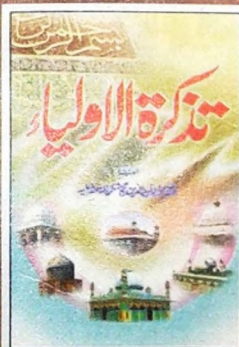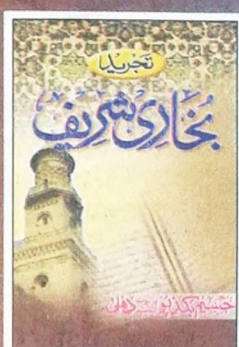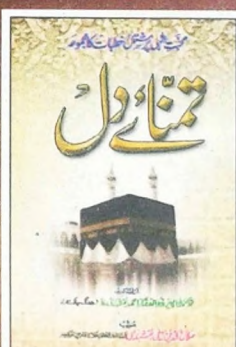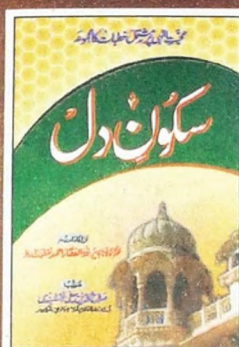
JASEEM BOOK DEPOT Pvt.Ltd.

401, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi - 110006

Ph.: (off) 011-23253201 Mob.: 9810737865

Rs. 60/-